رسالہ

اصلاح

مع

ایضاح شرح اصلاح و ازاحۃ الاغلاط

مؤلفہ محقق کامل الفن جناب مولانا ابو الخیر محمد ظہیر احسن صاحب شوق نیموی عظیم آبادی

جس میں
غلط الفاظ کی تحقیق کے علاوہ
تاریخ آتش کے زمانے سے لیکر آج تک جتنے الفاظ فصحا نے ترک کیے ہیں
اور عوام اون سے واقف نہیں اون سب کا بیان ہے اسکے علاوہ عمدہ عمدہ فائدے
لکھے گیے ہیں جیسے تنقید شتر گربہ و ہم کو بجاے الف تانیث و تذکیر جمع مقدرات
وغیرہا

سید فضل الحسن حسرت موہانی بی اے اڈیٹر رسالہ اردوے معلی علی گڑھ
نے اپنے

اردو پریس علی گڑھ میں چھاپا
اور شائع کیا

قیمت فی جلد ۸ر سے محصول ڈاک

اصلاح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً

اما بعد ارباب فن کا خادم **شوق** نیموی عظیم آبادی عرض کرتا ہے کہ جب سے میں نے ہوش سنبھالا اپنی عمر کا ایک بڑا حصہ علوم و فنون کی تحصیل میں صرف کیا۔ طبیعت میں کچھ ایسی آزادی آگئی ہے کہ کئی سال سے اس دلکش شہر لکھنؤ میں رہنے کا اتفاق ہوتا ہے اگر غور کیا جائے تو شاعری ہم لوگوں کے لیے باعث فخر نہ ٹھیرے گی مگر ارمان بھرے دل اور فطرتی ذوق سے مجبور ہو کر اس فن کی تحصیل میں مجھے اپنا ایک عزیز وقت ضایع کرنا پڑا۔ برسوں یہی رہا کہ کبھی کچھ لکھ سنکر میں دل کا غبار نکالا کیا اور کبھی نامی شعرا کی خدمت میں حاضر ہو کر اس فن کے نکتے حاصل کرتا رہا۔ کئی مہینے ہوئے اغلاط الفاظ کے بیان میں ایک فارسی رسالہ ازاحۃ الاغلاط نام چھپوا کر شائع کیا جسکو اہل انصاف نے دیکھکر دل و جان سے پسند کیا خصوصاً جوہر شناس بےمثال قدردان ارباب کمال عالیجناب معلی القاب نواب **کلب علیخان** بہادر والی رامپور دام اقبالہ نے ملاحظہ فرما کے نہایت عزت سے مجھے اپنے دربار میں طلب فرما کر خلعت قدردانی سے سرفراز کیا اور میرے حوصلہ سے زیادہ اسکے صلے میں انعام عطا کیا جس سے دامن آرزو گوہر مقصود سے مالامال ہو گیا۔ پھر بھی مجھے نہ اپنی تحقیقات پر ناز ہے اور نہ شاعری کا دعوی ہے

ایضاح

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم اما بعد خادم ارباب سخن ابو الخیر محمد ظہیر احسن **شوق** نیموی عرض کرتا ہے کہ کئی سال ہوئے ایک مختصر رسالہ جسکا نام **اصلاح** ہے تالیف کرکے میں نے ہدیۂ ناظرین باتمکین کیا۔ مگر نہایت قدردانی کی۔ اخبار والوں نے بہت کچھ تعریف لکھی حضرات دہلی و لکھنؤ نے بھی نہایت پسند کیا جناب خورشید لکھنوی نے اپنے رسالہ **افادات** میں بہت کچھ مدح تحریر فرمائی بلکہ بعض جگہ اپنے رسالے میں اسکا حوالہ بھی دیا۔ اسیطرح اور لوگوں نے بھی اسکے حوالے دئیے الختصر اس صفحے نے بہت کچھ حسن قبول پیدا کیا اور ہاتھوں ہاتھ بک گیا جب **نثار** جسم پیام یار نے دوبارہ چھاپنے کیلیے چند بار مجھ سے اجازت طلب کی تو ہونکہ اصرار سے پہلے نظر ثانی کی بجا بجا مجبوراً انکا اتفاق ہوا گھٹا اور بڑھانے کی نوبت آئی نقش ثانی بہتر کشد ز اول۔ جب نظر ثانی سے درست ہو گیا تو ہر مختصر سا حاشیہ لکھا اور **ایضاح** نام رکھا و باللہ التوفیق و نستعین

استادی حضرت تسلیم ایسے کہنہ مشق کا قول ہے ع ابھی سے کیا کریں دعوائے شاعری تسلیم ۔ یہ کام
وہ ہے کہ جو عمر بھر نہیں آتا۔ مگر چونکہ اکثر نو آموزوں کو اردو شاعری کے لق و دق وادی میں سرگرداں
پایا اور جا بجا ٹھوکریں کھاتے دیکھا نہ اونکے ساتھ کوئی رفیق شفیق ہے کہ اس ہرزہ خیالی سے باز رکھے اور نہ
کوئی خضر رہنما ہے کہ سیدھی راہ بتائے جس طرف جی میں آیا چل نکلے اور جدھر طبیعت چاہی قدم بڑھا دئے۔
نہ بلندی کے چڑہاؤ کا لحاظ ہے اور نہ پستی کے اوتار کا خیال زمانے نے کتنے پلٹے کھائے مگر اونکی پرانی چال نہ
بدلی اسکا کچھ خیال ہی نہیں کہ عالم میں کبھی کیا ہوا تھا اور اب کیا ہوتا ہے میرے جوش ہمت فی غایت
ہمدردی سے اس امر کو قبول نہ کیا اور مجھے ایک چھوٹے سے مفید رسالے کی تالیف پر آمادہ کیا۔ اب
میں اپنے مختلف معلومات کو قلمبند کر کے اصلاح نام رکھتا ہوں اور نہایت خوشی سے شائقین کی خدمت
میں پیش کرتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ انصاف پسند حضرات جب اسکو ملاحظہ فرمائیں گے مولف
کو کلمۂ خیر سے یاد فرمائیں گے وما توفیقی الا باللہ۔

تعقید لفظی

اگر لفظ اپنی اصلی جگہ پر نہو اوسکو تعقید[1] لفظی کہتے ہیں اردو میں فاعل کو فعل و مفعول سے پہلے اور فعل
کو سب سے آخر لانا چاہیے جیسے تم[2] نظر اوٹھاؤ۔ اگر اسکو یوں کہیں کہ تم اوٹھاؤ نظر یا اوٹھاؤ نظر تم تو
تعقید ہوجائیگی۔ اور نون نافیہ فعل سے پہلے ہونا چاہیئے جیسے تم نجاؤ۔ اگر یوں کہیں کہ تم جاؤ نہ تعقید
ہوگی اور مضاف الیہ کو مضاف سے مقدم و متصل ہونا چاہیئے جیسے میر کا دیوان۔ اگر یوں کہیں دیوان میر
کا تعقید ہوجائیگی۔ البتہ بعض مضاف ایسے ہوتے ہیں کہ ہمیشہ تقدیم ہی چاہتے ہیں جیسے بے تمہارے
اور جب موصوف یا صفت ہندی لفظ ہو تو صفت مقدم لانا چاہیے جیسے اچھے قلم خوشنما لوچین۔ لیکن
نظم میں اگر پورے پورے طور پر اوسکا برتاؤ کیا جاتا تو شعر کہنا دشوار ہوجاتا اس سبب سے اکثر جگہ لفظی تعقید
معیوب نہیں ٹھرائی گئی البتہ جبکہ لفظوں کی اولٹ پھیر سے ترکیب درست ہوجائے اور نظم میں کچھ خلل نہو تو بیشک

---

[1] تعقید میں دو قسم کی ہوتی ہیں ایک تعقید معنوی جو المعنی فی بطن الشاعر کا مصداق ہوا کرتی ہے دوسری تعقید لفظی
جسکی تعریف متن میں مذکور ہے ۱۲ الاصلاح [2] تم فاعل اور نظر مفعول اور اوٹھاؤ فعل ہے ۱۲ الاصلاح [3] ناسخ مرحوم
نے ایک غزل لکھی ہے جسکا مطلع یہ ہے ع واہ میں کیا ہی ترے ابرو خمدار سیاہ ۔ ایسی ہرگز نہ ولایت کی ہو تلوار سیاہ ۔
ظاہر ہے کہ روی یعنی قافیہ کا آخر حرف موقوف ہے حسن مطلع یہ ہے ع زلف جاناں کے برابر ہیں گر مار سیاہ ۔ کہ ہو شیشہ نظارہ
ہوا تار سیاہ ۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ اسمیں عیب غلو ہے اس شعر کے قافیے مکسور الآخر ہیں مگر حقیقت میں اونکا خیال غلط ہے
یہاں ترکیب فارسی نہیں بلکہ ہندی ترکیب ہے سیاہ بلا اور سیاہ تار کے عوض مار سیاہ اور تار سیاہ وقف کے ساتھ استعمال کیا ہے
الغرض اس غزل میں عیب غلو نہیں ہاں تعقید لفظی ہے کہ صفت کو موخر کر دیا ہے ۱۲ الاصلاح

معیوب ہے جیسے ع جب نکلتے ہیں سینہ سے نالے ع جوانی کسی کی لڑکپن کسیکا ع ہمارا دل ہی وارفتہ محبت میں حسینوں کی ع بندے ہم اچھے اچھے اب اوس شوخ پر مرنے لگے۔ ان سب مصرعوں کو اسطرح نظم کرنا چاہیے ع نالے سینے سے جب نکلتے ہیں ع کسی کی جوانی کسی کا لڑکپن ع ہمارا دل ہی وارفتہ حسینوں کی محبت میں ع اچھے اچھے بندے اب اوس شوخ پر مرنے لگے۔ ہاں اگر انقلاب سے کوئی دوسری خرابی پیدا ہو جیسے ع کون آتا ہے سیر گلشن کو۔ اگر یوں کہیں ع سیر گلشن کو کون آتا ہے۔ تو کو کون کے اجتماع سے مصرع میں ثقل آجائیگا۔ یا جیسے دامن کسی کا دفن کسی کا ہیں ع جوانی کسی کی لڑکپن کسی کا۔ ایسی صورتوں میں یہ تعقید معیوب نہ ٹھہرے گی۔ اب یہ بھی سمجھ لینا چاہیے کہ جب فعل یا مفعول کی تخصیص وغیرہ مراد ہوتی ہے تو اوس وقت انکو فاعل پر مقدم کر لیتے ہیں جیسے یہ کہتا ہے کون کہ تم نے خطا کی۔ اسیطرح جب مضاف الیہ کی تخصیص وغیرہ کیجاتی ہے تو اوس وقت مضاف الیہ و مضاف میں اتصال باقی نہیں رہتا۔ جیسے ناسخ کا دیوان ہے آتش کی بھی غزل ہے اور یہ بھی سمجھ رکھو کہ فعل کے وہ علامات جو استمرار وغیرہ پر دلالت کرتے ہیں اگر اپنے محل پر نہوں تو بہت بڑی تعقید ہے جیسے سنا تھا کی جگہ تھا سنا چلے گئے کی جگہ گئے تھے چلے۔

حشو

حشو اوس زاید لفظ کو کہتے ہیں جس کے حذف کرنے سے کلام میں حسن پیدا ہو جائے۔ حتی الامکان حشو سے احتیاط چاہیے مگر بعض جگہ شاعر اسکے اختیار کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے جیسے ؎ شمشیر بکف دیکھکے حیدر کے پسر کو، جبریل لرزتے تھے سمٹے ہوئے پر کو دوسرے مصرع میں کو حشو ہے مگر ردیف ہونے سے شاعر مجبور ہو گیا۔ المختصر جہاں اوسنے تغیر و تبدل سے اوسکا نکالنا ممکن ہو وہاں اس قسم کے الفاظ معیوب سمجھے جاتے ہیں جیسے ع شب وصل میں وہ خفا ہو گیا ع کہیں اپنے دل کو لگائے ہوئے ہیں ع عرش پر سے اوتر آئے کیونکر ع محفل دلدار میں بس شمع کی حاجت نہیں ؎ دیکھکر رخ تاباں کو ترے اے جاناں ؛ جو بھلا حور کو چاہے وہ مسلمان نہیں۔ ع اگر چاند ہوئے مقابل کیسکا ع کسطرح سے دکھائیں داغ جگر۔ یہ سب مصرعے یوں کہنے چاہئیں ع شب وصل وہ بت خفا ہو گیا ع مقرر کہیں دل لگائے ہوئے ہیں ع عرش سے تم اوتر آئے کیونکر ع محفل دلدار میں کچھ شمع کی حاجت نہیں ؎ دیکھکر عارض پر نور تمہارا جاناں جو کرے حور کی خواہش وہ مسلمان نہیں ع جو ہو ماہ تاباں مقابل کسی کا ع کسطرح ہم الخ

مقدرات

مقدر اوس لفظ کو کہتے ہیں جو مذکور نہو مگر اوسکے معنے لیے جائیں اگرچہ بعض جگہ تقدیر مزا دیجاتی ہے جیسے ؎ کبھی اوسنے امید الفت ہے ۔ کبھی یہ فکر ہے اگر نہوئی ۔ مگر اکثر جگہ یہ تقدیر فصاحت کے خلاف ہوتی ہے جیسے ع نارسا آہ اگر چرخ ہلایا بھی تو کیا ۔ اسمیں حرف ندا[1] مقدر ہے یعنی اے نارسا آہ

شتر گربہ

ایک ہی چیز کو تعظیم اور تحقیر دونوں کے ساتھ استعمال کرنا شتر گربہ[2] ہے ۔ اگر ایک ہی جملہ میں صراحتہً[3] ان دونوں کا اجتماع ہو تو محض نادرست ہے جیسے ہم کہتا ہوں ۔ تم کہتا ہے ۔ اور اگر مختلف جملوں میں ہو اور وہ جملے ایک شعر[4] میں نہوں تو درست[5] ہے ورنہ[6] نادرست جیسے ؎ تیری باتوں کا یہ ٹھکانا ہی آپکا شاکی ایک زمانہ ہی ۔ پاس جب سے ہمارا یار نہیں ۔ دل کو اکدم مرے قرار نہیں ۔ مگر تو اور تم ۔ اور آپ اور تم کا اجتماع ایک شعر میں نادرست نہیں اسکی وجہ یہ ہی کہ مخاطب کی تین صورتیں ہیں ادنے اوسکے لیے تو موضوع ہی اور اوسط اوسکے لیے تم موضوع ہے اور اعلے اوسکے لیے آپ موضوع ہے چونکہ تم توسط کے درجے میں ہے اس سبب سے اسکو تو اور آپ دونوں کے ساتھ فی الجملہ مناسبت[7] ہے جب تو و تم اور تم و آپ دو جملوں میں واقع ہونگے تو ایک قسم کا

---

[1] حرف ندا کی تقدیر کہیں تو فصیح ہوتی ہی اور کہیں محض غیر فصیح اور کہیں فی الجملہ غیر فصیح جب انسان کو کامل مذاق پیدا ہو جاتا ہے تو ہر ایک کا موقع کا محل سمجھ جاتا ہے ۱۲ ایضاح [2] اسکو شتر گربہ اس لیے کہتے ہیں کہ اونٹ اور بلی میں جو مناسبت ہو وہی صیغہ جمع و مفرد اور کلمات تعظیم و تحقیر میں بھی ہے ۔ صیغہ جمع و کلمہ تعظیم بمنزلہ شتر ہیں اور مفرد و کلمہ تحقیر بمنزلہ گربہ ہیں ۱۲ ایضاح [3] اس قید کا فائدہ یہ ہے کہ تم فرماتے ہو جو مستعملہ بعض شعرا ہے اس میں بھی شتر گربہ ایک ہی جملہ میں ہے کیونکہ تم فی الجملہ تحقیر ہے اور فرمانے میں کمال تعظیم ہے مگر صراحتہً نہیں یہی وجہ ہے کہ لوگوں نے اس قسم کا جملہ استعمال کیا ہے المختصر تم فرماتے ہو بوجہ استعمال محض نادرست تو نہیں مگر رکاکت سے خالی نہیں خصوصاً اوس شخص کے آگے جو خوب جانتا ہے کہ فرمانا تعظیم کے مقام میں بولا جاتا ہی ۱۲ ایضاح [4] اسکی دو صورتیں ہیں ایک تو نظم ہی نہو دوسرے نظم ہو مگر ایک ہی شعر نہو چند شعر ہوں ۱۲ ایضاح [5] جواز کی وجہ یہ ہی کہ روزمرے کی بول چال میں جب کوئی شخص کوئی واقعہ بیان کرنے لگتا ہی تو کبھی تو اسکو سب تعبیر کرتا ہی اور کبھی تم سے وقس علی ہذا جب روزمرے کی بول چال ہی مختلف طور پر بولتے ہیں تو مختلف شعروں یا نثر کے مختلف فقروں میں جائز کیوں نہو گا متقدمین تو متقدمین متاخرین کی مثنوی وغیرہ میں اجتماع پایا جاتا ہے اسیطرح نثر میں بھی کہیں میں لکھتے ہیں اور کہیں ہم ایک فقرے میں کہتا ہوں لکھتے ہیں اور کچھ آگے چلکر ہم کہتے ہیں تحریر کرتے ہیں وقس علی ہذا ۱۲ ایضاح [6] یعنی جگہ تو مختلف ہوں مگر شعر ایک ہی ہو ۱۲ ایضاح [7] کیونکہ تم میں من وجہ تحقیر ہے اسلیے اسکو تو کے ساتھ مناسبت ہے اور چونکہ من وجہ تعظیم ہے اسکو آپ کے ساتھ مناسبت ہے بخلاف تو اور آپ کے کہ اول محض تحقیر کیلئے اور ثانی محض تعظیم کیلئے ہے غرضکہ جو رکاکت تو اور آپ کے اجتماع میں ہے وہ تم اور آپ میں ہرگز نہیں دونوں قسموں میں فرق بین ہے ۱۲ ایضاح

پڑ جائے گا۔ وزیر ؎ آئیو دامن اوٹھائے مدفن عشاق پر۔ ہاتھ لیجائے نہ کوئی تیرے دامان کیطرف۔ مومن ؎ یہ تمنے نئی طرح نکالی ؏ معشوقی ہی آپ کی نرالی۔ نسیم دہلوی ؎ یہ شوخیاں تمہاری لکھی ہوئی ہیں دل پر ؏ آخر کبھی تو میرے قابو میں آئے گا دلہ ذات شریف ہو تم میں خوب جانتا ہوں ؏ طوفان اور کوئی تمھیں اوٹھائیے گا۔ وزیر ؎ نثار کرتے ہیں آ دیکھو جان نثار کے پاس ؏ گلے کو آپ کے خنجر پہ سر کو ٹھوکر پر۔ گویا ؎ محمدؐ سے صفت پوچھو خدا کی۔ خدا سے پوچھے شان محمدؐ۔ قلق ؎ کچھ علاج ایسا بتاؤ کہ یہ درد دل بھی ؏ آپ کی طرح مسیحائے جہاں دور ہوئے۔ بحر ؎ شرارت آپ کی ہر حال میں ہے کوئی کیا جانے ؏ دم سختی جو پتھر ہو تو وقت نرمی آہک ہو۔ اسیر ؎ میخانے میں پایا ہے اسیر آپ نے مسکن ؏ عشرت سے گذر جائے گی برسات تمہاری۔ تسلیم ؎ یہ غلط ہے کہ یاد کرتے تھے مجھے تم ہجر میں ؏ غیر کی الفت نہ تھا جو آپ کے ہیں دل میں تھا۔ امیر ؎ خدا کی شان کہ ہم دیکھیں آپکی آنکھیں ؏ نگاہ تک نہ کرو تم ادہر اودہر دیکھو دلہ غرور حسن تمکو ہے کمال عشق مجکو ہے ؏ کہو تم میرے دل کی یا میں کہدوں آپ کے دل کی۔ اب یہ بھی سمجھ لینا چاہیے کہ کہ شتر گربہ کی اس قسم سے بھی احتیاط اولے ہے اپنا جہاں اوسکے عوض ضمیر متکلم استعمال کر سکتے ہوں وہاں اوسکو ضمیر واحد متکلم کے ساتھ لانا شتر گربہ ہے جیسے ع دل میرا جان مری داغ سویدا اپنا یہاں میرا اور اپنا میں شتر گربہ ہے اپنا کی جگہ میرا لکھنا چاہیے۔ اور ایسی صورتیں میں کہ ع اپنے دستوں میں آپ نالاں ہوں ؏ شتر گربہ نہیں کیونکہ اپنے کی جگہ میرے نہیں کہہ سکتے۔

پہلوئے ذم

ذم کی دو صورتیں ہیں ایک صورت یہ ہے کہ کلام کے الفاظ کچھ ایسے طور پر واقع ہوئے ہیں کہ دو معنوں کا احتمال پیدا کریں اور انمیں سے ایک معنی قبیح ہوں اور دوسری صورت یہ ہے کہ پورے الفاظ کے ملانے سے تو کلام ذو المعنیین نہ ہے لیکن اگر اوسکا کوئی ٹکڑا علیحدہ کرلیں تو قبیح معنی پیدا ہو جاویں جیسے ؎ ہوا کا گذر بھی وہاں تک نہیں ہے ؏ ہوا اسطرح بند روزن کسیکا ؎ تم نہ طلو او غیر سے مہندی ؏ خون ہمدیں گے ورنہ ہم غم میں ؎ پکڑ لینگے ہم دوڑ کر اوسکا دامن

لہ خصوصا تو اور تم کے اجتماع سے کیونکہ کلام اساتذہ میں بہت کم مستعمل ہوا ہے ۱۲ ایضاح لہ ؎ اولویت دو وجہیں ہیں ایک تو یہ کہ تم ہیں گو من وجہ تعظیم ہے مگر وہ تعظیم نہیں جو آپ میں ہے دوسرے یہ کہ بوجہ عدم تتبع وتدبر اکثر حضرات کا یہ خیال ہے کہ تم اور آپ کا اجتماع عموماً ناجائز ہے اگرچہ یہ خیال اونکا محض غلط ہے مگر احتیاط اسیکو مقتضی ہے کہ ایسی چیز کیوں استعمال کیجائے جسکو لوگ ناجائز محض جانتے ہوں ۱۲ ایضاح۔

ہیں محشر میں ہم اور قاتل ہمارا ــــ یہ آئینے عبث دیوار میں لگواتے ہو اے جان ؎ ہمارا دل ہے آئینہ اسے پیش نظر رکھو ــــ چڑھاؤ چادر گل قبر پہ آو ہنسو بولو ؎ تمہارے منہ سے پھول اے غیرت گلزار جھڑتے ہیں۔ اچھے اچھے کہنہ مشق کبھی کبھی معانی و مضامین کی تلاش میں خیال نہیں رکھتے اور اس قسم کے مذموم شعر کہہ جاتے ہیں۔ معشوق کو جو رشک خور لکھا کرتے ہیں بقصد الفظ ہونے کے علاوہ اوسمیں ذم کا بھی پہلو ہے کیونکہ خور بفتح خا بے رشک خر ہوجائیگا۔ ایام بمعنی تہجیں کثرت سے مستعمل ہے بعض جگہ پہلوے ذم پیدا کردیتا ہے جیسے ع یاد آئے ہمیں اپنے ایام صحبت۔ یہ لفظ بھی بعض جگہ پہلوے وہم پیدا کردیتا ہے جیسے ع بگڑ جاتے ہیں اکثر آپ کیوں اثناے صحبت میں آب اے ہیں الف ثانی اکثر تقطیع سے گر کر آبے ہو ہوجاتا ہے جیسے ع بیتاب ہوں فرقت میں اب اے غیرت لیلی ؎ اسباب کا مضحکہ لکھنو میں مشاعرے کے دن ایک نامی شاعر کے شعر پہ ہوچکا ہے آدمی کو اسکا بہت لحاظ رکھنا چاہیے کہ ہنسا نہ جائے

مبتذل مضامین

بعض حضرات جدت کا شوق رہتا ہے کبھی کبھی ایسے شعر کہتے ہیں کہ صحیح مذاق والو نکے ذائقہ زبان پر وہ کچے پکے کڑوے کسیلے معلوم ہوتے ہیں جیسے ــــ تیغ زن اچلا فلک پہ بت خانہ جنگ کا ؎ چھوٹا ہے نیل گاو پہ کتا تفنگ کا ــــ کشتہ چشم کی تربت کا جو ہے گرد سبزہ ؎ پیٹ سے بکری کے ہو بچہ آہو پیدا ــــ طفل نگار کے عشق میں آخر ؎ جان سے اپنے ہاتھ دھو بیٹھے ــــ اڑائے پھرتی ہے باد مخالف مجھکو گردوں پر ؎ نہیں معلوم پہنچی ہوں کہ پہنچی کا کچھلا ہوں ــــ اسقدر لاغر ہوئے ہیں ہم خیال زلف میں ؎ اب سواری کو ہماری ایک جوں

ــــ دیکھو حضرت جلال لکھنوی کے تیسرے دیوان کا شعر ہے ــــ اب انکو نہیں کب بھر کے آتی ہیں نظریں ؎ کہیں دیکھ پایا ہے روزن کیسکا حضرت خورشید لکھنوی نے رسالہ افادات میں لکھا ہے کہ لوگوں نے بمقطع [illegible] ــــ خدا کیواسطے جلدی سے آکے اب گردن ؎ کوئی ملول کی اس ہلندر پر مارے بعض لوگوں نے بے تمیزی دستوری سے فقط مصرع ثانی کا اعادہ کرکے جو تعریف کی تو وہ بیچارے ایسے خفیف ہوگئے اوسدن سے تادم مرگ گھر سے نکلا نہ کیے ملاقات کی ۱۲ الفصاحت ــ یعنی امانت لکھنوی جنکا تخلص ستارہ ہے جب انہوں نے یہ مصرع پڑھا ع ہو بہر جان آئی آپ [illegible] شاگردوں نے غل مچایا۔ ای استاد کیا کہہ دیا استاد لیا کچھ ۱۲ الفصاحت سے رشک حوم جو ناسخ کے شاگرد رشید تھے اور علوم عربیہ تحقیقات شعریہ میں دستگاہ کامل رکھتے تھے اور جنہوں نے بہت سے الفاظ ترک کیے ہیں اور اس رسالہ میں اکثر انہیں کے متروکات ہیں بایں کمال بعض اوقات ایسے مبتذل شعر کہہ جاتے کہ لوگوں کو ہنسنے کا موقع ملتا تھا انکے دیوان میں ایک غزل ہے جسکے یہ اشعار ہیں ــ چاول الماس گوشت لخت جگر ؎ فرقت یار میں پلاو نہیں ؎ تیر کھائیے کیوں نہ [illegible] کباب ؎ یا ورد کی بی نان پاو نہیں ؎ اسی قسم کے دو تین شعر اور ہیں جو بحث مبتذل ہیں گو نے انکو نام یہ مطلع بھی مشہور کردیا ہے ــ دور یہ مجھ سے پلاو نہیں ؎ رشک بیٹھا ہے من پلاو نہیں مگر انکے دیوان میں یہ شعر درج نہیں یا تو رشک حوم نے لوگوں کا نام رکھنے سے اسکو اپنی غزل سے کاٹ دیا یا کسی ظریف نے وہ غزل [illegible] انکے نام مشہور کردیا ہے

درکار ہے۔ اور جب یہ حضرات بدرجاچ ہونا چاہتے ہیں تو اس قسم کے شعر کہنے لگتے ہیں سے
پیدا ہیں حسن ٹھنکے گانا اوس جیت بے پیر کا ، دائرہ بجنے لگے حرف خط تقدیر کا ۔ مانا کہ ع
ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر ست ۔ اور بلند پروازی و جدت ایک عمدہ چیز ہے مگر مزے کے
ساتھ ہو غزل میں عشقیہ مضامین درد آمیز معانی پاکیزہ خیالات سلجھی ہوئی ترکیبیں نکھری
ہوئی بندشیں دلکش الفاظ چلبلے جملے مربوط مصرعے پھڑکتے ہوے شعر ہونا چاہیں یہ چیزیں
سابق زمانے سے اکثر دلی والوں نے بیشتر ان امور کا خیال رکھا ہے اسوجہ سے اسکو
دلی کا رنگ کہتے ہیں میر و درد کا کلیات نسیم دہلوی کا دیوان داغ کا کلام دیکھو کہ
کسقدر مقناطیسی اثر رکھتا ہے لکھنو کے اگلے شعرا میں سے صبا کی شیریں زبانی اور سحر کی تحریر بیانی
دلی والوں سے ملتی جلتی ہوئی ہے اور انکے بعد اکثر لکھنو والوں نے اپنی طرز چھوڑ کر وہی رنگ اختیار کیا
ہے فی زمانہ ایسے دو چار نامی شاعر موجود ہیں جنسے لکھنو کو فخر ہے خدا اونکو سلامت
رکھے اب میں اپنی بعض غزلیں لکھتا ہوں ناظرین اونسے اس رنگ کا اندازہ کر سکتے ہیں۔

غزل

نالے جناب میں سینے سے نکلنے کیلیے / اوس ستمگر سے کوئی کہدو سنبھلنے کیلیے

چشم عاشق کے ہوں آنسو کہ کسی کا جوبن / بڑھ چلیں لگ کہ مگر دونوں ہیں ڈھلنے کیلیے

خانۂ دل میں رہو تم جو یہاں جی گھبرائے / چلے آنا میری آنکھوں میں ٹہلنے کیلیے

شوخیاں انکی سر بزم حیا سے بولیں / تجکو محفل سے ہوا حکم نکلنے کیلیے

درد تعظیم کو پہلو سے نہ کیونکر اوٹھے / دل میں آتا ہے کلیجا کوئی ملنے کیلیے

کبھی میرا کبھی اونکا جو ہے شکوہ دلکو / ڈھونڈھتا ہے کوئی پہلو یہ مچلنے کیلیے

اے تمھر جذبۂ دل وقت مدد آپہونچا / گھر سے وہ آج نکلتے ہیں ٹہلنے کیلیے

اونکی تصویر جو چھڑی تو وہ جل کر بولے / اب یہ معشوق نکالا ہے بہلنے کیلیے

لاکھ رسوا ہو مگر چاہ بری ہوتی ہے / دل کو پھر ضد ہے اوسی کو جو ہیں چھلنے کیلیے

محفل غیر میں کیوں شمع جلائی تمنے / کیا وہاں کوئی نہ تھا رشک سے جلنے کیلیے

نامۂ حسرت ہے یہاں خیر کار تنہا شب وصل / تم اشارہ کرو اب شرم کو ٹلنے کیلیے

مرگیے ہم تو کفن دیکھ کے بولا وہ شوخ / جامہ دی اس نے نیا بھیس بدلنے کیلیے

حسرتیں بھر گئیں اے شوق یہاں تک تیر / آرزو ڈھونڈھتی ہے راہ نکلنے کیلیے

غزل

اودھر رخ سے گھونگھٹ اوٹھانا کسی کا / ادھر کھا کے غش تلملانا کسی کا
شب وصل وہ روٹھ جانا کسی کا / مزا دے گیا چھپ منانا کسی کا
گرا تا ہی دل پہ قیامت کی بجلی / وہ منہ پھیر کر مسکرانا کسی کا
نکر آہ کا قصد گھبرا کے اے دل / کچھ اچھا نہیں دل دکھانا کسی کا
وہ بھولی سی صورت لڑکپن کی باتیں / ہمیں یاد ہے وہ زمانا کسی کا
کہاں تک یہ زلف آپ سلجھائیےگا / ذرا دیکھیے پیچ کھانا کسی کا
مرے آگے گیا گل کھلا ہنس کے غنچے / مجھے یاد ہے مسکرانا کسی کا
چمن میں جو گلچیں نے کچھ پھول توڑے / تو یاد آ گیا دل دکھانا کسی کا
سر بزم تم اور نیچی نگاہیں / ابھی کھل گیا دل چرانا کسی کا
مرے خانۂ دل میں خلوت گزیں ہے / کسی کو ملے کیا ٹھکانا کسی کا
تمہیں عشق ہے شوق سب پوچھتے تھے / مگر تمنے کہنا نہ مانا کسی کا

غزل

دل شوق حسینوں سے لگانا نہیں اچھا / ہو جاؤ گے بدنام نبھانا نہیں اچھا
ہم صاف منہ کے دیتے ہیں مانو کہ نہ مانو / دل عاشق بیکس کا دکھانا نہیں اچھا
بیٹھے ہو جو دل میں تو جگر کو نہ جلاؤ / ہمسائے کے گھر آگ لگانا نہیں اچھا
منہ سے نہ کہیں آہ جانسوز نکل جائے / جلتا ہو جو آپ اسکو جلانا نہیں اچھا
دل کوئی چرا لے تو نہیں اسکی شکایت / آنکھیں مگر اے جان چرانا نہیں اچھا
کھل جائیں گے راز آپ کے اس شرم حیا سے / منہ تجھ سے سر بزم چھپانا نہیں اچھا
دیکھو نہ کہیں دل کی لگی اور بھڑک جائے / بالیں پہ مرے شمع جلانا نہیں اچھا
ہم خوب سمجھتے ہیں جہاں مر جائیے ہو جاؤ / ہر روز مگر راہ بتانا نہیں اچھا
پڑ جاؤ گے جھگڑے میں کہے دیتے ہیں اے جان / ہر ایک کی آنکھوں میں سمانا نہیں اچھا
نازک ہیں عجب کیا کہ وہ دل تھام کے رہ جائیں / حال شب غم اونکو سنانا نہیں اچھا
دامن کبھی جھٹکے ہیں کبھی کھینچتے ہیں وہ ہاتھ / اے شوق ابھی ہوش میں آنا نہیں اچھا

متروکات

جسطرح میر و میرزا نے ولی و حاتم کے اکثر مستعملہ الفاظ ترک کر دیے تھے اوسی طرح ناسخ وغیرہ نے بھی میر و میرزا کے بہت سے الفاظ متروک کر دیے جیسے اوو ہر باشباع واو بروزن دو ہر یعنی ہر ایک ہر مع اپنا بگانہ بحذف یا بجاے بیگانہ شاباش باظہار یا بر وزن دیار و ہر اس تئیں کو کے معنی میں تنک ٹک ذرا کے معنی میں دوانہ بجاے دیوانہ ستی - سوں سے کی جگہ سجن معشوق کے معنی میں سنے پاس کے معنی میں کبھو کبھی کے مقام پر کسو کسی کی جگہ تو ہو تو لو کے مقام میں مکھ بمعنی منہ بمعنی ہمیشہ نین آنکھ کے معنی میں مجھ پاس - ہم پاس میرے پاس ہمارے پاس کی جگہ کرے ہے کرتا ہے دہرے ہے دہرتا ہے کی جگہ آئیاں جائیاں آئیں گئیں کے مقام پر انھیں سے اکثر الفاظ تو وجوباً متروک کر دیے اور بعض الفاظ ایسے ہیں کہ کبھی کبھی استعمال بھی کیے ہیں۔ اسکے بعد اونکے تلامذہ کا دور آیا تو انھوں نے کچھ لفظ ترک کیے جیسے ہولا کہ بعض شعرا اسکو متروک کر کے ہوا استعمال کرتے تھے - برق سے خاک آلودہ جو گردش کو سرایا او ٹھا دور کے لوگ یہ سمجھے کہ ہو لا او ٹھا - سحر سے کن پہ بیٹھو نگی صحبت

[۱] مولوی ... نے یادگار وطن نام تذکرہ لکھا ہے جسمیں اپنی سوانح عمری اور حضرات شعرا کے حالات درج کیے ہیں جابجا ایسے نوادر عجیبہ و مباحث غریبہ لکھے گیے ہیں کہ قابل دید ہیں اسمیں متروکات کی بحث بسط کے ساتھ ہی تین قسم کے متروکات قائم کیے گیے ہیں - ایک وہ ہیں جنکو اور شعرا نے بھی ترک کیا ہو اور مولف بھی اونکا تارک ہی دوسرے وہ ہیں جنکو اور شعرا نے تو ترک کیا ہو مگر مولف کے استعمال میں ہیں تیسرے وہ متروک ہیں جنکو خود مولف نے ترک کیا ہو فمن شاء التحقیق فلیرجع الیہا ۱۲ ایضاح [۲] حاتم دہلوی بہت پرانے شاعر ہیں جنہوں نے زبان اردو میں پہلے پہل اصلاح دی ہو اور اپنے عہد کے بہت سے ریک الفاظ ترک کیے ہیں اپنے دیوان کی غزلیں انتخاب کر کے ایک دیوان ترتیب دیا جسکا نام دیوان زادہ رکھا ہے اور ایک دیباچہ لگایا ہے جسمیں اپنے متروکات کو لکھ دیا ہو حق یہ ہو کہ راستہ دکھایا ہوا اصل میں حاتم دہلوی ہی کا ہو - پھر زمانے نے ہولا جوں پلٹا کھایا زبان بدلتی گئی - تراش خراش بڑہتی گئی آخر اردو کا رنگ روپ کچھ اور ہی نکل آیا ۱۲ ایضاح

[۳] اس لفظ سے اس امر کا اظہار مقصود ہو کہ ناسخ کے ساتھ اور شعرا بھی زبان کی اصلاح میں شریک ہیں جب مومن آتش وغیرہ کا کلام بہت سے رکیک مستعملات سے پاک ہو تو میں ان لوگونکو مصلح زبان ہونے سے کیونکر انکار کر سکتا ہوں ہاں اسکو مانتا ہوں کہ ناسخ مرحوم نے اسطرف زیادہ توجہ کی ہو فافہم ۱۲ ایضاح [۴] خصوصاً میر اوسط علی رشک مرحوم نے بہت سے الفاظ متروک کیے جیسے اونکا تیسرا دیوان جو آجتک چھپا نہیں پاک ہو متروکات کے باب میں اکثر لوگ رشک مرحوم کو مقلد ہیں وہی سلیقے اکثر اونہیں کے متروکات ہیں ۱۲ ایضاح [۵] کسی زمانہ میں ہولا بولا دونوں فصیح سمجھے جاتے تھے مگر اب ہولا مستعمل نہیں ۱۲ ایضاح

کہاں لایا جنوں! ہر بگولا دیو ہے صحرائے وحشت ناک کا۔ پھر زمانے نے پلٹا کھایا کہ ہمارے
وقت کے شعرا کا ڈنکا بجا۔ ان لوگوں نے اپنے پیشتر کے کلام میں وہی پڑانے الفاظ استعمال
کیے ہیں۔ مگر فی زمانہ بہت سے الفاظ جنکے الوسع استعمال نہیں کرتے اور بہت سے الفاظ جو یا
ترک کر دیے آپہی پیشتر آپ ہی کی ہے گرا گر آپہی بجائے مخلوط التلفظ استعمال کرتے
تھے۔ اب احتیاط رکھتے ہیں آخر شش بجائے آخر ذوق ؎ اخرش دیکھا تو اعلم
حجاب الا کبر! عاقبت پایا تو اہلیہ کو اہل جنت۔ فصحائے حال احتیاط رکھتے ہیں آنکے آکے کی
جگہ۔ مومن ع قتل کیا آنکے اچھا کیا سحر ع قبر پر اب کیا کرینگے آنکر! اکثر فصحائے
حال استعمال نہیں کرتے آئکے جیسے ایکے دفعہ ایکے برس۔ عوام بیائے معروف بھی بولتے
ہیں مگر صحیح بیائے مجہول ہے تسلیم ؎ کوچے میں ترے ضعف کا یہ زور ہے اکے پس جاتے
ہیں ہم سایہ دیوار سے دبکے از جہاں اسکے مدخول علیہ کے بعد اسکا ترجمہ سے لا سکتے ہوں
اکثر خواص احتیاط رکھتے ہیں جیسے ع روزن چشم کم از روزن دیوار نہیں! اسکی عوض
روزن دیوار سے کم نہیں کہنا چاہیے انتظاری بزیادت یا غیر فصیح ٹھہرا ہوا ہے
اندارا چاہ عیض وزیر ع روزن مور مری انکھوں میں اندارے ہیں۔ اکثر فصحائے
حال استعمال نہیں کرتے اندھیارا اندھیرے کی جگہ بالکل متروک ہے انکھڑیاں
انکھوں کے معنی ہیں۔ آتش ؎ اون انکھڑیوں میں اگر نشہ شراب آیا! سلام جھک کے
کرونگا اگر حجاب آیا۔ اکثر فصحائے حال استعمال نہیں کرتے اوپر جہاں حرف پر کافی ہے جیسے ع
عجب صدمہ ہوا ہے دل کے اوپر۔ فصحائے حال استعمال نہیں کرتے البتہ ایسے مقام پر کہ فلاں
چیز اوپر ہے کچھ مضایقہ نہیں اوجیالا فصحا نے ترک کر دیا ہے اسکی جگہ اوجالا استعمال کرتے ہیں
اور بعض فصحا او نہیں کرتے ہر جگہ اور بروزن غور استعمال کرتے ہیں اہل اسکا اطلاق
شخص واحد پر جیسے تم اہل ہنر ہو اساتذہ کے کلام میں جا بجا آگیا ہے مگر بعضے اس

سلہ اس قسم کے غلط الفاظ بحث متروکات میں تغلیباً داخل کیے گئے ہیں ٭ ایضاح سے دفعہ مونث
ہے اور برس مذکر ان دونوں مثالوں سے انکی طرف اشارہ ہے کہ مونث و مذکر دونوں کے ساتھ یہ لفظ بیائے مجہول
صحیح ہے جناب جلال نے بھی اس لفظ کو بیائے مجہول لکھا ہے حضرت امیر لکھنوی سے جو دریافت کیا تو انھوں نے لکھا کہ
انکے ہر حال میں مجہول ہے استادی حضرت تسلیم لکھنوی نے بھی یہی کہا مگر صاحب قواعد لکھتے ہیں کہ مونث کیساتھ بیائے معروف اور مذکر کیساتھ
بیائے مجہول مثلاً انکے سال ایسا کہ مجہول کہنا چاہیے اور انکی فصل میں بیائے معروف کہنا چاہیے انتہی فافہم ؎ اس قسم کے اور خود وغیرہ خارج ہو گئے ہیں منہ

سے احتیاط[1] رکھتے ہیں اور اسکے بدلے صاحب ہنر وی ہنرہ وغیرہ استعمال کرتے ہیں
بل بے جیسے ع بل بے اے زلف رسائی تیری ٭ اکثر خواص نے ترک کر دیا ہے
بن بمعنی بغیر جیسے ع یار بن کیا دل لگے گلزار میں ٭ بالکل متروک ہے پیچ میں کی جگہ ع
ٹھہرہ ہے تیری زلف رسا کا ختن کے پیچ ٭ بالکل متروک ہے پابوسی بزیادت یا استظہار کی کیطرح
یہ بھی بغیر تصحیح ٹھہرا ہوا ہے پر بمعنی لیکن جیسے ع وعدے کیے لاکھوں پر نہ آئے ٭ بعض[2] فصحا
نے ترک کر دیا ہے پن اسکی ترکیب فارسی لفظ کے ساتھ جیسے دیوانہ پن وغیرہ بعض فصحائے
حال احتیاط[3] رکھتے ہیں اور اسکو صرف ہندی لفظ کے ساتھ ملحق کرتے ہیں جیسے بھولاپن
بچپن لڑکپن بانکپن وغیرہ پنہانا نون مخلوط الہا کے ساتھ بعض خواص استعمال نہیں کرتے
اسکی جگہ پہنانا باندھتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ قاعدے کے رو سے یہی چاہیے کیونکہ پہنانا میں
ہے نون کے پہلے ہے پہ بحذف [?] بجائے ہے اگرچہ اکثر شعرا ہنوز استعمال کرتے ہیں مگر بعض
فصحا نے ذرا ترک کر دیا ہے پیالا دعوت مخصوص کے معنی میں یا ے مخلوط التلفظ کر
ہے ناسخ ع پیالا مجھ [?] کا بھرتے ساقی ٭ نہیں میرا پیالا ہوا چاہتا ہے ٭ نسیم دہلوی ع خوش

---

[1] مگر مولف اوس سے متفق نہیں کیونکہ اہل بمعنی صاحب قدیموں کے کلام میں بکثرت آگیا ہے چنانچہ خیابان میں
خان آرزو نے لکھا ہے کہ اہل بمعنی صاحب آید و گاہی بمعنی صاحبان مفرد و جمع هر دو آید۔ استعمال اردو میں برابر
مفرد بھی مستعمل ہوتا ہے پھر ترک کی کوئی وجہ نہیں بلکہ بعض جگہ اسکے عوض لفظ صاحب وغیرہ لیے معلوم ہوتا ہے
۱۲ ایضاح [2] جناب صفیر بلگرامی مرحوم نے تذکرہ جلوہ خضر جلد دوم میں لکھا ہے کہ اردو میں ہندی کا [illegible] ابتدا ال
یعنی پر بہت مستعمل تھا مگر اب متروک ہو چلا ہے دیکھو رسالہ اصلاح مولوی [?] حسن شوق نیموی استے کلام اب
مولف کہتا ہے کہ فی الواقع پر بمعنی لیکن بکثرت مستعمل تھا استادی جناب شمشاد لکھنوی جنکو متروکات کا بہت
خیال ہے انکے دیوان اول میں جسکا نام خزانہ خیال ہے یہ لفظ موجود ہے اور مولف بھی پہلے اس لفظ کا دلدادہ تھا
مگر رسالہ اصلاح کی وجہ سے جب بہت سے لوگ احتیاط کرنے لگے تو کچھ دنوں سے جناب شمشاد کو بھی احتیاط
کلی ہے تو مولف نے بھی وجوباً ترک کر دیا ہے ۱۲ ایضاح [3] احتیاط کی وجہ یہ ہے کہ ہندی لفظ کیساتھ فارسی لفظ
ہی کم [?] لیکن یہ وجہ کچھ ٹھیک نہیں کیونکہ سمجھدار وغیرہ جیسے ایسے الفاظ جب سے گھڑے گئے مستعمل ہیں اور دیوانہ
پن میں کوئی ثقل بھی نہیں تو اسکے استعمال میں کوئی حرج نظر نہیں ۱۲ ایضاح [4] جناب جلال لکھنوی نے پنہانا
بتقدیم نون کی نسبت لکھا ہے کہ یہ زبان متقدمین کی ہے متاخرین کی زبان پر پہنانا ہے یعنی بای فارسی و سکون ہا و نون
بعد ہا اور صرف یہ زبان اردو میں صورت ثانیہ کو صحیح قرار دیا ہے مگر مولف کے نزدیک دونوں صحیح و مستعمل ہیں بلکہ پنہانا
بتقدیم نون ہی فصیح ہے اور جناب خورشید لکھنوی نے بھی رسالہ افادات میں لکھا ہے کہ پنہانا کہنا تماشے وزن پر
[illegible] کے نزدیک خوب نہیں ہے کیونکہ میں نے فصحائے حال کی زبان سے جب سنا ہے پنہانا نون مخلوط الہا کے ساتھ
سنا ہے ۱۲ ایضاح [5] مولف بھی پر کے بدلے یہ استعمال نہیں کرتا ۱۲ ایضاح۔

پیالے سے کیا اصل فقیری ترک دنیا ہے۔ ہمارا ہاتھ کیا کم ہے ہمیں کاسہ گدائی کا۔ اور ظرف
معروف کے معنی ہیں اگرچہ پیالے مخلوط آگیا ہے مگر چونکہ اصل میں باظہار یا ہے اکثر فصحائے
حال پیالے مخلوط استعمال نہیں کرتے پیر پاؤں کی جگہ فصحائے حال استعمال نہیں کرتے
تب جب شرطیہ کے مقابلے میں تب جتنے ہیں ؎ جب سنتے ہیں وہ حالت بیمار جدائی
تب کہتے ہیں سمجھا ہے کہ مر بھی نہیں جاتا۔ بعض شعرا استعمال نہیں کرتے تانگ بجائے
تنگ اکثر خواص نے ترک کر دیا ہے تلے نیچے کے معنی ہیں جیسے ع ہیں خلد کے سامنے
ہیں کہ خنجر کے تلے ہم۔ اکثر فصحائے حال نے ترک کر دیا ہے تو بواو مجہول۔ اسمیں اظہار
واو اچھا نہیں اور اگر آخر مصرع واقع ہو تو اور بھی مکروہ ہے جیسے ع مری جان اب غضب
ڈھاتے ہو تم تو۔ جیون بمعنی مانند جیسے ع دل مرا جیون غنچہ سر بستہ ہے بعض خواص
استعمال نہیں کرتے حب کیت جب تے اضافت وغیرہ کے سبب سے متحرک ہو وقت
بحرکت یار فصیح ہے خود رفتہ شعرائے اُردو نے استعمال کیا ہے۔ مومن ؎ دوا سوچ
تپ دل نفت تشنگی ہے۔ خبر رکھے مری خود رفتگی سے قلق ؎ نجر انجام ہی جکا وہ
ہے خودرفتگی اپنی۔ چلے تھے ہم کلیسا کی طرف کعبے کو جا نکلے ولے یار خودرفتہ ہو شکوہ ہے
فراموشی مجھے۔ ہم آغوش کرا دسکو لیے ہیں لب خاموش مجھے۔ اور از کے ساتھ بیشتر آیا ہے
ناسخ ؎ لگیا محبوب سے جو آپ سے باہر ہوا۔ ایسی از خودرفتگی کیا ہے ارادہ دور کا۔
آتش ؎ ہے غرور حسن دو روزہ سے از خودرفتہ یار۔ اسقدر بھی نشہ معجون آب و گل نہو
وزیر ؎ لطف از خودرفتگی گر دیکھنا منظور ہو۔ منہ دکھا دو آئینہ آب رواں ہو جائیگا
قلق ؎ کوئی بولی کہ ہے از خود رفتہ۔ کوئی بولی کہ ہے جگر تفتہ۔ امیر ؎ جاتے ہیں منجانب
عالم سے ہم سوے عدم۔ کہدو از خود رفتگی سے ہے ارادہ دور کا۔ تسلیم ؎ از خود رفتہ
تنگدستی رہے خراب نمی فاقہ مستی رہے۔ جلال ؎ آپ سے آپ از خود رفتہ ہوا جاتا
ہوں۔ نہیں معلوم کہ میں آج کسے یاد آیا۔ بہر کیف چونکہ یہ فارسی محاورہ ہے اور فارسی

سلہ مگر یہ جمہور شعرا کے خلاف ہے اور جہاں نظم میں برا معلوم ہوتا ہو جیسا کہ مثال کے شعر میں واقع ہوا ہے
تو احتیاط چاہیے ۱۲ ایضاح سلہ جیون کے بدلے متوسطین نے جوں بحذف یا و ضم جیم استعمال کیا ہے
لیکن متاخرین کے نزدیک دونوں متروک ہیں گر اور معنوں میں متروک نہیں جیسے ع جوں جوں
کٹتی ہے ہجر کی رات ع عمر جوں توں گذر گئی اپنی۔ ایضاح

ہیں از کے ساتھ مستعمل ہے اکثر فصحاے حال بجائے از کے استعمال نہیں کرتے زور بمعنے
عجیب و بسیار ۔ ناسخ ع اب تو ناسخ زور رندلا ابالی ہوگیا ولہ اے فلک زور انقلاب ہوا ہے
فی زماننا متروک ہے سدا بمعنی ہمیشہ اچھے لوگوں میں سے اب کہیں دو ایک استعمال کر
ہیں ورنہ اکثر لوگوں نے وجوباً ترک کر دیا ہے سر پرست اُردو میں مربی کے معنوں میں
بہت مستعمل ہے مگر چونکہ فارسی میں اسکے معنی خادم کے ہیں اسوجہ سے بعضے احتیاطاً رکھتو
ہیں سن بالفتح بمعنی سنہ اسکے عربی یا فارسی ہونے میں تو تامل ہے از احتۃ الاغلاط میں اسکی
تحقیق اچھی طرح لکھی جا چکی ہے البتہ محاورہ اُردو ہونے میں کوئی شک نہیں ہے
سمیت ساتھ کے معنی میں رشک سے آہ سوزاں سے جلا دونگا میں انہار سمیت
باغ ع جنت میں نہ جاؤنگا اگر یار سمیت فی زماننا اکثر فصحا استعمال نہیں کرتے سو کو بعضوں
نے ترک کر دیا ہے مگر میرے نزدیک بعض جگہ یہ لفظ جان فصاحت ہے جیسے جو ہو سو ہو
عادی عادت گیرندہ کے معنی میں استعمال صحیح ہے وزیر ع تیغ ابرو کی زباں عادی
ہوئی بات سیدھی بھی جو کی ٹیڑھی ہوئی نواب مرزا لکھنوی ہمرہ دشمن ہیں جلوہ
کئے آپ عادی ہیں رنڈی بازی کے مگر چونکہ لغتہً اسکے کچھ اور معنی ہیں اسوجہ سے بعض
احتیاطاً رکھتے ہیں جیسے کیونکر کے معنی میں اکثر خواص نے وجوباً ترک کر دیا مگر بجا
اگر بعضوں نے وجوباً ترک کر دیا ہے کھایل چونکہ یہ لفظ قایل ومایل وسایل وغیرہ کے
ایسے اسم فاعل سے ملتا جلتا ہوا تھا شعراے سلف بکسر یا باندھا کیے ناسخ و آتش وغیرہ
بھی انہیں اونہیں کے تبع رہے ۔ لیکن چونکہ کسرہ خلاف قاعدہ تھا کیونکہ یہ لفظ گھ
سے کھاو سے اور یل سے جو فاعلیت کے معنی پیدا کرتا ہے ۔

سلہ اور حضرت خود رفتہ بغیر از کے کلام اساتذہ فارسی میں پایا نہیں جاتا شاید کسی نے استعمال کیا ہو والعلم
عند اللہ ۱۲ الفاظ ۔ سلہ اور مولف کو اور دیب از خود رفتہ اچھا معلوم نہیں ہوتا اور بوجہ ترک کرنے محققین
طرف خود رفتہ کے بغیر از استعمال ہے احتیاط رکھتا ہے لہذا اس لفظ ہی کو ترک کر کے اسکے عوض وارفتہ استعمال
کیا کرتا ہے ۱۲ ایضاح سلہ مگر میرے نزدیک اگر ترکیب فارسی مستعمل ہو تو بمعنی مربی استعمال کرنا چاہیے
ورنہ کچھ مضایقہ نہیں کیونکہ محاورہ اردو میں خادم کے معنے کی بو بھی نہیں پائی جاتی کہ پہلو سے دم بیدا
ہو پس اگر اردو میں نظم کریں تو ترکیب فارسی سے احتیاط رکھیں ۱۲ ایضاح سلہ یہ استاد و جناب
لکھنوی کے اس قول کے ردکی طرف کہ لغات شعراے اردو زبان کے کلام میں مستعمل نہیں پایا کہ سند قرار دیا جاے
سلہ یعنی وہ چیز جسکی عادت کیجاے ۱۲ ایضاح سلہ مگر میرے نزدیک اردو میں جہاں ترکیب فارسی نہو عادی
گیرندہ کچھ مضایقہ نہیں کیونکہ سیکڑوں الفاظ عربیہ و فارسیہ کے معنوں میں اہل زبان ہند نے تصرف کیا ہے تو وہیں گر تصرف
رکھا جاے تو کیا نقصان ہے

جب پہلا جزو ساکن الآخر ہوتا ہے تو یل کے یے مفتوح ہوتی ہے اڑیل سڑیل چھیل بریل
وغیرہ اور لہجے کی یہ حالت تھی کہ جو حضرات اساتذہ کا کلام دیکھا کرتے تھے اونکی زبان
پر وہی بکسر یا چڑھا ہوا تھا مگر جنکو شعر و سخن سے چنداں تعلق نہ تھا اور لکھنو کے خاص
اہل زبان سمجھے جاتے تھے اونکا لہجہ بفتح یا تھا اس سبب سے بعض خواص نے اسکی
اصلاح کی اور کسرے کو فتحے سے بدل دیا۔ اوسی زمانے سے اکثر فصحا گھایل بکسر یا ہی احتیاطاً
لکھتے ہیں مرآۃ الغیب۔ نظم ارجمند۔ گلزار داغ۔ شاہد شوخ طبع۔ کرشمہ گاہ سخن۔ یہ سب
دیوان دیکھ لو دل و مایل کی غزلوں میں گھایل کا قافیہ نہ پاوگے۔ فی زماننا اس لفظ کے اعتبار
سے شعرا کے تین فرقے ہیں ایک اون لوگوں کا فرقہ ہے جنکو اس واقعے سے کچھ خبر ہی
نہیں وہ کسرے کے سوا فتحہ کیا جانیں دوسرا وہ پرانی لکیر کے فقیر عظیم رحیم کے اعتقاد
والے لوگوں کا فرقہ ہے جو اس اصلاح سے ناک بھوں چڑھاتے ہیں تیسرا وہ فرقہ ہے جو
اس تصرف کے مستحسن ہونے کا قائل ہے بحر کیف فتحے کی سند ملاحظہ ہو۔ بحر مرحوم ؎ یہ
دی ہے سنگی تو نے کہ دل لیا ہمیں سے یہی کل سے نہ کہ دھو کر زندگی سے ہاتھ پوچھوں تیرے اچھل
سے ستم کیا کیا نہ ہوگا وس قمر طلعت کی کشتی پر، کہ گرمی چاندنی آب ناز معشوقانہ گھایل سے
بدلہ باغ میرا ہوا برباد جو بادل آئے۔ پتھروں کی ہوئی بوچھار اگر پھل آئے۔ تیرے دیدار
کی حسرت نے چھری پھیری ہے۔ یوں تڑپتے ہوئے ہم آئے کہ گھایل آئے۔ تسلیم لکھنوی
؎ گماں کیونکر نہ ہو خلد بریں کا صحن مقتل پر۔ تصدق ہوتی ہیں حوریں تیرے کھنچتے گھایل پر۔
ولی لکھنوی ؎ تیغ قاتل تری پڑی ہلکی۔ حسرتیں کیوں نہ روئیں گھایل کی۔ اشرف لکھنوی
؎ روح نکلی تن سے جب مشکل ہوئی۔ یوں شب فرقت کی مشکل حل ہوئی۔ دید کی حسرت
تری دل میں رہی تیغ ابرو سے نظر گھایل ہوئی۔ مت بچائے نہ ناسخ ہی سے زمانے میں کم
مستعمل تھا فصحائے حال نے سمجھ کو جو یا تڑکہ کر دیا ہی ہو سمجھ بفتح سین تصرفات سے ہے تو غلط نہیں ہو سکتا فارسی اردو

۱؎ اور اگر پہلا جزو متحرک ہوتا ہے تو اس یے کو ساکن کر دیتے ہیں جیسے گھیرل ۱۲ ایضاح ۲؎ یعنی شیخ امداد علی
بحر مرحوم جو ناسخ مرحوم کے ارشد تلامذہ تھے ۱۲ ایضاح ۳؎ یہ اشارہ ہے جلال لکھنوی کے اس قول کی مدد کی طرف کہ بعض
[illegible] کتب لغت میں [illegible] آیا نہ فارسی اشعار میں قافیہ [illegible] ۱۲ ایضاح ۴؎ محمد خلیل [illegible]
[illegible] میں جسکا مطلع یہ ہے ؎ نوروز خوش و بہار [illegible] بہشت [illegible] یہ شعر کہا ہے ؎ یا ساقی
[illegible] اور ذوق دہلوی نے کہا ہے ؎ ہے یار رو عید محرم سے کم نہیں۔ جام
عید [illegible] سے کم نہیں۔ زیبا ہے [illegible] کیا اشک لالہ گوں۔ اپنی خزاں بہار کے موسم سے کم نہیں ۱۲ ایضاح

دونوں میں آگیا ہے البتہ چونکہ لغتہً کسرہ چاہیے فصحائے حال احتیاط رکھتے ہیں میّت
بفتح یائے مشددہ استعمالاً صحیح ہے نظم اردو میں کئی جگہ تربت ہو غیرہ کے قافیوں میں آگیا ہے
مگر چونکہ قاعدے کے رو سے کسرہ چاہیے فصحائے حال احتیاط رکھتے ہیں نشّا بحرکت دوم
شعرا نے استعمال کیا ہے۔ ذوق دہلوی ؎ رات میخانے میں ساقی جو نشے میں بہکا ؛
خس شیشہ کو لگا کہنے خس جام شراب۔ رند ؎ ئے حسن کی کیا ہو تیغ وہ ترنگیں یہ نشّے رند نے کیا
او تارے تمہارے۔ بعض حضرات جو اسکو بالکل غلط بتاتے ہیں صحیح نہیں یہ اردو کا محاورہ
ہے اور بعض حضرات جو یہ کہتے ہیں کہ جب ترکیب فارسی ہو تو بانحریک ہی فصیح ہے
یہ بھی قابل اعتبار نہیں شیخ صاحب کے زمانے سے لیکر آجتک جتنے نامی شعرا ہوئے
ہیں اونکے کلام کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ فارسی میں اسطرح آیا نہیں ان لوگوں نے
بھی احتیاط کی ہے اور جسطرح فارسی میں مستعمل ہے اوسیطرح یہ لوگ بھی فصیح سمجھتے ہیں لے
بجائے نہ جیسے ع لے کوئی یار ہے نہ کوئی غمگسار ہے۔ اکثر فصحا نے دجو یا ترک کر دیا ہے وصلت
بجائے وصل بعض شعرا نے ترک کر دیا ہے وان۔ یان دہان یہان کی جگہ محض غیر فصیح ہے
اکثر شعرا نے ترک کر دیا ہے جگہا۔ رکھا۔ لکھا بہ تشدید کاف فصیح ٹھہرا ہوا ہے بیچ سمجھے
ببجھے بیچ غنچے کی ایک بیکہ گرانا اور بروزن فعلن استعمال کرنا غیر فصیح ٹھہرا ہوا ہے
جیسے ؎ جی چاہا کہ سیر دشت کیجے ! ہے ابر شراب ناب بیجے سمجھے بتلانا و دکھلانا لام
کے ساتھ بتانا دکھانا کی جگہ غیر فصیح سمجھے جاتے ہیں دلا زاہدا ساقیا وغیرہ بالف ندا جو
بیشتر بکثرت مستعمل تھے اب غیر فصیح ٹھہرے ہوئے ہیں اے دل اے زاہد اے ساقی
استعمال کرنا چاہیے جیسا کہ بعض متقدمین نے علاوہ فاعل لانا درست ہے آتش ؎

۵۵ اور بعضوں نے جو بحرکت حسین استعمال کیا ہے وہ من قبیل شاذ ہے ۱۲ ایضاح ۵۵ مگر میں متفق نہیں کیونکہ وصل
اور وصلت دونوں فصیح معلوم ہوتے ہیں وصلت میں کسی قسم کی خرابی نہیں پھر ترک کرنیکی کیا وجہ ۱۲ ایضاح ۵۵
خصوصاً رشک متقدمین نے تو بالکل ترک کر دیا ہے مولف نے آجتک یہ الفاظ استعمال نہیں کیے البتہ انکا تارک ہے ۱۲ ایضاً
۵۵ پس بہتر اور اوسع بالتشدید ہی استعمال کرنا چاہیے مگر بضرورت تخفیف بھی بتکلف استعمال کر سکتے ہیں کیونکہ اساتذہ سعدی
وغیرہ سے یہ متروک نہیں ۱۲ ایضاح ۵۵ مگر لام کیساتھ بھی استعمال کرتے ہیں چنانچہ مضامین میر مرحوم حضور متروکات کا بہت
خیال تھا لام کیساتھ استعمال کیا ہے اور انکا مصرع ہے ع وگرنہ لطف دکھلانا مضامین گریبا نکا ۱۲ ایضاح ۵۵ مگر کہلانا
لام ہی کیساتھ فصیح ہے اسکی عوض کہانا جیسا کہ بعض حضرات نثر تک میں استعمال کرتے ہیں محض غیر فصیح ہے ۱۲ ایضاح

عشق اوس چاہ زنخداں کا ہوا جسدن سے ؛ میں نے سمجھا کہ لحد میں دل بیتاب اوترا ؛ ولہ بسکہ تھی اُس سے عیاں سینۂ عارف کی صفا ؛ چہرہ یار کو میں نے دل روشن سمجھا ؛ مگر بحذف نے فصیح ہے جیسے میں سمجھا ہم سمجھے **احباب اغیار** یہ دونوں لفظ خود جمع ہیں اسکی جمع احبابوں اغیاروں جو اکثر عوام لکھا کرتے ہیں اور بعض شعرا بھی استعمال کر گئے ہیں فصحای حال جائز نہیں رکھتے ہاں علامت جمع ہے جیسے ع داغہاے عشق روشن ہوگئے ؛ حتی الوسع اس سے احتیاط چاہیے اور فعل وغیرہ سے جمعیت ظاہر کرنا چاہیے جیسے ع میرے داغ عشق روشن ہوگئے ؛ **یاے معروف** آخر کلمہ مشدد استعمال کرنا غیر فصیح ہے جیسے ع کہوں کیا حال بیتابی دل کا ؛ **جان - خون - دین** اس قسم کے فارسی الفاظ جو محاورہ اردو میں باعلان نون ہوجاتے ہیں جب انکی ترکیب بطور فارسی نہیں رہتی تو بعض شاعر باعلان نون ہی استعمال کرتے ہیں چنانچہ منیر مرحوم نے کہا ہے

منیر افسردہ ہوں پابندی عطف و اضافت سے ؛ وگرنہ لطف دکھلاتا مضامین گریبان کا ؛ چونکہ وہ اعلان کے پابند تھے گریباں بغیر عطف و اضافت نہیں لا سکتے تھے کیونکہ نون کا اعلان کرنا پڑتا فصحاے حال اسکا خیال تو رکھتے ہیں اور اعلان بہتر سمجھتے ہیں مگر چونکہ اس قسم کے سیکڑوں الفاظ ہیں اور مشتر اونکے استعمال کی ضرورت پڑتی ہے اعلان کی رعایت سے خواہ مخواہ مضمون کا خون نہیں کرتے چنانچہ یہ اشعار حال کے ہیں - امیر

کھوئے ہوئے جوڑا تجھے ایجان نہیں دیکھا ؛ اس باغ میں سنبل کو پریشاں نہیں دیکھا ؛ تسلیم لکھنوی حسینوں میں ابھی چوری گیا دل ؛ میں کسکا نام لوں اپنی زبان سے ؛ جلال لکھنوی جو سینے سے خود ہی نکل آتا ہے تڑپ کر ؛ اوس دل کا نکلتے ہوے ارماں نہیں دیکھا داغ کیا پوچھتے ہو کون ہے یہ کسکی ہے شہرت ؛ کیا تمنے کبھی داغ کا دیوان نہیں دیکھا ؛

---

۱ اسیطرح اسرار کے بدلے اسرار دل درست نہیں ۱۲ ایضاح ۲ اس قید کا فائدہ یہ ہے کہ جب ترکیب فارسی ہو تو اعلان جیسا کہ کلام ذوق دہلوی میں جا بجا ہے جائز نہیں جب فارسی ترکیب ہو تو فارسیوں کا اتباع ہے اور وہ اس قسم کے الفاظ اعلان کیساتھ نہیں باندھتے اور ایک آدھ جگہ جو انکے کلام میں باعلان پایا جاتا ہے یا تو وہ انکا سہو کاتب ہے یا من قبیل شاذ سمجھو ۱۲ ایضاح ۳ یعنی وہ لوگ جنکو اعلان پر بہت اصرار ہے اور انکے دیوان میں بھی بعض جگہ بنون غنہ مستعمل ہے چنانچہ استادی حضرت شمشاد لکھنوی جنکو متروکات سے نہایت ہی احتیاط ہے اور اعلان کے باب میں بڑی کد رہتی ہے اونکے دیوان خزانۂ خیال میں یہ اشعار موجود ہیں آرزوئے وصل ہے اوس شوخ سے باطل تمام ؛ بوسہ دیگی پری جو ہمکو کسی عنوان نہیں بعد مردن بھی کفن سے ہوگی قید لباس کا جنوں میں کسی حال میں عریاں تجھے ؛ مؤلف بھی وجوب اعلان نون کا پابند نہیں ۱۲ ایضاح

اور جو الفاظ ایسے ہیں کہ رفو مرے ہیں بہ نون غنہ بولے جاتے ہیں اونکا اعلان مکروہ ہے جیسے عریاں ویراں ونداں آشیاں رضواں وغیرہ۔ فارسی لفظ سے واو معروف والف کلمہ آخر کا گرانا شیخ صاحب ہی کے زمانے سے معیوب سمجھا جاتا ہے جیسے ع پہلو میں دل مرا ہی پا سیماب ہے ع آ دا اے یار تیری بھاتی ہے۔ مگر یاے آخر کلمہ فارسی اکثر شعرا نے گرائی ہے۔ مومن سے خنجر تھی آہی یا زبان تھی۔ خنجر سے زیادہ تر رواں تھی۔ ناسخ سے قیس کی قیس جانتے ہیں لیکن۔ وحشی ہوں آدمی کے جنگل کا۔ وله کام خونریزی کا ہے اوس یو بازاری کا۔ جان بیچے سو کرے قصد خریداری کا۔ آتش سے شہر میں قافیہ پیمائی بہت کی آتش۔ اب ارادہ ہے مرا بادیہ پیمائی کا۔ منیر سے کب دل مرا تقریر سے کھٹا نہیں کرتے تم اپنی ترش روئی سے چوکا نہیں کرتے۔ امیر سے رسوائی ہوئی تیری ہی اسے ترک ہیں کیا کیوں لاش ہماری سر بازار نکالی۔ وله حال ہشیاری کا بیداروں سے پوچھو۔ ہم تو غافل رہے غافل گئے غافل آئے۔ البتہ اکثر فصحاے حال نے وجو با ترک کر دیا ہے۔

املاے بعض الفاظ

اژدہام زے اور چھوٹی ہے سے لکھنا غلط ہے اژدحام زای تازی وحاے حطی سے لکھنا چاہیے اکسیر کو اکثیر شے سے لکھنا محض غلط ہے اوس اودھر میں متقدمین برابر واو لکھا کرتے تھے مگر متاخرین کبھی واو کو حذف کر کے الف پر پیش دیا کرتے ہیں مگر میرے نزدیک واو کیساتھ لکھنا اولے ہے برات کو بارات لکھنا صحیح نہیں پاؤں اسکا املا مختلف فیہ ہے دلی والے پانو لکھتے ہیں اور ردیف واو میں لاتے ہیں اور لکھنو والے پاؤں لکھتے ہیں اور ردیف نون میں داخل کرتے ہیں اور بعضے پانوں بھی لکھتے ہیں یعنی الف کے بعد نون لکھتے ہیں۔

۱ اور الفاظ ہندیہ سے اسقاط حروف علت معیوب نہیں مگر بعض شعرا لفظ ہندی سے بھی الف نہیں گراتے اور بعضے لفظ کا کو مستثنے کر لیتے ہیں باقی الفاظ سے نہیں گراتے مگر مجھے سخت تعجب ہے کہ یہ حضرات اسقاط الف سے تو احتیاط کرتے ہیں مگر یے اور واو کو مجہول ہوں یا معروف بے کھٹکے گرا دیتے ہیں اگر نہ گرائیں تو حروف علت میں سے کسی کو نہ گرائیں الف کی تخصیص چہ معنی دارد۔ بہرکیف مولف الفاظ ہندیہ سے حرف علت الف یا واو یا یے گرانا جائز رکھتا ہے۔ ہاں جہاں کہیں انکے گرانے سے نظم میں ثقل پیدا ہو جاتا ہو وہاں گرانا معیوب سمجھتا ہے۔ ایضاً

۲ مولف بھی نہیں گراتا بلکہ مکروہ سمجھتا کہ جہاں کسی نے فارسی لفظ سے حرف گرائی لوگ عیب فاحش سمجھینگے بلکہ غلطی پر محمول کرینگے۔ ایضاً

تپ بخار کے معنوں میں پے سے غلط ہے فارسی میں تب بروزن لب بباے تازی
ہے جہاں ترکیب فارسی ہو وہاں باے تازی سے لکھنا چاہیے تمغہ غلط ہے تمغا چاہیے
توتیا اور تلاطم کو طوطیا اور طلاطم طو سے لکھنا غلط ہے ٹھنڈ کا دال ہندی مخلوط الہا سے
لکھنا صحیح نہیں ٹھنڈا بغیر ہاے مخلوط چاہیے دال ہندی کی ردیف میں آتش نے کہا ہے ؎
بندے سکینگی زمستان میں مجکو ایذا ٹھنڈ کا لپٹ کے سوئے گا وہ گل رہیگی تنہا ٹھنڈ۔ خسرو
خرسند خرم میں واو لکھنا درست نہیں داوات دال کے بعد الف غلط ہے دوات
بروزن نبات صحیح ہے دھوکھا کاف مخلوط الہا کے ساتھ غلط ہے دھوکا بغیر ہاے مخلوط
صحیح ہے ڈانکا عوام نون سے لکھتے ہیں اور سحر مرحوم نے بھی خندان کا افشاں کی زمین
میں یہ شعر لکھا ہے ؎ جلا کر ٹھوکروں سے نقد دل مردوں کے لیتے ہیں ۔ اسحر شہر خموشاں
میں بھی اب پڑنے لگا ڈانکا ۔ مگر ڈاکو میں نون نہونا ڈاکے کے بے نون ہونے پر
دلالت کرتا ہے۔ اسکے علاوہ نون جمہور شعرا کے خلاف ہے واجد علی شاہ کے زمانے
میں اس لفظ کی بحث آپڑی تھی قلق برق قبول طور اسیر ایسے نامی شعرا موجود تھے
سب نے اتفاق کیا کہ اسکو بے نون لکھنا چاہیے ڈوپٹا دال ہندی سے غلط ہے دوپٹا
دال فارسی سے لکھنا چاہیے دوکان واو کے ساتھ غلط ہے دکان بغیر واو مع تشدید کاف صحیح
ہے اور بالتخفیف بھی جائز ہے دونوں کے بدلے دونو بغیر نون صحیح نہیں ذرا بمعنی اندک ذال
سے لکھنا چاہیے نہ زاے ہوز سے سوچ کو متقدمین نون سے لکھا کرتے تھے ایک آدھ
جگہ چونچ کے قافیہ میں بھی نظر سے گذرا ہے مگر فی زمانا اکثر سوچ بغیر نون لکھتے ہیں طیار
کو کوئی طاے حطی سے لکھتا ہے اور کوئی تاے فوقانی سے مگر طو کو ترجیح ہے عاشورہ بہاے مختفیہ
غلط ہے عاشورا الف کے ساتھ چاہیے عندلیب پے سے غلط ہے عندلیب باے

۱؎ مؤید الفضلا میں لکھا ہے کہ تب علتی ست معروف کہ بتازیش حمی خوانند و بپاے فارسی غلط ست
۱۲ ایضاح ۲؎ کیونکہ شعرا نے اسکو بہادوں وغیرہ کے قافیہ کے ساتھ استعمال کیا ہے۔ اور اسکے اخوات یعنی
تینوں چاروں وغیرہ میں بھی نون ہے ۱۲ ایضاح ۳؎ مگر تعجب ہے کہ جناب جلال لکھنوی نے سرمایہ زبان اردو میں
دال کی تغلیط اور زاے ہوز کی تصحیح کی ہے اور وجہ یہ لکھی ہے کہ ذال معجمہ کا وجود فارسی میں بعض محققین کے نزدیک
نہیں ہے تو کلمات ہندیہ میں کیونکر مسلم رکھا جائے میں کہتا ہوں کہ یہ لفظ ہندی الاصل نہیں بلکہ فارسی ہے
اسکی اصل ذرہ ہے راے مشددہ کو مخفف کر کے ہاے مختفیہ کو الف سے بدل دیا ہے فارسی الفاظ میں
تو حروف عربیہ کے ہونے سے کسی کو انکار نہیں ۱۲ ایضاح۔

تازی سے چاہیے عید اضحےٰ غلط ہے عید اضحیٰ چاہیے کھاری کی یے اصلی ہے مذکر اور مؤنث دونوں کے ساتھ لفظاً یکساں مستعمل ہوتا ہے جیسے کھاری کنواں کھاری پانی کھاری شے مگر بعض لوگ غلطی سے مذکر کے ساتھ کھارا استعمال کر جاتے ہیں جیسے کھارا کنواں کھارا پانی گَل کو اکثر حضرات کلہ بلام مخلوط الہا لکھتے ہیں یہ غلط ہے بغیر ہائے مخلوط صحیح ہے کلیجہ بہائے ہوز غلط ہے کلیجا الف سے لکھنا چاہیے گزارش اور گزیر کو زائے ہوز سے لکھنا اولیٰ ہے بلکہ بعضوں کے نزدیک ذال سے لکھنا درست ہی نہیں لاچار غلط ہے ناچار چاہیے۔

نکہت گاف سے غلط ہے کاف تازی سے چاہیے ہَرَج بہ معنی معروف بعضوں کے نزدیک بہائے ہوز و سکون رائے مہملہ غلط ہے حَرَج بجائے حطی و فتح رائے مہملہ چاہیے مگر ہمارے نزدیک ہر دو میں جہاں فارسی ترکیب نہو ہرج کچھ مضائقہ نہیں ہونٹ کے آخر میں متقدمین ہائے مخلوط التلفظ بھی لکھا کرتے تھے اور ناسخ وغیرہ یہ لفظ ردیف ہا میں لائے ہیں مگر فی زمانا بعضے بغیر ہائے مخلوط لکھتے ہیں یونہیں اسکے املا میں اختلاف ہے کہ واو کے بعد نون چاہیے یا نہیں مگر تحقیق یہ ہے کہ لکھنا چاہیے کیونکہ یہ لفظ مرکب ہے پہلا جزو یوں ہے اور لہجہ میں بھی نون باقی رہتا ہے پھر نہ لکھنے کی کوئی وجہ نہیں اور بعض حضرات جو یونہی لکھتے ہیں یعنی آخر میں نون نہیں لکھتے صحیح نہیں۔ ذوق دہلوی ؎ میں ہجر میں مرنے کے قرین ہو ہی چکا تھا٭ تم وقت پہ آپہونچے نہیں ہو ہی چکا تھا٭ جو کچھ کہ ہوا ہے وہ کسطرح نہوتا٭ حکم ازلی ذوق یونہیں ہو ہی چکا تھا٭ داغ دہلوی ؎ زاہد مری تقدیر میں وہ دشمن دین تھا٭ مجبور ہوں اللہ کو منظور یونہیں تھا۔

؎ سخت تعجب ہے کہ جناب جلال نے اپنے لغت میں لکھا ہے کہ اس لفظ کے آخر میں جو بعضے ہائے مخلوط التلفظ بڑھا کر ہونٹھ بولتے ہیں اور لکھتے ہیں مولف بحر دان کے عندیہ میں نادرست ہے میں کہتا ہوں کہ جب ناسخ وغیرہ نے استعمال کیا [illegible] آجتک اہل زبان ہونٹھ بولتے ہیں تو نادرست کیوں ہونے لگا اور سب سے زیادہ تعجب تو یہ ہے کہ پیٹ بیائے مجہول کو بمعنی شکم اور پیٹھ بیائے معروف کو بمعنی پشت لکھا ہے حالانکہ پشت کی ہندی پیٹھ ہے بہائے مخلوط ہے پیٹ بروزن بیٹ کوئی نہیں بولتا ۱۲ ایضاح ؎ کیونکہ لہجہ میں بھی نون ہے اور اساتذہ نے بھی زمین وغیرہ کے قافیہ میں استعمال کیا ہے اور آجتک کسی محقق اہل زبان نے بھی کسی قافیہ میں یونہی استعمال نہیں کیا اور بعض نے لکھا ہے جو خیال ہے کہ کلمہ حصر ہی ہے نہ ہیں یہ محض غلط ہے بھی تمہیں میں بالاتفاق نون ہے ان دونوں لفظوں کا جزو اول ہم اور تم ہے اور لفظ ہی کو کلمہ حصر ہے پس یا تو ہیں کو کلمہ حصر کہیے یا یہ [illegible] جو کلمہ حصر ہے کبھی اوسکے بعد نون زیادہ کر دیتے ہیں ۱۲ ایضاح

تذکیر و تانیث

کئی رسالے اس بحث میں تالیف ہو چکے ہیں ہم اس جگہ ایسے ضروری الفاظ لکھتے ہیں جنسے اکثر لوگ واقف نہیں **آب** چمک کے معنوں میں جیسے آب گہر آب آہن مونث ہے اور بعضوں نے جو مذکر استعمال کیا ہے وہ جمہور شعرا کے خلاف ہے ہاں جہاں پانی کی رعایت رکھی گئی ہو وہاں مذکر بھی استعمال کرنا درست ہے۔ ناسخ ؎ زیادہ آب بقا سے بھی آب تیغ تھا بحر ؎ جبکہ سمجھے زندگی مرنا یہ شمشیر یار ہے اپنے حق میں آب حیوان آب آہن ہو گیا **آتش** مذکر و مونث دونوں طرح بندھا ہے مگر اکثر فصحاے حال مذکر ہی استعمال کرتے ہیں **بلبل** مشترک ہے مگر اکثر فصحا مونث ہی استعمال کرتے ہیں **ترشح** مذکر مونث دونوں طرح بندھا ہے مگر فی زمانہ مذکر ہی مستعمل ہے **تمکین** آتش نے مذکر استعمال کیا ہے ؎ کوہ سے اے نازنین بھاری ترا تمکین ہوا، فصحاے حال مونث استعمال کرتے ہیں۔ داغ ؎ بجا ہے عشق میں سینہ کا صبر میں ہوں، بیقراری آنکھ تمکین کہ رنگ **خراش** بیشتر مذکر ہی مستعمل ہوتا ہے نسیم ؎ یہاں تک اوج جنون میں مجھے کمال ہوا، خراش ناخن دیوانگی ہلال ہوا۔ ولہ خراش زخم سینہ مدتوں کا دور کرتا ہوں، لپٹ جاتا ہوں جب سینے سے زلف مشکبو ہو کر۔ تسلیم ؎ خراش جگر دشمن جان ہوا، غم عشق کا دل پر احسان ہوا۔ مگر اکثر فصحاے حال مونث ہی کے قائل ہیں **طرز** بیشتر مشترک تھا بلکہ مذکر زیادہ فصیح تھا اب مونث فصیح ہے بلکہ اکثر خواص مونث ہی استعمال کرتے ہیں **طوطی** جلال مفید الشعرا میں لکھتے ہیں۔

۱؎ یہ وہ بحث ہے کہ ابتدا سے آجتک جس میں اختلاف چلا آتا ہے حال میں مولف نظم اور رد مجموعہ ابطال کے باب میں شعرا نے لکھنؤ سے استفسار کیا بہت سے نامی شعرا نے انکو مذکر کہا اور بہت سے اہل زبان نے مونث فرمایا بات یہ ہے کہ جو لفظ نظم میں بہت کم مستعمل ہوتا ہے اوسمیں اختلاف ہو ہی جاتا ہے ۱۲ ایضاح ۲؎ جیسے مفید الشعرا و شعاع صفیر و بہار و دستور الصحیح و ارمغان احباب اوسمیں سے مفید الشعرا جناب جلال کی تالیفات سے ہے جسکا نام پہلے کارآمد شعرا تھا یہ رسالہ باعتبار حجم اگرچہ چھوٹا ہے اور سند کے اشعار بھی بہت کم ہیں مگر الفاظ اسمیں سب رسالوں سے کہیں زیادہ ہیں چونکہ اسکا مولف نامی اساتذہ لکھنؤ سے ہے اور زبان حال لکھی ہے اگرچہ بعض جگہ بمقتضاے بشریت فاحش لغزش بھی ہے مگر پھر بھی اسکو ترجیح ہے کیونکہ دوسرے رسالوں کی بنا صرف تتبع پر ہے زبان قدیم و جدید و شاذ وغیرہ کی کیفیت اونسے ظاہر نہیں ہوتی رشحات صفیر میں اسکی کوشش کی گئی ہے مگر وہ بات جو مفید الشعرا میں ہے نہیں اور اگر سند کے اعتبار سے دیکھو تو اونمیں ہر ایک رسالہ قابل قدر ہے بلکہ رشحات کو بعض وجوہ سے سب پر ترجیح ہے ۱۲ ایضاح ۳؎ اور بعضونکی یہ رائے ہے کہ آب گہر کو تو ہر جگہ مونث باندھنا چاہیے اور آب آہن میں اختلاف ہے مگر مونث استعمال کرنا اولے ہے ۱۲ ایضاح

کہ کنایۃً خاص کے مقام پر مذکر ہے جیسے **ف** ہے شیشہ سبز گرم قلقل ؎ طوطی مستو نکا بولتا ہی اور جہان پرندہ معروف مراد ہوتا ہے وہان مؤنث استعمال پاتا ہے۔ بحر **ف** آئینہ ہوتا ہی منہ دیکھکے پانی پانی ؎ طوطیان ہوتی ہیں شکر تری گفتار سفید۔ رشک **ف** طوطی سبزہ خط صاف ہی کہتی ہے ؎ ہیں وہی آئینہ عارض جانان انبک۔ اگرچہ یہ تحقیق جمہور شعرا کے خلاف ہے لکھنو مین بہت ہی کم لوگ مؤنث بولتے ہین اور اشعار مین بیشتر مذکر ہی نبدھا ہی۔ آتش **ف** چلیگا کبک کیا طوطی کریگا کیا سخن سازی ؎ تری رفتار بہتر ہے تری گفتار بہتر ہے۔ وزیر **ف** صاف بندش ایسی دی ہر بیت آئینہ بنی ؎ دیکھتے ہی اوسکو گویا طوطی مضمون ہوا۔ بحر **ف** سحر کی باتین ہین غنچہ سا دہن گل ہوگیا ؎ طوطی روی مخطط صاف بلبل ہوگیا ولہ آگے آئینہ کے طوطی بولتے ہین کسطرح ؎ بھول جاتے ہین ترا منہ دیکھکر تقریر ہم۔ قلق **ف** گر نہو تا حیرتی رنگین بیانی کا تری ؎ طوطی خط ڈھنگ اڑ الیتا لب تقریر کا ولہ نہ گویا ہو سکا طوطی خط سبز ہی ابتک اسی منہ پر ہے دعوے آپکو معجز بیانی کا **قامت** اکثر فصحاے حال مؤنث ہی استعمال کرتے ہین **کف** اکثر فصحاے حال مؤنث ہی باندھتے ہین کفِ پا ہو یا کفِ دست **معراج** ناسخ نے مذکر استعمال کیا ہی ع عزیز دگر ہین معراج ممکن عرش اعظم کا۔ مگر اکثر فصحای حال مؤنث ہی استعمال کرتے ہین **معدن** شیخصاحب کے اس مصرع سے تذکیر ثابت ہوتی ہی ع دیکھنا لعل بدخشان کا ہے معدن آب مین۔ لیکن اور مقام سے تانیث پائی جاتی ہی ناسخ ع ایکدن آجاے گر ہیرے کی معدن زیر پا۔ رشک ع تجکو کہنے کے لیے ہیرے کی معدن چاہیے۔ قلق ع مدفن کو ڈھونڈھیے ہیرے کی معدن نہ پائیگے فی الحال اکثر خواص مؤنث ہی استعمال کرتے ہین **نقاب** مشترک ہے مگر تانیث زیادہ فصیح ہے اکثر خواص مؤنث ہی استعمال کرتے ہین فائدہ کبھی لفظ تذکیر و تانیث مین مبتدا یا خبر کا تابع ہو جاتا ہی۔ نسیم **ف** کم ہین وحشت مین بھی رتبہ مری توقیر کا ؎ پاون میرا بمردمک ہے دیدہ زنجیر کا۔ ناسخ **ف** بحر مین ہر شعاع شمس مجھے ہوگیا ہے خدنگ ہوئے تلمذ رق ع ع قمری ہون سرو باغ علی کبیر کا۔ مگر یہ تبعیت اپنے موقع پر موقوف ہے عموماً جائز نہین فائدہ جب فعل کا فاعل متعدد مرکب ہوتا ہی تو محاورہ لکھنو کے

ف یعنی جہان مشہور ہونے کے معنون مین مستعمل ہو جیسے فلان کا طوطی بولتا ہے یعنی اوسکا ہر طرف شہرہ ہے ۱۲ ایضاح ف یہ تشریح اسلیے ہے کہ بعضون نے کفِ پا اور کفِ دست مین فرق کیا ہی اور ایک کو مذکر اور دوسرے کو مؤنث ٹھرایا ہے ۱۲ ایضاح

موافق وہ فعل تانیث وغیرہ مین اوس اسم کا تابع ہوجاتا ہے جو مصدر کے ساتھ مرکب ہوا ہے اور مصدر کی علامت جو تا ہے اوسمین کچھ تغیر نہین ہوتا[1] جیسے خط لکھنا تھا چند شعر کہنا پڑے قیمت دینا ہوگی منتین کرنا پڑین۔ قلق مرحوم ؎ بت پرستی ہی مین گر عمر بسر کرنا تھی ؛ نام اسلام کیا آپنے بدنام عبث ؛ اور کبھی مصدر کا لحاظ کرکے فعل کو بھی واحد مذکر استعمال کرتے ہین جیسے تمکو بات کرنا نہین آتی کی جگہ تمکو بات کرنا نہین آتا۔ مگر دلی والے فعل اور مصدر دونون کو اوس اسم کا جو مصدر کے ساتھ ملا ہے اور حقیقت مین اوسکا مفعول ہے تابع کرتے ہین اور یون بولتے ہین قیمت دینی ہوگی منتین کرنی پڑین شعراے لکھنؤ نے یہان بہ دہلی کی تقلید کی ہے اور مفعول کی تانیث وتذکیر کا اعتبار کرکے مصدر کی علامت مین تغیر وتبدل کیا ہے۔ ناسخ ؎ میرے زخمون کو اگر ٹانکے لگانے ہین تجھے ؛ پہلے لا جراح ڈورا یار کی تلوار کا۔ بحر ؎ نہ تھی امید دریاے شہادت پیر نکلین گے ؛ خدا کو آبرو رکھنی تھی بیڑا پار ہونا تھا۔ امیر ؎ واماندگی سے جا نسکے کاروان تلک ؛ کھانی تھین ٹھوکرین جو مقدر مین رہ گیے۔ تسلیم ؎ مرے پہلو سے وہ کیونکر نجاتے پاس غیرون کے ؛ کسی جا عید ہونی تھی کہین کہرام ہونا تھا۔

ایطا

عروضیون نے لکھا ہے کہ ایطا تکرار قافیہ لفظاً ومعنیً کو کہتے ہین۔ اگر کھلی تکرار نہو تو خفی ہے ورنہ جلی ہے پہلے کی مثال آب وگلاب ودانا بینا اور دوسرے کی مثال آنکھین نظرین جلا سنا وغیرہ دی ہے اول کو جائز رکھتے ہین اور دوسرے کو ناجائز لکھتے ہین۔ اب مین کہتا ہون کہ اس تعریف ومثال مین کئی خدشات ہین اوّل یہ کہ تعریف مجہول ہے خفا اور عدم خفا کی تحدید نہوئی ایک ہی لفظ مین بعضون کے نزدیک ایطاے خفی ہوسکتا ہے اور بعضون کے نزدیک جلی چنانچہ خندان گریان مین کسی نے ایطاے خفی لکھا ہے اور کسی نے ایطاے جلی ٹھہرایا ہے دوسرے یہ کہ دانا بینا مین ایطاے خفی کہتے ہین جلا سنا نے کیا قصور کیا ہے کہ جلی قرار دیتے ہین تیسرے یہ کہ آب وگلاب کو ایطا مین شامل کرنا ہی عبث ہے اسلیے کہ اختلاف

---

[1] خط لکھنا تھا اس جملہ مین تھا فعل ہے اور خط لکھنا جو مصدر مرکب ہے وہ اوسکا فاعل ہے اسیطرح چند شعر کہنا پڑے مین پڑے فعل اور چند شعر کہنا مصدر مرکب فاعل ہے اور قیمت دینا ہوگی مین قیمت دینا فاعل ہے ہوگی فعل ہے اور منتین کرنا پڑین مین منتین کرنا مصدر مرکب فاعل ہے اور پڑین فعل ہے اور ان جملون مین مبتدا خبر کی بھی ترکیب ہوسکتی ہے یعنی یون کہین کہ خط مبتدا ہے اور لکھنا تھا خبر چند شعر مبتدا کہنا پڑے خبر وقس علیٰ ہذا ۱۲ ایضاح

علمیت سے معنے مختلف ہوگیے چوتھے یہ کہ اگر یہ مثالین صحیح رکھی جائین تو بہت سے
مستند شعرا کے کلام نادرست ہوجاینگے۔ مومن ؎ پہر دل مین مرے لگی ہے آتش؛
نالے سے برس رہی ہے آتش ولہ اور جو یہ راز نہانی نہ کھلا؛ جلتے جی جی مین یہ ارمان رہا۔
ناسخ ؎ جب وادی وحشت مین گذر میرا ہوا ہے؛ ہر ایک بگولا پئے تعظیم اوٹھا ہے۔ آتش ؎
ہستی کو مثل نقش کف پا مٹا چلے؛ عاشق نقاب شاہد مقصود اوٹھا چلے۔ نسیم لکھنوی ؎
آتشکدہ پریون نے بنا کر؛ پھینکا اوسے پھول سا اوٹھا کر۔ سحر ؎ جگناتھ نے آ کے کلمہ
پڑھا مسلمان جنگ فرنگی ہوا۔ بحر ؎ دو بتادہ گلنار دکھلا گیے؛ نئے سر سے پھر آگ بھڑکا گیے
فلق ؎ چوڑیونکو نہ تم بڑھا رکھنا؛ منہدی ہرگز نہ تم اوٹھا رکھنا۔ امیر ؎ تہنیت رعد نے
چلا کے سنائی کیسی؛ ہان مین ہان کوندکے بجلی نے ملائی کیسی۔ تسلیم ؎ دونون کو ہٹ ہے
نئی دیکھیے کیسی ٹھہرے؛ کون ناکام رہے کسکی تمنا نکلے۔ جلال ؎ پہلو مین کسکو بزم مین اوسنے
بٹھا لیا؛ کیون اے اجل ہمین نہ جہان سے اوٹھا لیا۔ داغ دہلوی ؎ سبق ایسا پڑھا دیا
تو نے؛ دل سے سب کچھ بھلا دیا تو نے۔ شمشاد لکھنوی ؎ وہ مرا دل دکھا نہیں سکتے؛
عرش اعظم ہلا نہیں سکتے۔ یہ چند شعر مثال کے لیے انتخاب کیے گیے ورنہ اس قسم کے سیکڑون
شعر اساتذہ کے دیوان مین موجود ہین ان سب پر ایطاے جلی کا عیب لگانا اور قافیہ
نادرست بتانا کیونکر صحیح ہو سکتا ہے قاعدہ جمہور فصحا کے کلام کا تابع ہوتا ہے نہ یہ کہ کلام جمہور
قاعدے کا پابند ہوتا ہے۔ اب مین ایطا اور اوسکی دونون قسمون کی جامع ومانع تعریف
کرتا ہون کہ قافیہ کا بعینہ لفظاً ومعنیً مکرر لانا ایطا ہے اگر ایسے زوائد قافیے ٹھہراے جائین
جو اپنی اصلی حالت پر نہ رہے ہون جیسے رنجور مزدور[1] ناماسا[2] دانا یا الف[3] فاعل یا تاے مصدری
یا شین مصدری ہون جیسے دانا بینا وشجاعت سخاوت وکاوش وسازش یا انکے حذف
کے بعد اکثر[4] مزید علیہ ہم معنی ہوجاتے ہون جیسے ادہر اودہر جدہر کدہر جہان کہان وہان یہان

---

[1] رنجور مزدور مین ور اپنی اصلی حالت پر نہیں رہا واو اصل مین متحرک تہا یہان ساکن ہے ۱۲ ایضاح
[2] ناماسا و اصل مین نامہ ساو تہا ہاے ہوز الف سے بدل گئی ہے ۱۲ ایضاح [3] صرف الف
فاعل ہو یا اوسکے بعد نون بہی ہو جیسے خندان گریان ۱۲ ایضاح [4] اکثر کی قید اسلیے ہے کہ
متحرک الاوسط جو حالت جمع مین ساکن الاوسط ہوجاتے ہین وہ بعد حذف علامت جمع کبہی ہم معنے ہی ہوجاتے
ہین جیسے نظرین بسکون ثانی مگر اکثر ہم معنے رہتے ہین اسیطرح پن کا بہی مزید علیہ کبہی ہم معنے ہوجاتا ہے جیسے
لڑکپن بچپن ۱۲ ایضاح

اس جس کس ان جن کن - یا حرف علت علامت افعال ہندی متصل بحرف اصلی ہون
جیسے سنارہا - سنور ہو - سنے رہے وغیرہ تو ان سب صورتون مین ایطاے خفی ہی ورنہ جلی
ہے جیسے ہنرور - سخنور - ستمگر - فسونگر - عقلمند - دردمند - باغہا - غنچہ ہا - محبوبان - معشوقان -
آنکھین نظر مین جلتے بجھتے وغیرہ - دانا و درد امین ایطا نہین کیونکہ الف زائد تو ہین مگر معنی
مختلف ہین ایک جگہ الف فاعل ہے اور دوسری جگہ الف ندبہ ہی اسیطرح تبان ہڈیان
مین بھی ایطا نہین گو دونون جگہ جمع کے الف و نون ہین مگر ایک جگہ جمع فارسی ہین اور
دوسری جگہ جمع ہندی ہے - قلق مرحوم ؎ زائل نہین ہوئی تب عشق تبان ہنوز ؛
پھکتی ہین سوز غم سے مری ہڈیان ہنوز ؛ اسیطرح ان اشعار مین بھی ایطا نہین - وزیر ؎
مین سراپا مظہر اسم خدا و اللہ ہون ؛ ہمصفیر و اس چمن مین مرغ بسم اللہ ہون - بحر ؎ بحر
درویشی طریقہ ہے رسول اللہ کا ؛ باندھیے تسمہ کمر مین مد بسم اللہ کا ؛ کیونکہ بوجہ اختلاف علمیت
معنی مین تکرار نرہی - جب تمکو ایطا کی دونون قسمون مین اچھی طرح فرق معلوم ہوگیا تو یہ بھی جاننا
چاہیے کہ اکثر فصحاے حال رنجور و مزدور دانا بینا خندان گریان شجاعت سخاوت کاوش
سازش جن کن آن کے ایسے ایطاے خفی کو استعمال کرتے ہین اور ان حروف علت کو
ہندی مین بھی روا رکھتے ہین جنکے بعد حرف وصل و خروج ہون جیسے بلایا سنایا وغیرہ ؛
ایسی علامت فعل ہی جسکے حذف کرنے سے اوس فعل کا صیغہ امر نہو سکے جیسے دکھا بٹھا
انمین سے جب الف حذف کر دینگے دکھ بٹھ رہجاینگے سنا مٹا کے ایسے قافیون سی احتیاط
رکھتے ہین - باقی رہے ادہر اودہر جدہر کدہر مرا ترا وغیرہ کے ایسے قافیے انکو بھی اکثر استعمال
نہین کرتے - اب یہ بھی سمجھ لینا چاہیے کہ اکثر عروض والون نے لکھا ہے کہ غزل اور قصیدہ کے
دوسرے اور تیسرے شعر مین وہی اوپر والا قافیہ مکرر لانا درست نہین مگر یہ قاعدہ نہ فارسی مین
مسلم رہا اور نہ اردو مین حافظ شیراز کی ہار دست ما روت والی غزل اور عرفی وغیرہ کے

؎ تبان اور ہڈیان کے ایسے قافیے سے جسمین ایطا ظاہر ایطا ہو اور دونون قافیون مین نازک فرق ہو احتیاط چاہیے
۱۲ ایضاح ؎ امیر ؎ سنگدل تجکو مرے ساتھ یہ کاوش کب تک ؛ میری سوزش کے لیے غیر سے سازش کب تک
۱۲ ایضاح ؎ جلال لکھنوی ؎ ہوئے ہین عاشق ہی کن گلون کے کہ خود ہی شاکی ہین جن گلون کے ؛ ہین
بے وعدہ ان مین ان گلون کے وفا کی بو اعتبار کا رنگ ۱۲ ایضاح ؎ بلایا اور سنایا مین الف اول اگرچہ
علامت ہے اصلی نہین مگر یہان روی قرار دیا گیا ہے اور یے وصل اور الف آخر خروج ۱۲ ایضاح

قصیدے دیکھو تو ہرگز اس قاعدے کی پابندی نہین کی ہے بہرکیف اردو مین اگر مطلع تکرار جلی سے محفوظ ہے تو لقیہ اشعار مین تکرار کچھ مضائقہ نہین۔ نسیم دہلوی ؎ نہین شکوہ جدا ہے گو کہ ہر پارہ مرے دل کا :: کیا صانع نے دو ٹکڑے ازل سے لفظ قاتل کا۔ وزیر ؎ اشتعال آتش غم سے ہین داغ تن چراغ :: چار دیوار عناصر مین ہین یا روشن چراغ :: رشک ؎ مجھے محروم رکھا فیض تقریر و تبسم سے۔ اسی کا اے لب و دندان جانان شکوہ ہے تمسے :: ان مطلعون کے باقی اشعار کے قوافی قاتل روشن تم واقع ہوے ہین۔

فوائد متفرقہ

فائدہ ہاے مختفیہ کے بعد اگر کوئی حرف معنوی نہو تو اوس ہے کو الف سے بدلنا جائز ہی ناسخ ؎ گھر مرا فرقت مین سونا ہوگیا :: کنج مدفن کا نمونا ہوگیا :: لیکن یہ تبدیل اوسوقت درست ہے کہ فارسی ترکیب نہو ورنہ درست نہین جیسے نوک خامہ سواد نامہ نوک خاما سواد ناما لکھنا غلط ہے ہان اگر ایسا مرکب ہو کہ اوسکے دونون جزو ملکر بمنزلہ کلمۂ واحد ہوگیے ہون تو کچھ مضائقہ نہین جیسے میخانا ہمسایا فائدہ معطوف علیہ یا معطوف اگر لفظ ہندی ہو تو حرف عطف واو لانا درست نہین رات و دن کہنا غلط ہے رات دن یا رات اور دن کہنا چاہیے فائدہ عین کا تقطیع سے گرانا جیسے ع ہم عندلیب ہین گلزار عشق جانان کے ع اب عاجز ہوگیے ہم تجسے اے دل :: سخت عیب سمجھا جاتا ہے فائدہ بعض حضرات اس قسم کی ترکیبونکو غلط تباتے ہین سیکڑون تصویر ہزارون تمنا۔ لاکھ آدمی آیا۔ آنکھون کی پتلی۔ فرماتے ہین کہ سیکڑون ہزارون جمع ہے۔ تصویر تمنا واحد۔ لاکھ معنیً جمع۔ آدمی مفرد۔ آنکھون جمع پتلی مفرد۔ یہ کیونکر صحیح ہوسکتا ہے سیکڑون تصویرین۔ ہزارون تمنائین۔ لاکھ آدمی آئے۔ آنکھونکی پتلیان کہنا چاہیے مگر یہ نہین جانتے کہ تصویر وغیرہ اسم جنس ہے اسکا اطلاق واحد و جمع دونون

؎۱ حرف معنوی جیسے ہین کے ہے تے وغیرہ ۱۲ ایضاح ؎۲ اور اگر اوسکے بعد حرف معنوی رہتا ہے تو اوس ہے کو یے سے بدل دیتے ہین جیسے پروا ایسے شانے سے مگر یہ تبدیل اوسوقت ہے کہ فارسی ترکیب نہو ورنہ قباحت ہے جیسے شعر ہے خلاف قاعدہ ہے سے کو سون کیا تنگی زمانے کو :: کہ نہین جلاہے سر اوٹھانے کو۔ بوجہ اضافت فارسی زمانے کی ہے کی تبدیل درست نہیں ۱۲ ایضاح ؎۳ بلکہ عیب کیا غلطی فاحش سمجھی جاتی ہے مگر میرے نزدیک ہاے معروف کلمہ فارسی کے اسقاط سے اسکا سقوط زیادہ معیوب نہین بلکہ بعد تامل ظاہر ہوتا ہے کہ اسکے گرانے سے فصاحت مین کچھ دہبا نہین لگتا فارسیون نے جابجا عین تقطیع سے گرایا ہے خصوصاً متاخرین کے کلام مین بہت ہے لغت بہار عجم سے بہی اسکا گرانا جائز نکلتا ہے ۱۲ ایضاح

ہوسکتا ہے۔ چونکہ انجمن معنی جمعیت پائی جاتی ہے انکی ترکیبون الفاظ سے درست ہے
اساتذہ کے کلام اس قسم کی ترکیبون سے مالا مال ہین۔ ناسخ ؎ تھی نہ امید رہائی کی
دل ناسخ کو، لاکھ زنجیر ترے گیسو خمدار کی تہی۔ آتش ؎ مشق ناوک افگنی کرتا تھا جب وہ
شمع رو، سیکڑون ہی تودہ خاکستر پروانہ تھا۔ تسلیم لکھنوی ؎ خال و مژگان کے عشق
سے دل مین، سیکڑون داغ لاکھون روزن تھا۔ جلال لکھنوی ؎ نظر آتے نہین
مجکو وہ دس منزل مین رہتے ہین، مری آنکھون کی پتلی مین نگہ مین تل مین رہتے ہین،
مگر اسمین کوئی شک نہین کہ ایسی صورتون مین جمع فصیح ہے **فائدہ** معشوق کو جو رشک
گل و غیرت ماہ وغیرہ سے تعبیر کرتے ہین اور اوس یا وہ وغیرہ نہین لاتے تو کلام بالکل غیر
فصیح ہوجاتا ہے جیسے ع محبت ہوگئی اب رشک گل سے ع جو گھر سے اپنے رشک
ماہ نکلے۔ یون کہنا چاہیے ع محبت ہوگئی اوس رشک گل سے ع جو گھر سے میرا رشک
ماہ نکلے **فائدہ** لفظ ہر کو جمع کے ساتھ اہل زبان استعمال نہین کرتے جیسے ہر علما نے کہا
ہر عالم کہتے ہین۔ بلکہ یون کہنا چاہیے ہر عالم نے کہا ہر عالم کہتا ہے اسمین اکثر باہر والے
لغزش کھا جاتے ہین **فائدہ** لانا جو مصدر متعدی ہے اوسکے مشتقات کے استعمال مین باہر
والے جو اہل زبان یا کامل زباندان نہین اکثر فاحش غلطی کرجاتے ہین اور یون بولتے
ہین مین نے یہ رسالہ لایا ہمنے یہ کتابین لائین حالانکہ یون چاہیے مین یہ رسالہ لایا تم یہ
کتابین لائے۔ اس متعدی کا استعمال فعل لازم کی طرح ہے نہ تو فاعل کے ساتھ لفظ نے
لانا چاہیے اور نہ فعل کو تانیث و تذکیر و وحدت و جمع مین مفعول کا تابع کرنا چاہیے یہان فعل
فاعل کا تابع ہوتا ہے مرد کہے گا مین کتاب لایا عورت کہے گی مین کتاب لائی اس متعدی کا
حال اور افعال متعدیہ کیطرح نہین ہے **فائدہ** معروف و مجہول کا قافیہ کلام اساتذہ
مین بہت آگیا ہے۔ ناسخ ؎ مائل سو سجود یہ تیرے تصور رہے، سر میرا در یار بہت پر غرور ہے
مجکو تو یار سے ہے ہم آغوشی کا خیال، وہ امیر اشتیاق ہین آغوش گور ہے
نسیم دہلوی ؎ سنگ تربت لال ہے میرے تن مغرور کا، پھول کھلاتا نہین گر گر
چراغ گور کا، مگر فی الحال قافیہ معروف و مجہول سے فصحا بہت احتیاط کرتے ہین کیونکہ اس قسم
کے قوافی نہایت ہی بھدے معلوم ہوتے ہین **فائدہ** ردی متحرک ہوجائیگی صورت مین توجیہ
یعنی حرکت ماقبل روی کا اختلاف اگرچہ جائز ہے مگر وہ کہ قافیہ پردہ سے چلے کا قافیہ کھلے

استعمال کر سکتے ہین مگر خلاف فصاحت ہونے مین کچھ شک نہین۔ **فائدہ** ردیف کو تلفظ مین یکسان ہونا چاہیے معنیاً متحد ہو یا نہو دس مین لبس مین کے ساتھ قسمین استعمال کر سکتے ہین کیونکہ مین ردیف ہے ہر جگہ تلفظاً یکسان ہے اور انکے ساتھ تین بفتح میم نہین لا سکتے اسیطرح ایک جگہ سیاہ اور دوسری جگہ سے آہ جیسا کہ ناسخ مرحوم نے کہا ہے ؎ کر دیے خط نے تیرے عارض پر نور سیاہ ٭ ہو گیا مشک کے مانند یہ کافور سیاہ ٭ پاس جو بیٹھ کر پڑھتے تھے غزل وہ گیے دن ٭ اب تو ناسخ کبھی کر آتے ہین ہم دور سے آہ۔ میرے نزدیک عیب سے خالی نہین کیونکہ سیاہ بفتح یا ہے اور دور سے آہ مین یے تقطیع سے گر جاتی ہے اور سیآہ ہو جاتا ہے پس دونون لفظ تلفظاً یکسان نہین رہتے[1] **فائدہ** حرف مکتوبی کا قافیہ اوس غیر مکتوبی کے ساتھ جو تلفظ مین ہو درست نہین جیسے عاشق کا قافیہ دل و عاشق [illegible] وطن کا قافیہ پیار وطن جائز نہین شعرا نے اس قسم کے تقفیہ سے بہت احتیاط کی ہے مگر بہت تعجب ہے کہ بعض الفاظ مین کچھ ایسا دہوکا کھایے کہ تقفیہ مذکورہ استعمال کر نیکو کر بیٹھے مگر خبر تک نہوئی کہ کیا کہ گیے آجتک لوگ اس قسم کے قوافی استعمال کرتے ہین اور جانتے ہین کہ ہمارا کلام تقفیہ مکتوبی و غیر مکتوبی سے پاک ہے مثال کے لیے ایک شعر لکھا جاتا ہے۔ ناسخ ؎ آسمان کی کیا ہے طاقت جو چھڑائے لکھنو ٭ لکھنو مجھپر فدا ہے مین فدائے لکھنو۔ ظاہر ہے کہ چھڑائے مین الف کے بعد ہمزہ اور ہمزہ کے بعد یے ہے۔ اور فدائے مین الف کے بعد

---

[1] اور ناسخ مرحوم نے اسوجہ سے اسکا قافیہ باندھا ہے کہ جس لفظ کے شروع مین الف ہو اوسکے ساتھ ما قبل آخر کو متحرک کرکے اور اوس الف کو گرا کے ملا سکتے ہین جیسے کر آہ بروزن مفعول کو کرہ بروزن فعول پڑھ سکتے ہین پس سے آہ مین بھی یاے ساکنہ کو متحرک کرکے الف کے ساتھ وصل کر سکتے ہین ایسی حالت مین اسکا لہجہ سیاہ کی طرح ہو جاتا ہے مگر یہ تکلف سے خالی نہین جو شخص بلا تکلف بولے گا وہ سے آہ باسقاط یا کہے گا اور کرہ مین کچھ تکلف نہین دوسرے سے آہ کی یے کو متحرک کرنا اور الف کے ساتھ ملا کے سیاہ پڑھنا فصاحت کے بھی خلاف ہے کما لا یخفی علی من لہ ذوق سلیم و فہم مستقیم ۱۲ الیضاح

[2] مگر نون اصلی کے ساتھ نون تنوین قافیہ مین بعض جگہ آگیا ہے رشک ؎ یار من بن کے بگڑ جاتا ہے ٭ کام بن بن کے بگڑ جاتا ہے ٭ یہ تو نادر ہے کہ بوسون کا کہیل او [illegible] بگڑ جاتا ہے۔ استادی حضرت تسلیم لکھنوی ؎ قید اپنا وہ آپ پر فن تھا ٭ حلقۂ زلف طوق گردن تھا ٭ عذر مانع نہ تھا کوئی تسلیم ٭ ترک شعر و سخن یہ قصدا تہا ٭ مطلب یہ ہے کہ اگرچہ اس قسم کا تقفیہ بھی فی الجملہ معیوب ہے مگر شعرا نے استعمال کیا ہے مگر اس تنوین کے سوا کوئی اور لفظ جو مکتوبی ہو قافیہ لفظ مکتوبی واقع نہین ہوا اور اگر شعرا سے پوچھا جائے کہ مقوار و چمن کا قافیہ بہار چمن و امثال ذلک درست ہے یا نہین تو بالاتفاق یہی کہین گے کہ ہرگز درست نہین خاتم ۱۲ الیضاح

صرف ایک یے ہی جسکو بوجہ اضافت کسرہ ہے اور کسرہ کی وجہ سے وہ یے لہجہ مین ہمزہ
سے بدلگئی ہی اور اوس کسرہ کا اشباع کیا گیا ہی جس سے دوسری یے صرف تلفظ مین پیدا ہوگئی
ہی اوسکو کتابت سے کچھ علاقہ نہین پس جسطرح سنوارے چمن سارے چمن کا قافیہ بہار چمن درست
نہین اوسیطرح چھوڑائے لکھنو کا قافیہ فدائے لکھنو ازروی انتظام شاعری درست نہین ہو سکتا
فائدہ متلاشی بمعنی تلاش کنندہ مرغن بمعنی روغن دار ایسی قسم کے دوسرے الفاظ جنکا مادہ
عربی نہین مگر اونکا اشتقاق بطور عربی ہوا ہی اور عام طور پر بولے جاتے ہین اونکا استعمال میرے نزدیک
کچھ مضائقہ نہین فائدہ ہندی لفظ کی اضافت یا کوئی اور ترکیب بطور فارسی جیسے تلوار
زید قطرۂ آنسو ہرگز درست نہین اسکو یون کہنا چاہیے زید کی تلوار آنسو کا قطرہ اسیطرح
متہند یعنی وہ لفظ جو عربی یا فارسی ہو اور اوسمین ہندوالون نے لفظاً یا معنیً تصرف کیا ہو اوسکو
بھی فصحا ترکیب فارسی جائز نہین رکھتے مگر یہ قاعدہ اون نہین الفاظ مین ہی جنکی فارسی
مشہور ہو اگر فارسی ہی نہو یا ہو مگر مشہور نہو تو اوسکو مفرس قرار دیکر ترکیب فارسی استعمال
کرسکتے ہین اساتذہ کے کلام مین جابجا ایسی ترکیبین پائی جاتی ہین۔ ناسخ ؎ ہاتف بگفت
مصرع سال بنای آن ؎ باب امام باڑہ سلطان خاص و عام ؎ امام باڑے کا ہندی لفظ
ہونا اوسی ہندی کیوجہ سے ظاہر ہے پھر بھی ترکیب فارسی مستعمل ہوا۔ آتش ؎ کسکی محرم
آب روان وہ یاد آئی ہی حباب کے جو برابر کبھی حباب آیا۔ محرم جن معنون مین یہان مستعمل ہوا
ہی متہند ہے اور ترکیب فارسی موجود فائدہ جو شخص مرگیا ہی اوسکے نام کے ساتھ لفظ صاحب
معیوب سمجھا جاتا ہی لقب کیساتھ کچھ مضائقہ نہین جیسے شیخ صاحب یعنی ناسخ مرحوم خواجہ
صاحب یعنی آتش مغفور فائدہ ہمزہ کو اکثر لوگون نے بے عمد دلکھدے

لہ مین ذاس شبہہ کو نامی شعرای حال کیخدمتمین پیش کیا بعضون نے تو صاف اقرار کر دیا کہ بیشک یہ شبہہ بہت صحیح ہی اور بعضون
نے یہ جواب دیا کہ فدای مکسور الآخر نہین بلکہ ساکن الآخر ہی وزن کی رعایت سے یے کی پہلے ہمزہ بڑہا دیا ہی مین کہتا ہون اولاً کسرہ
اضافت کیا ہوا ثانیاً ہمزہ کی یہ وجہ قابل قبول نہین بلکہ بات یہ ہی کہ جو یے مکسور ہوتی ہی اوسکو لہجہ مین ہمزہ سے بدل دیتے
ہین جیسے فرمایش آزمایش وغیرہ بس فدای کی یے کو بوجہ اضافت کسرہ دیا یای مکسور ہمزہ سے بدلگئی اور اشباع
کیوجہ سے تلفظ مین ایک دوسری یای ساکنہ پیدا ہوگئی ہی اور بعضون نے یہ کہا کہ جو یای ساکنہ بوجہ اشباع پیدا ہوئی ہی
وہ بھی مکتوبی ہی مین کہتا ہون کہ اولاً وہ یا جو اشباع کسرہ اضافت سے پیدا ہوتی ہی اوسکو لکھتے نہین ثانیاً مورخین نے ایک
ہی یے کے عدد لیے ہین اور بعضون نے یہ جواب دیا کہ فدای کیطرح جڑہای بھی مکسور الآخر ہے اسمین بھی الف کے بعد
صرف ایک یے ہے جسکو کسرہ ہی اور اوس کسرہ کا اشباع کیا گیا ہی دفیہ مافیہ ۱۲ الیضاح

اور مین بھی پہلے اوبنین کا ہمخیال تھا مگر تحقیق و تتبع سے ثابت ہوتا ہی کہ ہمزہ اگر مستقل طور پر ہو یعنی کسی حرف پر نہو[ف١] جیسے عطاء اللہ ضیاء اللہ تو اوسکا ایک عدد[ف٢] لینا چاہئیے فائدہ جو ہمزہ جو تے دراز[ف٣] لکھی جاے جیسے رحمت وغیرہ اوسکے چار سیکڑے لینا چاہئیں اور جو تے گول یا شاشتہ لکھی جاے جیسے زبدۃ العلما ہدیۃ الشعرا تو اوسکے پانچ ہی عدد لینا چاہئیں فائدہ آئے جائے بہ وزن فعلن کا املا دو طرح مروج ہی ایک یہ کہ جسطرح او جاؤ مین واو پر ہمزہ لکھتے ہین اوسیطرح آئے وغیرہ مین ایک یے لکھکر اوسکے اوپر ہمزہ[ف٤] لکھہ دیتے ہین ایسی حالت مین صرف ایک یے کے عدد لینا چاہیے مورخین ہند نے جا بجا ایسے الفاظ مین ایک ہی یے کے عدد لیے ہین اور دوسری صورت یہ ہے کہ دو یائین لکھکر پہلی یے پر ہمزہ لکھدین فی الحال اکثر اسکا املا دو یاؤن سے دیکھا جاتا ہی ایسی حالت مین دو یاؤن کے بیس عدد لینا چاہیے کیونکہ تاریخ کی بنا کتابت[ف٥] پر ہے ۔ تمام شد

ف١ کسی حرف کے اوپر ہونے کی مثال آؤ پاؤ وغیرہ ہی کہ واو پر ہمزہ لکھا جاتا ہی ١٢ ایضاح ف٢ ہمزہ کے عدد کی بحث مولف نے تذکرہ یادگار وطن مین نہایت بسط کے ساتھ لکھی ہی فمن شاء التحقیق فلیرجع الیہا ١٢ ایضاح ف٣ تاے مدورہ و طویلہ کی بحث اگرچہ ازاحۃ الاغلاط وغیرہ مین مولف نے لکھی ہی مگر تذکرہ یادگار وطن مین اس بحث کو ایسے محققانہ طور پر مع ماله وما علیه لکھا ہی جو قابل دید ہی فمن شاء التحقیق فلیرجع الیہا ١٢ ایضاح ف٤ عجب نہین کہ کسیکو شبہہ پیدا ہو کہ جب جائے آئے مین ایک یے لکھنا اور اوسپر ہمزہ بڑہانا جائز ہوا تو پہر اوسکا قافیہ فدائے کیونکر درست ہوگا اسمین بھی تو ایک یے ہی جسپر ہمزہ ہی جب آئے اور فدائے کی کتابت اور تلفظ یکسان ہی تو انکا تقفیہ بھی درست ہوگا اب مین کہتا ہون کہ غالبًا لوگون کو یہی دہوکا ہوا کہ ایسے قوافی استعمال کیے مگر بات یہ ہی کہ آئے جائے مین الف کے بعد مین ہمزہ ہی اور ہمزہ کے بعد یاے ساکنہ ہی اور فدائے مین الف کے بعد صرف ایک حرف یے ہی جو لیے مین ہمزہ سے بدلگئی ہی وہان یاے مکتوبی خروج ہی اور یہان وصل کتابت مین یہان خروج کا نام نہین ١٢ ایضاح

ف٥ یہ قاعدہ مسلمات سے ہی کہ تاریخ کی بنا کتابت پر ہی جو حرف مکتوبی ہوگا گو وہ پڑہا نہ جائے جیسے خود و خوش کے واو اوسکے عدد محسوب ہونگے اور جو حرف کتابت مین نہوگا گو ملفوظ ہو جیسے خرم اور ذرہ کی ایک رے اوسکے اعداد لیے نجائینگے ۔ اس قاعدے پر شبہہ وارد ہوتا ہی کہ ہوتی جیسے پر الف بھی لکھا جاتا ہی اس قاعدے سے لازم آتا ہی کہ الف اور یے دونون کے عدد دیے جائین حالانکہ الف محسوب نہین اسکا جواب یہ ہے کہ مکتوبی سے وہ حرف مکتوبی مراد ہی جو مستقل ہو کسی حرف کے اوپر یا نیچے نہو چونکہ الف عیسے وغیرہ مین ی پر لکھا جاتا ہی محسوب نہین ہوتا اور اسیوجہ سے الف ممدودہ کا پہلا الف جو بشکل مد لکھا جاتا ہی یا نون قطنی جو نیچے لکھا جاتا ہی اوسکے اعداد محسوب نہین ہوتے ١٢ ایضاح شرح اصلاح

ازاحة الاغلاط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

[illegible] دانستنی ست که غلط بر دو گونه باشد اول غلط عام و آن اینکه همه دانان با اینکه از چگونگی الفاظ ماهر باشند دران تصرفی کنند همچون کافر که بکسر فاست و با دلبر و خنجر قافیه آرند و این قسم معیوب و مذموم نیست دوم غلط عوام و آن خلاف قسم اول بود همچون تالاش بر وزن تماشا که محاوره ناواقفان ست پس کسانیکه غلط العام فصیح را در جواز غلط عوام آرند فرقی در هر دو قسم نه انگارند و از بیخبری غلط العام و غلط العوام را متحد المعنی پندارند و مخفی مباد که آنچه در عرف عوام مشهور هست که جهت ضرورت شعریه تغییر لفظ از هیئت اصلیه جائز باشد اعتبار را نشاید آورده اند که یکی از ظریفان چراغ بتشدید را استعمال کرده چون طعنه کردند گفت چو در شعر گفتن ضرورت بود تشدید چرا نه جائز شود دانایان از تشدید بی تشدید چراغ خنده در خنده زدند درین باب نقلی دیگر یعنی شعر گفتن چه ضرور مشهور است بالجمله قدما جائیکه خواستند ضرورت شعریه را روا داشتند جمهور متاخرین بر آنند که قبحان را نمیرسد که لفظی خلاف لغت و لهجه و استعمال فصحا بکار آرند آری در اعلام و جائیکه در تقطیع نگنجد روا ضرورت باشد مضائقه ندارد و بدانکه تغلیط الفاظ باعتبار همان معنی ست که درین کتاب نوشته شد و ترا ممکن که بمعنی دیگر صحیح باشد و نیز تخطیه باعتبار عربیت فارسیت بود اگر جائی از الفاظ مغلطه موافق محاوره اهل زبان هندیانی متصرف فیه هندیان پنداری فصل الف - آتش - آنچه جمعی از فرهنگ نگاران تغلیط فتحه تا کرده اند و نوشته اند که بکسر تا ست و با دانش وغیره قافیه شده است درین شکی نیست که تخطیه ایشان محض بیجاست اگر در کلام پارسیان تفحص کنی صد بیت که آتش را با غش و دلکش یا بی آدم بر نکه اکثری را در صحت کسره آن کلام ست دیگران یکسو میرزا غالب که در فارسی ید طولی داشت می نگارد که قافیه آتش با دانش اتو عافیت ندیرید بعض اجله عصر و نیز دیگران درین باب تبعیت میرزا کرده اند گویم که منشای آن عدم تفحص باشد نظامی گوید همه کار شان شر و آتشگری ، نگشته شبی گرد چارلشگری ، ملا ابهری خراسانی در قطعه این بیت نوشته - پیوند نگسستنی ست با عشق ، چون کسره حرف تای آتش ، پیداست که این شعر ناطق ست بر کسره تای فوقانی اکنون کسی را مجال انکار کسره نماند اما حق تحقیق آنست که کسره تا از عالم است آن و بسکون رای مهمله غلط آسیاه کرده از مهمله المضعفه و فرهنگ جهانگیری و فرهنگ رشیدی و برهان قاطع و بفتح

رای مهمله خطاست فیضی فیاضی گوید - چون دید که آزُ دگشت اجساد، آن آزرو دید چو خاک برباد، آزرد آزن
بفتح زای معجمه نه بضم آن چه مخفف آزاردن ست نظامی گوید - دران یکسال کو فرماندهی کرد، نه مرغی
بلکه موری را نیازرد، و در مؤید الفضلا نگاشته که عوام که بزای مضمومه خوانند غلط محض ست آستر بالف
ممدوده ضد ابره شیخ شیراز گوید - شنیدم که فرماندهی دادگر، قبا داشتی هر دو رو آستر، و استر بتخفیف
مسموع نیست ندانم که درکلام فارسیان آمده یا نه جائیکه دیده ام آستر بالمد دیده ام بلکه صاحب غیاث
اللغات تخطیه استر بالف مقصوره کرده و از غرائب اینکه بعض اجله عصر باستناد این شعر خاقانی - زینسان
همه ساکنانش منکر، چون آب بره چو آتش استر، تغلیط قول صاحب غیاث کرده یا رب کاتبان
چنانکه نوشته اند میخوانند و مغید مدعا میدانند درینمقام ابره را چه نسبت ست و استر را چه ضرورت سخن
کوتاه مصرع ثانی بدین نهج ست ع چون آب تر و چو آتش ابتر، هر کس گفتار مرا باور ندارد در نسخ
تحفة العراقین ملاحظه کند ابریشم بضم شین معجمه از برهان قاطع وغیره بفتح آن خطاست نظامی
گوید - بسا مرغ را کز چمن گم کنند، قفس عاج و دام از بریشم کنند، و قافیه آن با معلم بفتح لام که درین شعر
ظهوری یزدی واقع شده - توان صوف سخن را بافت معلم، که ابریشم خیاه اش نبود بریشم، از عالم
اختلاف توجیه شمرده اند اجنه جمع جنین ست بمعنی بچه که در شکم مادر باشد نه جمع جن چنانکه عوام دانند
فی الصحاح الجنین الولد ما دام فی البطن والجمع الاجنة و در منتخب اللغات نوشته که عوام اجنه را در جمع جن استعمال
کنند و آن غلطست اُحُد بضمتین نام کوهی بمدینه طیبه از صراح و منتخب اللغات و منتهی الارب بفتح ثانی چنانکه
شهرت دارد خطاست اخوان بالکسر و بالضم بر وزن فعلان جمع اخ از صحاح و قاموس و مصباح منیر
و تاج اللغات وغیره و عوام که بالفتح خوانند و جمع بر وزن افعال دانند خطاست ادعیه به تخفیف
تحتانی ست نه بتشدید آن چه این جمع قلت ست بر وزن افعلة ارجمند بسکون جیم مرکب ست از کلمه
ارج که بمعنی قدر و مرتبه باشد و از کلمه مند که بمعنی صاحب آید از فرهنگ جهانگیری وغیره و در کشف اللغات
نوشته که بضم جیم غلطست چه در مرکبات اظهار حرکت حرف آخر کلمه اول نشاید ارقام انچه هندیان بمعنی
نوشتن نگارند و این را مصدر از باب افعال انگارند بعض اجله عصر نوشته که در کتب لغات یافته
نمی شود و درین داوری فقیر هم با ایشان همزبان ام هر چند در صحاح جوهری و صراح و قاموس و
تاج المصادر بیهقی و مصباح منیر و منتخب اللغات و منتهی الارب و تاج اللغات و کتب دیگر تفحص کردم
نیافتم اما در استعمال فارسیان نه مرا اقرار ست نه انکار ارم از اوهام بعض خواص ست که ارم باغ
شداد را نامند و بمعنی بهشت درست نیست گویم که بمعنی بهشت هم استعمال کرده اند مولانا جامی در

دیوان غیر منقوط گوید — داور داده وصالی چو ارم ٭ کلو رم مهر دا سرو ارم ولد حرسل عصر رسول الله
آمده سرور صدر ورع ٭ ولد دره اسلام هم گو آمده ٭ کرد کار داور داده جو ارم ٭ و انده حاصل زرای عو
دعای حطی است ٭ از دو حاصل شیرازی تر لیمه دو دا کی زلید به این مصدر عربیست و در عربی زرای معجمه بجای
و داده اش زحم بجای صحیح گشت نه بهای هو است ٭ ازرق بتقدیم زای معجمه بهای مهمله کبود چشم و بالکسر
خطاست هم باده اش ازرق بمعنی گربه چشم شدن بتقدیم زای معجمه است ٭ اسرار جمع سر بالفتح و بالکسر
خطاست اصطبل بالکسر و سکون با مکان بستن اسپان از صراح و قاموس و تاج اللغات و منتهی
الارب و بفتح اول یا بحرکت با چنانکه شهرت دارد خطاست فیضی فیاضی گوید ٭ انکه نشناخت سوی اصطبل
بر عقل گهر شناس دطبل ٭ قاآنی گوید ٭ گه بنعت با صطبل و گهی گشت نمد پوش ٭ گاهی ز قضا شکوه و
گاهی ز قدر کرد ٭ و له عدوی هر یکی زین پنج تن را تا ابد باد ٭ مکان در گلخن و اصطبل و قید و منقل و زندان
ناخدای شیرازی گوید ٭ ز اصطبل و ز خرگاه و ز نوبت ٭ ز منجوق و صلیج و طبل و رایت ٭ اعجوبه بضم همزه
و سکون عین بمعنی عجیبه از قاموس و غیره بدانکه این لفظ بهمزه در کلام اساتذه بکثرت آمده و بدون
همزه اگرچه بعض محققین تخطیه اش کرده هم به ندرت دیده شد مثال اول جامی گوید ٭ زهد گرچه
هزار اعجوبه سازی ٭ نه خند طبع کودک جز ببازی ٭ میر شمس الدین فقیر در مثنوی واله و سلطان گوید
اعجوبه عالم خیال است ٭ آئینه طلعت کمال است ٭ مثال ثانی محسن تاثیر گوید ٭ ای شیخ شهر با که
توان این عجوبه گفت ٭ بی پرده گشت راز نهان از ردای تو ٭ چون اینهمه دانستی بدانکه اگر عجوبه بحذف
همزه خوانند عین را حرکت ضمه دهند نه فتحه ٭ اعرابی بالفتح منسوب باعراب که تازیان بیابان باشند
را گویند از صراح و غیره و بالکسر خطاست اقربا بکسر رای مهمله جمع قریب و بضم آن که بالسنه جاریست
از صحت عاریست اقلیم بالکسر بخشی از هفت بخش زمین از تاج اللغات و منتخب اللغات و کشف اللغات
و خیابان و غیره و بالفتح درست نیست اکسیر بالکسر کیمیا از قاموس و بهار عجم و هفت قلزم و بالفتح خطاست
و این لفظ صحیح بسین است کسانیکه اکثر بتای مثلثه نویسند خطای فاحش کنند الا نه نقطی است که اکثر
ملایان مکتب نویسند همچون ما علمته ام یدیهو الا بصیره و همو این غلط محض است چه بعد الا ایراد حرف
نفی معنی ندارد بجای الا نه حرف الا نوشتنی است الحال بالفتح مرکب است از الف و لام و کلمه
حال و بکسر همزه و محاوره و جهال است الف لیله بسکون ثانی نام کتابی است مشهور عوام که بحرکت
آن خوانند غلط کنند انگاشتن بکاف فارسی تصور کردن و بنیاد اشتن از فرهنگ جهانگیری و غیره
قاطع و بکاف تازی که مشهور است از صحت دور است فصل بای تازی — باطل بکسر ثالث و ضم

آن چنانکه در فرهنگها ست اما بعض اجلهٔ عصر نوشته که از کلام اساتذه بواو ضم تحقیق نیست چه جامی
باگل ولاله امثال آن نامده وصاحب بهار عجم که باسته لال جواز ضم آن این هر دو شعر آورده ظهوری
در دکن آن چشم پیدا شود باج خواه ساحران بابل ست سلیم در ره عشق دلی از سحر
وفسون غافل مباش بخیانه هر موراین صحرای چاه بابل ست بجوابش نوشته که ثبوت ما عاید ت چه
وقت تحریک وی اختلاف ماقبلش جائز داشته اند گویم بغیر اتصال ردی هم بابل با گل وغیره
نه آورده اند شیخ شیراز گوید چه کند بنده که بر جور تحمل نکند دل اگر تنگ شود مهر تبدل نکند سحر گویند
حرام ست درین عهد ولیکن چشمت آن کند که هاروت ببابل نکند فیضی فیاضی گوید ... نبند
شوق درین سلسله هاروت توئی بچاه بابل ... که در قصیده که مطلعش اینست ای زلف
عبیده تراز خطا ترسل بر دامن زلف تو مرا دست توسل این شعر نوشته هاروت بعزم تو از
معتقلم آید پران بسوی عرش چه از چه بابل ناخدای شیرازی گوید دو چشم سحر سازش از قطاول خ
فگنده جامه در چاه بابل بانچه بابل بضم بای ثانیه هم مستعمل شعرا است و این سخن دیگرست که
کسره از ضمه افصح باشد بازرگان بفتح زای معجمه مخفف بازارگانست و بضم آن انچه سوقیان ...
زای مخفف بمعنی مفتوح هست نه مضموم بالکت بمعنی وجب هندیست نه فارسی بدخشان بفتح اول و
ثانی نام ولایتی ست معروف که لعل ازان منسوب ست از کشف اللغات و برهان قاطع و بضم ثانی
خطاست بیرون بکسر باست و بضمتین چنانکه در عوام شهرت دارد یا انچه در بعض فرهنگها نوشته
خطاست چه این مخفف بیرونست که بکسر باست بز بالضم جانوریست که در هندی بکرا گویند و
در عربی معز نامند و انچه بز را مخصوص بمعنی معز نر و گوسپند را بمعنی معز ماده دانند محض خطاست چه بز
ست از آنکه نر باشد یا ماده گوسپند اسم جنس ... شامل ست بز و میش را نر باشد یا ماده چنانکه در عربی
وشاة غنم شامل ست معز و ضان را جوز جبهر بضمتین و سکون راء مهمله و فتح جیم عربی و کسر جیم
و سکون هاء هوز نام دریای شیروان از هفت قلزم وغیره و در عوام که بجیم فارسی و حرکت ها
محض خطاست بسفایج بالفتح نام دوائی ست معروف از منتخب و منتهی الارب برهان قاطع و
هفت قلزم و بالکسر خطاست بشارت بهر سه حرکات بای موحده مژده بکذا فی منتهی الارب
فی شمس العلوم فیما ثلاث لغات فتح الباء وضمها و کسرها لیکن انچه صاحب غیاث اللغات و
و دیگران نوشته اند که بالفتح خطاست منشای آن کم اتفاقی و عدم تحقیق باشد بضاعت
بالکسر سرمایه تجارت از صراح و منتخب مصباح منیر و تاج اللغات و منتهی الارب موید الفضلا و ...

درست نیست بغداد بالفتح نام شهریست از عراق عرب اصل باغ داد بود بجهت آنکه پیش ازین
باغی بود که نوشیروان عادل هر هفته یکبار دران باغ بار عام دادی و بداد مظلومان رسیدی لهذا باین اسم شهرت
استعمال یافت اقتباس از کشف اللغات و برهان قاطع و هفت قلزم وغیره و بعضی از محققین نوشته اند که عرب
است از بغ بالفتح که نام بتی است و کلمه داد بمعنی عطیه بغ وجه تسمیه اش اینکه سالی قوم مشرقی که عبادت
آن بت میکردند غلامی نزد کسری هدیه فرستادند پادشاه آن غلام را عطیه بغ فرمود گفتند بغ داد یعنی این
ملک داده بغ است پس آن ملک باین اسم مسمی شد بالجمله عوام که بضم اول گویند غلط محض است بلکه
بالفتح و دغیر گی از صحاح و صراح و قاموس و تاج اللغات و مصباح منیر و منتخب اللغات و منتهی الارب
کشف اللغات و بالکسر درست نیست بلخ بسکون ثانی نام شهریست از فرهنگ جهانگیری وغیره
و بفتحتین خطاست سعدی شیرازی گوید شعر نشنیدی حدیث خواجه بلخ ٭ مرگ بهتر ز زندگانی تلخ ٭ آنکه آنی
گوید شعر گر نماید انوری را تجربه اوباش بلخ ٭ تیره رای روشنش را چون شب تاریک کند ٭ بوقلمون
در اصل بفتح قاف و لام است و بسکون ثانی هم استعمال کرده اند ناصر خسرو گوید شعر از گلاب و مشک
بهرش سازی آب و خاک خشت ٭ هم زجوهر چندان آنرا دو سه بوقلمون کنی ٭ منوچهری گوید شعر قرآن
شیخ درین هنگام بیجا نوحه خوان ٭ و جهای بوقلمون نماید ٭ بهتر ترکیب [illegible] که برای تفصیل آید از
تجربة الامانی وغیره و جوهر که از تحقیق بهره ندارند این لفظ را یک کلمه انگاشته و تعجب است از بعض مولفین
که با تخلف بشر نگاشته بی پیر نیز رای هند جا این کلمه در صفت معشوق وغیره بترکیب فارسی استعمال
کرده اند سالی چند میگذرد که خواص تفحص این لفظ کردند چون در کتب لغات و کلام شعرای عجم نیافتند
گمان بردند که این لفظ هندیست تعلیم یافتگان خود را منع کردند که نشاید که این لفظ بترکیب فارسی استعمال
یابد هر چند بعد از آن به تفحص بسیار همین شعر در کلیات میرزا جلال اسیر یافته شد شعر طفل مجوسی کرد
تسخیر آئینه تو بیمروت سنگدل بی رحم بی پیر آئینه ٭ تا اینکه ازین واقعه خبر داشتند و مثال گوش
گذار شد و هنوز در فارسیت آن تامل دارند آخرم برین که فقیر نیز درین وادی غبارها انگیخته ام
و خاکها بیخته این بیت در کلیات شیخ علی حزین بنظر در آمد شعر گذشته است بجا پاس حجاب از زاهد بی پیری آید که
تا میخانه هم با خرقه تدبیر می آید ٭ و چون تحقیق شیخ محمود قزوینی و حاجی عبدالله زرتشتی خاکی تخلص خاتم
هر دو بزرگواران فرمودند که این لفظ شعرا را در تمام داده و در فارسی شایع است چنانچه یکی از شعرای
عجم گوید شعر بی پیر مرد تو در خرابات ٭ هر چند سکندر زمانی ٭ و این شعر در عجم کمال شهرت دارد و بیگم بضم کاف
فارسی لقب زنان میر شمس الدین فقیر گوید شعر باحسن رخ خدیجه بیگم ٭ گل را کردند بلبلان گم ٭ و له بردند

فصل بای فارسی پارس ست هندیان لهجهٔ کاف بفتح انجم رشک و ماه غیرت کاهی بیگم وبه از خبر
نام ملکیست عوام بحرکت را خوانند و خواص دران تاملی دارند و حق انیست که بسکون رای مهمله نیز درست
آمده و بحرکت آن شاذ و کمتر برای سند برین چند ابیات قاآنی نقطهٔ انتخاب رقم مثال سکون
چون عقدهٔ دلم نگشاید بملک پارس ٭ باید کشید رخت سوی کاشغر مرا ٭ ماتم چرا بپارس که نبود دران دیار ٭
نی آب خاک نی شتر و گاو و خر مرا ٭ ورت هواست که در پارس فتنه بنشیند ٭ یکی ز خلق بپوشان دو چشم
فتنا زا ٭ ای اهل فارس مژده که از فضل کردگار ٭ آمد بملک پارس امیر بزرگوار ٭ شهاتا در فشانی گردید
در مدح تو قاآنی ٭ بود خاقانی ایام و خاک پارس شروانش ٭ بشارتم رسد از بام و در که قاآنی ٭ بیا پای
بوس ملک روکن بپارس ٭ درنگ ٭ اگر چه پارس گلستان عشرت ست ولی ٭ چو نیست بخت چه
شادی دهد گلستانم ٭ مرا در املک یزد و پارس بخشید ٭ لقب ادفش بصاحب اختیاری مثال حرکت
ز دجلهٔ تا لب جیحون ز طوس تا بپارس ٭ ز پارس تا در شوشی ز رفت تا ششتر ٭ و نیز دانستنی ست
که پارس بمعنی سنگ معروف گویند که هندیست در کتب لغات اثری ازان یافته نشد و از ایرانیان
هم مسموع نشده و در کلام اهل عجم هم بنظر نرسیده مگر در کتابی قطعهٔ بنام یکی از شعرای هند وارد و
بود دران این دو بیت یافته شد که گویند که آهن شود از صحبت پارس ٭ زر این سخنی ست که افتاده
در افواه ٭ چه پارس نبود هیچ بجز مردم بخرد ٭ آهن نبود هیچ بجز مرد و خرد خواه ٭ پر عکس شعاع از بهار عجم وغیره و بمعنی سایه
که مشهورست از صحت دورست چه عکس و شعاع چیز دیگرست و سایه شی آخر پرستان علام و گنیز از
فرهنگ جهانگیری و برهان قاطع و هفت قلزم و در سراج اللغات نوشته که اینکه بعض مردم هندوستان
مخصوص بکنیز دانند خطاست پرستان بمعنی جای پریان در کلام فارسیان یافته نشده و نه از
ایرانیان وارد هند مسموع شد کس نگوید که ستان برای ظرفیت ست در الحاق حاجت سند جزئیات
ندارد پس پرستان همچون مردستان باشد چه در حذف یای پری و تبدیل حرکت لام از کسره بفتح
استعمال فصحا پر ضرورست بالجمله محققین گویند که هندیست در آردو ترکیب هندی و با علان نون
آورده ست و کسانیکه در نظم آورده و بجا آورده اند لفظ فارسی دانسته باشند پرکار بکاف فارسی نام آلتی
ایست که نقاشان بدان دائره کشند از فرهنگ جهانگیری وغیره و بعض نوشته که بکاف تازی درست
نیست چه معربش فرجار آمده کاف فارسی را بجیم بدل کنند نه کاف تازی را اما حق انیست که بعد
مرور دهور در کاف عجمی بکاف عربی تغیر یافت چنانچه در لهجهٔ حال فصحای ایران پرکار بکاف تازیست
پروردگار بدال موقوف خداوند تعالی که پرورنده همگانست و بمعنی پرورنده نیز آمده و اظهار

حرکت دال غلط محض ست از کشف اللغات وغیره **پلنگ** درنده ایست دشمن شیر که بعربی نمر نامند
وانچه درعرف عوام بمعنی یوز که بهندی چیتا گویند شهرت دارد محض غلط ست چه پلنگ از قسم تیر نیست
از سراج اللغات وخیابان وغیره **پنجاه** بالفتح عددیست معروف مستفاد از برهان قاطع وسراج اللغات
هفت قلزم وبالکسر درست نیست **پنجره** بحرکت جیم قفس وهر چیز که مشبک باشد از هفت قلزم وغیره
مولوی جامی گوید ع بگرد روضه ات مشتاق گشته بود دلم چون پنجره سوراخ سوراخ وبسکون جیم محاوره
هندیانست **پوشاک** بمعنی لباس بعضی اجلهٔ عصر در فارسیت آن تامل دارد گوییم که صاحب بهار عجم
نوشته که پوشاک چیزهای پوشیدنی ملا طغرا در منشآت خود استعمال کرده اگر گویی که ملا طغرا اعتماد را نشاید بهندیه
باستعمال می آرد گوییم که جماعتی از ایرانیان بتحقیق پیوسته که در پارسی پوشاک باینمعنی مستعمل ست **فصل**
تای فوقانی **تارک** بفتح رای مهمله فرق ومیان سر آدمی وچیزیکه در جنگ برسر نهند از برهان
قاطع وغیره ملا هاتفی در لیلی مجنون گوید ع کو تاج وفا ترا تبارک بود لیک ار لوت بود مبارک میر در مثنوی
رمزوایما گوید ع بیا که تیغ جفایم نه تبارک بود خونریز جانبازان مبارک بود وبضم تالث درست نیست
تب بمعنی حرارت دمی در فارسی بیای تازیست وانچه بیای فارسی شهرت دارد محاورهٔ هندیست
شعرای عجم جا ها تب را باالب وغیره قافیه کرده اند چنانچه سعدی شیرازی گوید ع براندیش از
افتان وخیزان تب که رنجور داند درازی شب ودرینجا از عالم تقفیه اسپ وکسب نیست چه از
کتب لغات هم بیای تازی مستفاد میشود ونیز از جمعی از ایرانیان بتحقیق پیوسته که لهجهٔ اهل پارس
تب بیای عربی ست **تذکار** بالفتح ذکر نمودن وبالکسر خطاست چه مصدریکه بوزن تفعال آمده
مفتوح التا باشد چون تعداد وتکرار وانچه بتبیان وتلقاء بالکسر آمده شاذ ست فی الارض قالوا لم یجی
تفعال بکسر التاء الاسته عشر اسما اثنان بمعنی المصدر وهما التبیان والتلقاء **تشنه** بفتح تا ست
وبالکسر خطاست سعدی شیرازی گوید ع یکی در بیابان سگی تشنه یافت برون از رمق در حیاتش
نیافت ودرین شعر قافیه تحلیلی ست نه یافت ردیف واقع شده **تعویذ محمد** دانستنی که چون این تعویذ
در کلام پارسیان یافته نمی شود بعض اجلهٔ عصر درین ترکیب که بطور فارسی ست واردوگویان آورده
اند تامل دارد گوییم که رسم هندست که بر ناف محمد چیزی سازند مانا به تعویذ وانجاست که او را تعویذ محمد نامند
اهل پارس اثری ازین نیست تا باستعمال چه رسد چون فارسیتش نیست ایراد این ترکیب فارسی محل
ندارد واین بحث را در خاتمه ذکر کنم انشاء الله تعالی **تفرقه** بفتح فوقانی وسکون فا وکسر رای مهمله جدا
کردن وبفتح ثالث غلطست چه این مصدرست بروزن تفعلة که بسکون فا وکسر عین باشد **تمغا**

بمعنی معروف بتقدیم میم بر غین و در آخر الف مقصوره و تمغا یا تمغه بها خطاست توتیا بمعنی سنگ
سرمه بهر دو جا تای فوقانی ست و بطای حطی نوشتن درست نیست تیمور بادشاه مشهور
صاحب غیاث اللغات و بعض اجله عصر نوشته که این لفظ ترکی ست و چون در ترکی ابجد مکسوره
بعد مضموم واو نگارند و تلفظ در نیارند کتابت یا و واو روا است و تلفظ آن خطاست و نیز استشهاد
کرده اند بدین **رباعی** سلطان تیمور که مثل و شاه نهاده در هفتصد و سی و شش در آمد بوجود در هفتصد
هفتاد و یکی کرد خروج در هشتصد و هفت کرد عالم پدرود و شعرا که در قافیه فغفور آورده از راه
اشباع و تصرف شمرده گویم که حق تحقیق بر عکس ست اصل نام آن بادشاه باظهار یا و واو بر وزن
دی نور ست قاضی شهاب الدین احمد که معاصر شاه تیمور بود در تاریخ تیموری که موسوم بعجائب المقدور
فی اخبار تیمور ست نوشته اسمه تیمور بتاء مکسورة مثناة فوقانیة و یاء ساکنة مثناة تحتانیة و واو ساکنة بین میم
مضمومة و راء مهملة - بهذه طریقة املائه - و فی التصریف زنته فیعل - لکن کرة الالفاظ الاعجمیة - اوتدادها
صوالجان اللغة العربیة خرطها فی الدوران علی انبار اوزانها - و دحرجها کیف شاء فی میدان لسانها
فقالوا فی هذا تارة تمور و اخری تمرلنگ پیداست که اصل نام آن بادشاه تیمور بر وزن دی نور
نگاشته و تمر وغیره از تصرفات انگاشته و نیز ظاهر ست که تحقیق چگونگی اسم احدی چنانکه مورخ معاصر
داند بدیگران چه رسد اگر از پیشینیان صد هزار ارباب فرهنگ هم خلاف صاحب عجائب المقدور نوشته
اعتبار را نشاید و اینکه گویند که در ترکی بعد کسره یا و بعد ضمه واو غیر ملفوظ باشد قاعده کلیه نیست در
رباعی شاعر تمر بحذف واو از قبیل تصرف است چنانکه از تحقیق قاضی مدیافتی بالجمله شعرا این لفظ
را بر اصل خود بقافیه فغفور و امثال آن آورده اند نه از اشباع ضمه یا تصرفی کرده اند برینکه انچه تیمور بفتح
فوقانی شهرت گرفته اصلی ندارد **فصل تای مثناة** تمر و بعض نوشته که اسکان میم جایز نیست
چه در اصل بفتحتین ست بسکون ثانی نیامده گویم که بقاعده که در خاتمه ذکر کنم انشاء الله در اسکان
ثانی مضایقه نیست **فصل جیم تازی** جده بالضم اول نام شهری ست مشهور بر کناره بحر که معظمه
از صراح و قاموس و منتهی الارب و کشف اللغات و در بعض لغت بالکسر نوشته بالجمله باین معنی بالکسر
غلط است جراحت بالکسر ریش از صراح و منتخب اللغات و بهار عجم وغیره و بالفتح خطاست
جرمانه چیزی که از مجرم گیرند مرکب ست از جرم و آنه که کلمه نسبت ست چون سالانه و ماهانه و
بجای آن جرمانه و جریانه محض غلط است جریان بفتح جیم روان شدن آب وغیره از بهار عجم
و بالکسر خطاست جزیه بالکسر انچه از ذمی گیرند از صراح و قاموس و منتخب اللغات و منتهی الارب و تاج

اللغات و مؤید الفضلا و بالفتح خطاست **جلباب** بالکسر چادر و قمیص از منتخب اللغات و منتهی الارب وغیره و بالفتح خطاست **جمادی الاولی و الاخره** بضم جیم و فتح دال نام دو ماه از صراح و قاموس و منتخب اللغات و تاج اللغات و منتهی الارب اکثر نوشته که بجای الاولی الاول و بجای الاخره الآخر نباید چه در توصیف جمادی که مؤنث معرفه ست با کلمه الاول و الآخر که هر دو مذکرست مطابقت صفت و موصوف در تذکیر و تانیث نخواهد ماند و نیز گویند که اطلاق کلمه ثانی آنجا باشد که برای آن ثالث نیز باشد پس بجای جمادی الآخره جمادی الثانیه درست نباشد و نیز بجای جمادی الآخره جمادی الآخری درست ندارند فی المصباح المنیر لا یقال جمادی الأخری لان الاخری بمعنی الواحدة فتناول المقدمة و المتاخرة فیحصل اللبس فقیل الآخرة فیختص بالمتاخرة گوییم که اگر در عربی درست نباشد گو مباش اما فارسیان لحاظ این قاعده ندارند جابجا در نثر ایشان جمادی الاول و جمادی الثانی و جمادی الاخری دیده ام و جمادی الاول در نظم هم بنظر در گذشت بلبل شیراز سر آید ع بر در کاف و الف از جمادی الاول ؎ شرف الدین بخاری گوید ع نیمه از جمادی الاول بود کاین نظم گشت مستکمل ؎ و درین لفظ تصرف دیگر هم هست که الفی که بصورت یاست و آن بجهت اجتماع ساکنین ساقط افتد آنرا بیا بدل کردند و نیز دانستنی ست که در اشعار عربیه توصیف جمادی بصفت مذکر جایز داشته اند تا بفارسی چه رسد آمدم بر نیکه جمادی بفتح جیم چنانکه بر السنهٔ عوام جاریست از حلیهٔ صحت عاری ست **جمجمه** بضم هر دو جیم کاسهٔ سر از صراح و تاج اللغات و منتخب اللغات و بهار عجم و در کشف اللغات و مؤید الفضلا نوشته که آنچه مشهورست که جمجمه نام بادشاهی بود غلط ست و در قصهٔ جمجمه که با عیسی علیه السلام بتکلم آمده بود و حال بادشاهی و مرگ خود باز نمود مراد از جمجمه کاسهٔ سر باشد **جنوب** بفتح اول جهت معروف از منتخب اللغات وغیره و بعضی بضم خطاست **جنیبت** بفتح جیم و کسر نون اسپ کوتل از بهار عجم وغیره و بضم اول و فتح دوم چنانکه شهرت دارد خطاست **جو** در تخفیف واو نهری ست از کشف اللغات و منتهی الارب و تاج اللغات و جو بتشدید واو بایمعنی غلط ست عرفی شیرازی گوید ع هر جو که بتحریر نام جان بخش ؎ نشاند گوهر صحت بعرق بیماری **جوراب** بواو و نوعی از کفش و موزه از بهار عجم وغیره و جراب بحذف واو و بتشدید رای درست نیست **جهاز** بالفتح ساز و سامان از تاج اللغات وغیره و بالکسر خطاست **جهد** بالفتح کوشش از صراح و منتخب اللغات و منتهی الارب و بهار عجم و بالکسر درست نیست نظامی در مخزن اسرار گوید ع دست وفا در کمر عهد کن تا نشوی عهد شکن جهد کن ؎ امیر خسرو در لیلی مجنون گوید ع مصطفی سخن چه شکر و شهد ؎ ...

جهد؛ مولوی جامی در یوسف زلیخا گوید ع بشیرینی مکن همچون مگس جهد؛ که آخر بند بر پایت نهند شهد؛ که
ناظم هروی در یوسف زلیخا گوید ع که من کردم درین اندیشه چون جهد؛ شدم آن شاه معنی را
ولیعهد؛ **جهل** بالفتح نادانی از منتخب اللغات وکشف اللغات وتاج اللغات وبالکسر خطاست ملا نافعی
در لیلی مجنون گوید ع علم همه پیش علم او جهل؛ کار همه پیش کار او سهل؛ **جهنم** بفتح نون مشدده وفتح
ها از قاموس ومنتهی الادب وکشف اللغات وتاج اللغات وبضم نون غلطاست شیخ شیراز در بند نامه
گوید ع سرانجام جاهل جهنم بود؛ که جاهل نکو عاقبت کم بود؛ ناظم هروی در یوسف زلیخا گوید ع گیاهش تلخ
نوش و زهره شغتم؛ زلال چشمه اش در د جهنم؛ **جیب** بالفتح گریبان و بالکسر خطاست شیخ سعدی شیرازی
گوید ع زنخدان فرو برد چندی بجیب؛ که بخشنده روزی فرستد زغیب؛ شیخ علی حزین گوید ع از اثر
پرتو آن نو غیب؛ جلوه ابداع بر آمد ز جیب؛ قاآنی گوید مصرع گر عیب خویش بنگرست؛ هنر دیگران شمارد
عیب؛ جامی بیچارگان بچه اشکند؛ آنکه مینای می نهد در جیب؛ آری بمعنی کیسه نیز داخل بالکسر باشد
فصل جیم فارسی **چرم** بالفتح پوست از موید الفضلا وهفت قلزم وغیره وبالکسر خطاست نظامی گنجوی
گوید ع لب ناگردن سخت و بگشت چرم؛ که شد چون زوال رکاب تو نرم؛ وکه که بیطاب بالا دین خام
چرم؛ بر طاسی من شود پشت گرم؛ **چهل** بکسر اول وثانی عدد معروف وبفتح ثانی چنانکه شهرت دارد
درست نیست فردوسی در یوسف زلیخا گوید ع وزیران فرزانه پاک دل؛ یمین ویسارش رونده
چهل؛ ظهوری در ساقی نامه گوید ع بمیزان دفتر گشایان دل؛ شمارش چهارست و در پس چهل؛ **فصل
حای حطی** **حجله** بفتح جا پرده که برای عروس سازند از صحاح وقاموس وتاج اللغات ومنتهی الارب
وبهار عجم وبالضم درست نیست **حرج** بمعنی تنگی بجای حطی وفتح راست وباین معنی بحرج بهای هوز
سکون های مهمله چون در کلام اکابر هند آمده اگر متصرف فیه هندیان گوئی سزاست **حرکت** بسکون
را از تصرفات اکابرست نوعی یزدی گوید ع ز بس خوش حرکت بغیر یعنی ادا بود؛ اگر صیاد و تیزی خوشنما
بود؛ امیر خسرو ع لاجرم پیمانه گلهای غیرین پر شده است؛ از اصل الاصول خان آرزو دو ابطال
ضرورت بهار **حقارت** بالفتح خواری از منتخب اللغات وغیره وبالکسر خطاست **حلام** و
حلان بره وبزغاله از صحاح جوهری وغیره وحلوان محاوره هندیست نه عربی و فارسی **حماقت**
بالفتح نادان شدن از منتخب اللغات وغیره وبالکسر خطاست **حمل** بفتح اول وسکون ثانی بار شکم
از صراح وکشف اللغات وموید الفضلا وتاج اللغات ومنتهی الارب وبحرکت ثانی محاوره هندیان
ست **حوالیه** مرکب از حوالی که بفتح لام ست و از ضمیر غائب قلایان مکتب که درین شعر سعدی شیرازی

؎ طوبی لباب بکیت عتیق ٭ حوالیه من کل فج عمیق ٭ و حوالیه را بکسر لام خوانند محض غلط کنند فی
الصحاح یقال قعدوا حوله و حواله و حولیه و حوالیه و لا تقل حوالیه بکسر اللام **فصل خای معجمه** خالو
برادر مادر را گویند و بمعنی شوهر خاله که در هند شهرت دارد خلاف محاورهٔ فارسیان ست از نهر الفصاحت
وغیره **خجالت** بالفتح شرم و حیا از بهار عجم و بالکسر خطاست **خجسته** بضم اول و فتح ثانی مبارک
از فرهنگ جهانگیری وغیره و بکسر جیم خطاست در کلام اساتذه قافیه خجسته با شکسته وغیره بسیار آمده نظامی
در لیلی مجنون گوید ؎ صبح از گل سرخ دسته میکرد ٭ بر دزم به نفس خجسته میکرد ٭ جامی گوید ؎ زدین
کاروانی رخت بسته بعزم مصر با بخت خجسته ٭ خدیجه بروزن نتیجه بفتح اول و کسر ثانی نام یکی از ازواج
آن حضرت صلی الله علیه و آله وسلم از منتهی الارب وغیره و بضم اول و فتح ثانی چنانکه عوام گویند
محض غلطست **خدیو** بکسرتین بادشاه بزرگ از کشف اللغات و فرهنگ جهانگیری و برهان قاطع
و بفتح خا محاورهٔ ناواقفان ست **خرج** بیرون شدن ضد دخل بجیم تازیست چه لفظ عربی ست و
در عربی جیم فارسی نیامده و دانا ایرانیان بتحقیق پیوست که لهجه پارسیان هم بجیم تازیست نه بجیم فارسی
اساتذه عجم با لفظ درج و امثال آن بسیار استعمال کرده اند نظامی در شیرین خسرو گوید ؎ چو نتوان
راستی را درج کردن ٭ دروغی راچه باید خرج کردن ٭ سعدی شیرازی گوید ؎ شکم صوفیی را زبون کرد و
فرج ٭ دو دینار بر هر دو آن کرد خرج ٭ جامی گوید ؎ بهر نقدی کز ایشان خرج سازم ٭ ز حکمت تازه
گنجی درج سازم ٭ آری خرچ بجیم فارسی از عالم تصرفات هندیانست **خرد** و کوچک ضد بزرگ
صحیح بی واوست از فرهنگ جهانگیری و بهار عجم **خرسند** شادمان صحیح بی واوست **خرم**
شادمان بدون واو نوشتنی ست **خروش** بضمتین بانگ و فریاد از کشف اللغات و فرهنگ جهانگیری
و برهان قاطع و بهار عجم و بفتح درست نیست **خزان** بالفتح نام فصلی ست از فصول اربعه از کشف
اللغات و موید الفضلا و فرهنگ جهانگیری و برهان قاطع و بهار عجم و هفت قلزم و بالکسر خطاست
خزانه بالکسر گنجینه و بالفتح غلطست کذا فی الصراح و القاموس **خزف** سفال املای آن
بزای هوزست و بذال نخذ چنانکه اکثر بیخبران نویسند غلطست **خساره** بالفتح زیان از صراح و منتخب
بالکسر درست نیست **خسرو** بفتح رای مهمله نام پادشاهی از پادشاهان کیان پسر سیاوش بن کاوس
که او را کیخسرو نامند و نیز نام پرویز بن هرمز عاشق شیرین و هر پادشاه صاحب شوکت را هم گویند
از برهان قاطع وغیره فردوسی گوید ؎ بدو گفت ای کیخسرو منم ٭ جهان یکی مژدهٔ نو منم ٭ نظامی
گوید ؎ تلذذی که ملذاد خسرو ٭ یکی مردار داد تن نیز ٭ جامی گوید ؎ کهن شد قصهٔ شیرین و خسرو ٭

ناخدای شیرازی گوید ؎ تو هم ساقی ز عکس چهره خسرو ؛ فگن در ساغر بیجاده پرتو ؛ خضر بالکسر
بفتح اول و کسر ثانی نام بزرگی معروف از صحاح جوهری و غیره و بکسر اول یا بفتح ثانی از تصرفا
همه دانان عجم ست قاآنی گوید ؎ صد مرتبه گر در تر از زهر هلاهل ؛ گر زانکه فتد عکس تو در آب خضر ؛
و له مرا که همت خضر ست و چون تو خضر رهی ؛ مگو بشم از دل و جان تا بنوشم آب خضر ؛ و هم او در قصیده
دیگر گوید ؎ بخشم آب زدنش مصطفی ز چشمه نوشش ؛ چنانکه سوخت چو آتش ز رشک آب خضر ؛ و مدار
قافیه بر فتح ما قبل روی ست چون اثر و شجر و نظر و امثال آن و شعرای هند هم خضر را با سفر و شجر
جابجا آورده اند و آنچه بعض اجله عصر بفتح ثانی درست نداشته اعتبار را نشاید و اینکه نگاشته که در کلام
شعرای پارس بسکون ثانی ست یا بکسر آن و بفتح که طریق شده و آمده از قبیل تقفیه غزل با بگل
ست گویم که اختلاف توجیه از عیوب ست قدما بعض جا ارتکابش کرده اند اما متاخرین بوجهی
جائز نه دارند تا به قاآنی که از فصحای متاخرین ست چه رسد بالجمله خضر بفتح ضاد از عالم تصرفات اکابر
ست نه از قبیل ارتکاب فحش عیوب خلوت بالفتح تنهائی از صراح و تاج اللغات و منتهی الارب و کشف
اللغات و بهار عجم و بالکسر خطاست خلعت بالکسر جامه دوخته که کسی را پوشانند از قاموس و منتخب اللغات
و تاج اللغات و منتهی الارب و بهار عجم و بالفتح درست نیست خمار بالفتح و تشدید میم می فروش از منتهی الارب
و غیره و بالضم خطاست خنثی بفتح اول و کسر ثانی کلمه تحسین از بهار عجم و غیره و بکسر اول چنانکه شهرت دارد
درست نیست خیمه بالفتح خانه معروف از منتخب اللغات و تاج اللغات و منتهی الارب و کشف اللغات و
بهار عجم و بالکسر خطاست فصل دال مهمله — دربار بعض مولفین نوشته که دربار بمعنی مجلس سلاطین و امرا
مصطلح هندیانست نه فارسیان یا رب کسی که هندی نژاد باشد و صحبت اهل زبان هم دریافته و نه سیر کلام
رسا نموده کرده چگونه روا باشد که در لفظی حکم عدم فارسیت کند و بر دیگران خنده زند سخن کوتاه این لفظ بدین معنی
در فارس شائع ست چنانکه لسان الملک میرزا محمد تقی سپهر در ناسخ التواریخ نوشته که این قصه را نیز در حضرت
مهد علیا و امرای دربار معروض داشت درعه بمعنی گز خلاف محاوره فارسیانست بجایش ذراع استعمال
کردنی ست دُرُود بضمتین معروف از کشف اللغات و موید الفضلا و فرهنگ جهانگیری و برهان قاطع
و بهار عجم و بفتح دال خطاست دریغ بکسرتین افسوس بفتح اول خطاست دکان در موید الفضلا آورده
که بواو خطاست و در بهار عجم آورده که تلفظ و کتابت آن بواو بعد الدال غلط فاحش ست و در خیابان
ست که لفظ دکان بتشدید کاف معروف و بتخفیف استعمال فارسیان ست و آنچه اکثر مردم هندوستان
دوکان بواو خوانند و نویسند غلط محض ست دوات بروزن نبات ظرفیکه در آن سیاهی افگنند از

بهار عجم وغیره و داوات بزیادت الف بعد دال غلط ست اهلی شیرازی در مثنوی سحر حلال گوید ؎ چون
تشند از تجربه حاصل دوات ٭ از فرو کالکی کن وحاصل دوات ٭ جامی گوید ؎ ز سر رحمی هر یکی بوده دوات
نو ختی از غمش خط بجاست ٭ ملا هاتفی در لیلی مجنون گوید ؎ بجید لسان نامه بر خویش ٭ بنهاد دوات
وخامه در پیش ٭ قاسمی در شاهنامه گوید ؎ نی کلک درفشان از دوات ٭ نمود از خضر ست و آب حیات
کلیم گوید ؎ ز شوق شاهد معنی همیشه همچو دوات ٭ براه عالم بالاست چشم حیرت من ٭ غنیمت گوید ؎
قلم ننوشت جز بیتابی دل ٭ دواتم بود حلق مرغ بسمل ٭ دوچار ناگاه ملاقات شدن بضم اول وخفای
ثانی بروزن خمار از برهان قاطع وغیره وباظهار واو خطاست حکیم قاآنی گوید ؎ چنانکه من ز رخ ماه
خود شدم تمام مهر ٭ بصد بلا اگرم عشق او دوچار کند ٭ دهل بضم اول وثانی مهمله زیست معروف که در هندی
ڈهول گویند از کشف اللغات وفرهنگ رشیدی وبهار عجم وبفتح ثانی خطاست نظامی گوید ؎ صبا
بلبلان را دریده دهل ٭ ز نامحرمان روی پوشیده گل ٭ سعدی گوید ؎ تغلب کند سیر بر بوی گل ٭ فرو
ماند آواز چنگ از دهل ٭ ملا هاتفی در ظفرنامه گوید ؎ دهل زن فراموش کرد از جدل ٭ بگردن دو دستش
بگردید غل ٭ حزین گوید ؎ ز افسون چرخ دریده دهل ٭ چرا ای تهی مغز خندی چو گل **فصل ذال معجمه**
ذکا بالفتح زیرک شدن وتیزی طبع از منتخب اللغات ومنتهی الارب وموید الفضلا وباین معنی بالضم
خطاست **ذوالفقار** بفتح فا نام شمشیر امیر المومنین علی رضی الله عنه خان آرزو در خیابان نوشته و
آنکه بکسر فا شهرت دارد خطاست انتهی عامه اعتقاد دارند که دو سر داشت واین خلاف واقعست
واما شعرا بر قول عامه عمل کنند و دو سر بندند میرزا صائبا گوید ؎ با خیال جنگ سرکار ز نیست ٭ در نه
دل دو نیم کم از ذوالفقار نیست **فصل رای مهمله** **راشی** رشوت دهنده ورشوت ستاننده را
مرتشی بمعنی گفته اند انتهی بمعنی رشوت ستاننده غلط است **رجا** بالفتح امیدوار شدن از تاج اللغات ومنتخب
اللغات وکشف اللغات وبالکسر خطاست **رستم** صاحب مخزن الفوائد نوشته رستم که برای مضموم
شهرت دارد غلط ست صحیح برای مفتوح ست وجه تسمیه اش اینکه مادر رستم را که دختر مهراب کابلی بود رودابه
نام داشت وقت زادن نهایت بشدت وعسر وزه جان بلب بود چون بار بهلو بی اختیار از زبانش برآمد
که رستم ای رها شدم همون لفظ نقش گردید انتهی بدانکه چون این وجه تسمیه بعینه بلحاظ بعضی این لفظ را بضم
اول غلط پندارند وشند که اشتباع آن بواو چنانکه در کلام قدما واقع شده وصریح دال ست بر ضمه آن
خاقانی گوید ؎ قاتل ضحاک کیست جز سر آبتین ٭ بچه سیمرغ کیست جز پدر رودستم ٭ در فرهنگ نگاران
هم بضم اول نوشته اند وصاحب بهار عجم رودستم بواو بعد الرا را مخفف رستم نوشته **رعایا** بالفتح

جمع رعیت و بالکسر خطاست رعیت بفتح اول و کسر ثانی از قاموس و منتهی الارب وغیره
و بفتح عین خطاست رفاقت بالفتح همراهی کردن از منتخب اللغات وغیره و بالکسر
خطاست رفعت بالکسر بلندی قدر و مرتبه از قاموس و منتخب اللغات و منتهی الارب و بالفتح
خطاست رقابت بالفتح نگهبانی از منتخب اللغات وغیره و بالکسر خطاست رمل بفتح
اول و سکون ثانی نام علمی ست از منتخب اللغات وغیره شفعای اثر کشیرازی گوید ؎
توانی در دل من کرد تخمین داغ هجران را بعلم رمل اگر شناسی اگر ریگ بیابان را و بحرکت
ثانی درست نیست و آنکه از منتهی الارب بالتحریک مستفاد میشود زلت قلم جامع ست زنگرز
صباغ و در سراج اللغات نوشته که زنگریز بزیادت تحتانی بجای زنگرز غلط ست روغن زرد
از اهل زبان بتحقیق پیوست که روغن زرد بجای روغن گاو وغیره محاوره فارسیان نیست
رها بالفتح خلاص و بالکسر درست نباشد رهن بالفتح گرو داشتن از منتخب اللغات وغیره و بالکسر
خطاست فصل زای معجمه — زجر بالفتح باز داشتن و نهی کردن از صراح و منتخب اللغات
و تاج اللغات و بهار عجم و بالکسر خطاست سعدی گوید ؎ به تشنیع و دشنام و آشوب و زجر ٭
سپید از سیه فرق کردم چو فجر زردشت بالفتح و ضم دال مهمله نام شخصیکه دعوی نبوت کرده
و دین آتش پرستی را رواج داده گاهی دال را بتای فوقانی بدل کرده زرتشت نامند از برهان
قاطع و هفت قلزم و بفتح دال غلط ست فردوسی طوسی راست ؎ همی خواند آن زند
زردشت را ٭ بیزدان نبی آورد زردشت را ٭ نظامی گوید ؎ فریب بت پرستان بشکن از هم
فسون خوانی مکن چون زند زرتشت ٭ هم او گوید ؎ چو بشکست بر هیربد پشت را ٭ براند اخت
آیین زرتشت را ٭ جامی در سلسلة الذهب گوید ؎ بود با همه سالها هم پشت ٭ تا برافروزد
آتش زردشت زره بکسرتین جامه باشد که از حلقهای آهنین سازند و روز جنگ پوشند از
کشف اللغات و موید الفضلا و فرهنگ جهانگیری و برهان قاطع و سراج اللغات و بهار عجم و
نفایس اللغات و بفتح ثانی چنانکه شهرت دارد خطاست فیضی فیاضی گوید ؎ در معرکه
که جلوه ده شد ٭ جوشن ز خدنگ و زره شد زله بالفتح پس خورده از فرهنگ جهانگیری و بهار
عجم و بالضم خطاست زیادتی در غیاث اللغات نوشته که یای تحتانی زائده محاوره عوام
ست گوییم که در کلام فصحا جابجا در آخر مصادر عربیه زیادت تحتانی ست و این هم از آن قبیل
ست میرزا صائبا گوید ؎ بر جسم آنقدر که فزودیم همچو شمع ٭ شد مایه زیادتی اشک واه ما دل

بزیر خاک غنی را بمردم درویش ٭ اگر زیادتی هست حسرتی چندست فصل سین مهمله
سائیس بر وزن آتش و سئیس بر وزن رئیس خادم اسپ از کشف اللغات وغیره مولوی
روم گوید ع سائسی کردی در آخر آن غلام ٭ لیک سلطان سلاطین بود نام ٭ سلیمان بیک
ای سئیس کبانت سائس پنجم رواق ٭ بدی غلام آستانت خسرو زرین قبچق ٭ بود سائس و سئیس در کلام اساتذه
یافته نشد بلکه اکثر محققین تخطیه آنش هم کرده اند مگر که عبد الواسع ہانسوی از کجا سائیس را مشبع
سائس نوشت سباق بالکسر بر یکدیگر پیشی کردن از منتخب اللغات وغیره و بالفتح درست نیست
سپردن بکسر سین و بضم آن و بفتح مسموع نیست سگک بفتح اول و ضم دوم ضد گران از برهان
و سراج و بهار عجم و بضمتین درست نیست ستور بضم اول و ثانی جانور چهار پایه خصوصا اسپ و شتر و خر
از کشف اللغات و فرهنگ جهانگیری و برهان قاطع و هفت قلزم و بکسر سین و فتح فوقانی خطا
چنانچه خان آرزو در سراج اللغات نوشته که اینکه بعضی ستور بفتح تا خوانند غلط محض ست ستوه بضم اول
و ثانی عاجز شده و تنگ آمده از کشف اللغات و فرهنگ جهانگیری و سراج اللغات و هفت قلزم و بکسر
اول و ضم ثانی خطاست سجاف بالکسر بر وزن غلاف بدون نون انچه بر اطراف جامها دوزند
مولوی روم گوید ع در حیا پنهان شدم همچون سجاف ٭ ناگهان بجهم ز زیر این لحاف ٭ و سنجاف
بنون لهجه اردو گویانست نه محاوره فارسیان و ازینجاست که اکثر محققین تغلیط سنجاف مع النون کرده
اند سدره بالکسر درخت کنار سدرة المنتهی درخت کناری است بر آسمان هفتم از قاموس و تاج اللغات
و منتخب و منتهی الارب و کشف و بهار عجم و بالفتح غلطست سراب بالفتح بر وزن خراب ریگ بیابان که
در تاب مهر و ماه بسان آب نماید از کشف اللغات و برهان قاطع و سراج اللغات و هفت قلزم و بالضم
غلطست سرکار لفظی ست معروف تعظیمی شیخ علی حزین نوشته نثر در اکثر سرکار ملازم شده داخل
سپاه گشتند و هم او رقمزده نثر برای رئیس قاتلان آن ده نفر خلعتی از سرکار محمد شاه معین شده بود که
ارسال گردد ناخدا الٰهی شیرازی در مثنوی انیس العارفین این نثر نگاشته در مدح سرکار عظمت مدار نواب گردون
وقار نواب احسن الله خان بهادر گوید لیس کسی که باین معنی لفظ هندی انگاشته و شعرای هند که نثر
فارسی آورده اند انرا از قبیل خطا پنداشته بنا بر کلام اساتذه و سفرنامها و تذکره های اهل زبان نظر
ندارد و با وصف قلت تتبع دیگران را از مخیلان پندارد سروش بضمتین فرشته که پیغام آرد و عموما و جبرئیل
علیه السلام را نامند خصوصا از کشف اللغات و فرهنگ جهانگیری و برهان قاطع و هفت قلزم و بفتح
اول درست نیست سفید بفتح اول و کسر ثانی و بضم اول خطاست سلاح بالکسر آله حرب از صراح و

تاج اللغات و منتخب اللغات و منتهی الارب و بهار عجم و باین معنی بالفتح خطاست سلک بعض اجله عصر
نوشته که سلک بمعنی رشته است و بمعنی سدل که بهندی لڑی نامند درست ندارد گوییم که آری بمعنی حقیقی
رشته باشد فی الصحاح السمط الخیط ما دام فیه الخرز و الا فهو سلک مجازاً بمعنی سدل هم گرفته اند قاآنی
گوید ؎ گوهر نظم دل آرای ترا قاآنی ✻ راستی گرچه بسلک گهر آمیخته اند و له رخت ظفر آنجاست که بخت
تو نهد تخت ✻ سلک گهر آنجاست که کلک تو نهد گام ✻ سمت بالفتح راه راست و روش نیکو و جانب
از تاج اللغات و منتخب اللغات و منتهی الارب بالکسر خطاست سموم بفتح اول باد گرم از صراح و تاج اللغات
و منتخب اللغات و منتهی الارب و کشف اللغات و بهار عجم و بضم آن خطاست سن بالفتح بجای
سه بمعنی سال با وجود تفحص در کلام فارسیان یافته نشد و نه از ایرانیان در هند مسموع شد آری
صاحب بهار عجم ازین شعر واله هروی استناد کرده ؎ توقف تو درین سن بکام خواهش باشد ✻ دعای
آنکه شوی پیر با صواب برآید ✻ اما چون نیک بنگرند درینجا سن بالکسر بمعنی عمر باشد و کسی را که بالمنی رسد گویند سن برآمد
سه گوید چه درین باب استعمال فصحا نیز ضرور است کوتاهی سخن در صحت سن بالفتح تأمل است سوگ
بخیران دانند که این لفظ هندی ست قاآنی گوید ؎ آفتاب خاوری چون عروس سوگوار ✻ بر سر از گرد سمند شه
نیلگون معجر گرفت ✻ سه بالکسر و تخفیف ها عدد معروف از بهار عجم و غیره فردوسی در یوسف زلیخا گوید ؎
شنیدم ز گوینده دلفروز ✻ که یوسف بچاه اندرون بد سه روز خاقانی گوید ؎ بعد از سه نتیجه زاد انسان را
بعد از سه گشت سید فرقان جامی در لیلی مجنون گوید ؎ چون یک دو سه روز تیز کرد ✻ در هر نفری سر زاو کرد ✻
و جائی که این هاء مختفیه در تقطیع محسوب شود باشباع سین باید خواند نه باظهار ها چنانکه درین شعر بدر چاچی ؎ دل
مهر در ابهر بلوغ سه سر خوابگاه چار زن ✻ و زیر این نه شوهر ست ✻ و آنانکه از تحقیق بهره ندارند در مثال
شعر بدر چاچی سه را باظهار ها خوانند و فرمایند که بحرکه و چه و نه در همه جا ماقبل های مختفی مفتوح باشد
چنانکه در رساله هانسویه بیش کلمه سه ما قبل ها را مکسور خوانند و باز های مختفی گفتن یعنی چه و ندانند که نشانی آن
عدم تدبر است و بیدانی ست که شمس قیس خوارزمی در حدایق العجم هر چهار کلمه را ازین قاعده استثنا کرده و هو
بضمتین آسانی از صحاح جوهری و غیره و بفتح اول یا سهویست بزیادت تحتانی خطاست سهی بفتح اول و کسر
دوم راست از فرهنگ جهانگیری و برهان قاطع و سراج اللغات و بکسرتین خطاست فصل الشین
معجمه شارک بفتح رای جهله پرنده ایست که مانند طوطی سخن گوید و اکثر در ملک کوهستان
مینا نامند و بضم ثالث که شهرت دارد خطاست منیر گوید ؎ سخن چون سر کنم از وصف رکب
بود بر من سخن سنجی مبارک ✻ شائق فی الصراح الشائق هو المعشوق و المشوق هو العاشق

و از نجا است که بگفته ارباب علم بر شائق بمعنی شوق دارنده تامل دارند و بعض جلهٔ عصر هم نوشته که
شائق را عاشق را نمیتوان گفت چه از کتب لغات و کلام اساتذه پارس جواز اطلاق شائق بر عاشق
مستفاد نمی شود گویم که در منتهی الارب ترجمهٔ شائق آرزومند هم نوشته اگر خلاف لغات دیگر باشد گو باش
اما در استعمال فارسیان شکی نیست شیخ علی حزین نوشته نثر اگرچه خود نمی گفت اما به صحت آن بغایت
شائق قاآنی گوید ع شاه پرستم نه مال و جاه پرستم ؛ عاشق گنجینه ام نه شائق از در وله شائق فردوس
نیست عاشق یزدان تا اهل افسار نیست حال افسر وله مطیع درگه او در زمانه شائق خدمت ؛ گدای حضرت
او در استاره عاشق فرمان شجاعت بالفتح دلیری از منتهی الارب وغیره و بالضم چنانکه شهرت دارد خطاست
شرف بفتحتین بزرگی بالمعنی بسکون ثانی چنانکه مشهور شده خطاست حافظ شیراز فرماید ع طامع
اگر مدد کند دامنش آورم بکف ؛ گر بکشم زهی طرب ور بکشد زهی شرف شست بالفتح بر وزن [illegible]
قلابی باشد که بدان ماهی گیرند از کشف اللغات و فرهنگ جهانگیری و فرهنگ رشیدی و برهان قاطع
و سراج اللغات و بهار عجم و نفائس اللغات و هفت قلزم و بالکسر خطاست نظامی در شیرین خسرو
گوید ع ز آب از گیسوان انداخته شست ؛ نه ماهی بلکه ماه آورده در دست شطرنج بالفتح معروف
و مستغنی است که فارسیان این لفظ را بالفتح شین خوانند کما فی مؤید الفضلا و در عربی بالکسر صاحب صراح
و قاموس و تاج اللغات و دیگر اهل لغات عربیه قافله در قافله تخطیه بالفتح شین کرده اند اما بعض بالفتح
هم جائز داشته اند شفا بالکسر صحت از منتخب اللغات وغیره و بالفتح بالمعنی خطاست شفقت
بسکون ثانی مستعمل فارسیانست سعدی گوید ع تظلم بر آورد و فریاد خواند ؛ که رحمت بر افتاد و شفقت
نماند شکوه در اصل شکوی بر وزن دعوی بود و فارسیان الف را بها بدل کردند و آنچه صاحب غیاث اللغات
نوشته که شکوه بها نوشتن خطاست اعتبار را نشاید نثر بعض طهرانی گوید ع دل غیبت لب شکوه وا نکند
شیشه تا نشکند صدا نکند ؛ و صفت مشهدی گوید ع ظلم ز داغ تو میسوزد از که شکوه کنم ؛ عجب نه
آتشم از شمع محفل افتاده است ؛ شفائی اصفهانی گوید ع یک لحظه نپرداخت مرا او در محشر ؛ این
شکوه جانسوز بجیب دگر افتاد ؛ قاسم دیوانه گوید ع لب خموش و شکوه در دل چاره ما کردنی ست ؛
مانده در منزل کلید و قفل در وا کردنی ست ؛ ملک قمی گوید ع صد ستم دیدی ملک یکبار سر کن شکوه
منتی خمر منده لطف زبانت لال چیست ؛ سلیم گوید ع از یار مصلحت نیست آهنگ شکوه کردن ؛
چون دف بحلقه ما دیوار گوش دارد ؛ ظهوری گوید ع متحمل که دو چشم و نے مضطر شده زخم ؛ شکوه
بیرحمی باد صبا خواهم نوشت ؛ عرفی گوید ع چون زخم تازه دوخته از خون لبالبم ؛ وای گر شکوه

شود انتساب هم شمشیر بعضی از اجلهٔ عصر نوشته‌اند که شمشیر بیای مجهول ست و این شعر عسجدی در
سند آورده‌اند ع چون شاه بگیرد بعنف اندر شمشیر ؛ چو از بیم بیفکند ز کف آنها شمشیر ؛ بود انچه شعرای هند تلفظ
شمشیر با تیر و زنجیر کرده‌اند از قبیل عیوب پنداشته گو عسجدی در اصل بیای مجهول ست چه ترکیب
از شم و شیر چنانکه فرهنگ نگاران نگاشته‌اند اما چون در لهجهٔ ایرانیان بیای معروف تغیر یافت جا شمشیر
با تیر وغیره آمده جلال اسیر ع همتم را ترک عالم کمتر از تسخیر نیست ؛ عشق بی طالع کم از اقبال عالمگیر نیست
کعبه جو گردیده‌ام میخواهم از سر طی کنم ؛ راه صحرائی کمتر از دم شمشیر نیست ؛ قاسم دیوانه ع عشق در
ویرانی دل تا سر تعمیر داشت ؛ خانهٔ ما عنکبوت از جوهر شمشیر داشت ؛ کلیم ع عشقت کجی از جادهٔ تدبیر
نداده ؛ در گرمی تب مروحه تاثیر نداده ؛ این ترم از چشم تو تا ریخته مژگان ؛ من بندهٔ آن ترک که شمشیر نداده
میرزا صائب ع سهل شمرده همت پیران با تدبیر را ؛ کز کمال بال و پر پرواز باشد تیر را ؛ عقل کامل میشود
از گرم و سرد روزگار ؛ آب آتش میکند صاحب برش شمشیر را ؛ حزین ع سینه چشمی دلم را از پی
تسخیر کی آید ؛ غزالی در هوای صید این نخچیر می آید ؛ خضر را چشمهٔ سار زندگانی باد ارزانی ؛ مرا آب
حیات از جوهر شمشیر می آید ؛ و در اردو گویان از میر و سودا و ناسخ و آتش تا امیر و تسلیم و داغ و شمشاد
کسی نیست که شمشیر را با تیر وغیره نه آورده اگر گوئی که اردو گویان از تقفیه مجهول با معروف
اجتناب دارند استعمالش یعنی چه گوئیم که چون در لهجهٔ فصحای هند هم بیای معروف ست در تقفیه آن با
زنجیر وغیره مضائقه ندارند شمه بفتح اول و تشدید میم مفتوحه بوی اندک از منتخب اللغات وغیره و بمعنی اندک
مجاز ست کما فی بهار عجم وانچه در عرف عوام بالکسر شهرت دارد خطاست شنبه بکسر بای موحده
و اظهار ها نام روز اول هفته از فرهنگ جهانگیری و برهان قاطع و سراج اللغات و هفت قلزم وغیره
و خواتش هم همین نهج باشد نظامی در هفت پیکر گوید ع از دگر روز هفته آن به بود ؛ ناف هفته کمر
شنبه بود ظهوری در ساقی نامه گوید ع ز عهد جم ایام رندان به است ؛ که سال و مه و هفته پر شنبه
است ؛ منیر در مثنوی رمز و ایما گوید ع بود کیفیتش عید که و مه ؛ شب جمعه شود ز صبح شنبه ؛ و بخفای
ها محاورهٔ هند یافت شنیدن بفتح اول سخن را گوش کردن و بوئیدن از موید الفضلا و برهان
قاطع و هفت قلزم و بضم شین چنانکه شهرت دارد غلط ست و نیز دانستنی ست آنانکه ز معنی ثانی خبر
ندارند اندرین شعر سعدی شیرازی گوید ع ز مصرش بوی پیراهن شنیدی ؛ چرا در چاه کنعانش
ندیدی بجای شنیدی شمیدی بمیم خوانند و ندانند که شمیدن بمعنی درهم شدن ست و بمعنی بو کردن اکثر
درست ندارند اما درین باب حق آنست انچه خان آرزو در رسالهٔ زوائد الفوائد نوشته که بمعنی بوئیدن

ماخوذ از شیخم که لفظ عربی ست از عالم ظلیم (ان) و فهمیدن درست نتوان شد لاکن در کلام فصحا
سند آن دیده نشد شهاب بالکسر نام کوکبی که بلسان شعله بر فلک پیدا شود از مؤید الفضلا وغیره و
باین معنی بالفتح خطاست فصل صاد مهمله صعوبت بضمتین دشواری از منتخب اللغات
وغیره و بالفتح درست نیست صف بمعنی بوریا هندیست نه عربی و فارسی کسانیکه صف
ماتم بمعنی بوریای ماتم آورده اند خطا کرده اند آری صف ماتم بمعنی قطار ماتم مضایقه ندارد
صوب بالفتح طرف و جانب بالضم خطاست فصل ضاد معجمه ضحاک بفتح
اول و تشدید ثانی نام بادشاهی معروف از قاموس و منتخب اللغات و کشف اللغات و مؤید الفضلا
و بالضم خطاست فصل طای مهمله طرفة العین بالفتح یکبار برهم زدن چشم و بضم
اول چنانکه بر السنه جاریست از صحت عاریست چه مرکب ست از طرفه که بالفتح ست بمعنی
یکبار چشم برهم زدن و کلمه عین و در منتهی الارب طرفه بالفتح یکبار جنبانیدن پلک چشم را یقال هو
اسرع من طرفة عین طمانینت بالضم و کسر نون اول و سکون تحتانی و فتح نون ثانی آرام
از منتخب اللغات وغیره و بالفتح یا بحذف نون ثانی خطاست و عجب ست از صاحب غیاث
اللغات که معنی عبارت صراح نفهمیده و از آن کتاب حکم جواز حذف احدی النونین بر
آورده ماده قضیه اینکه صاحب صراح نوشته طمیئنة تصغیر طمانینة بحذف احدی النونین لانها
زائده پس ظاهر ست که حکم حذف احدی النونین در مصغر ست نه در نفس مکبر فصل ظای
معجمه ظلمات بسکون لام از تصرفات اساتذه است کسے که تخطیه اش کرده از تحقیقات
نصیبے ندارد حزین گوید بیت ازین زندان ظلماتے برون آ در سرای غافل بجو که انوار صفا
در محفل روحانیان بینی فصل عین مهمله عاوی بمعنی عادت گیرنده خطاست نحویان
دانند که صیغه اسم فاعل ست از عادت و فهمند که کجا عادت و کجا عاوی آن اجوف است این
ناقص عاشورا در آخر الف روز دهم محرم الحرام و عاشوره بجاے الف هاے مختفی نوشتن
غلط ست آری عاشور بحذف الف هم آمده و نیز دانستنی ست که عشره بجاے عاشوره
اصلے ندارد چه مجموع ده روز را عشره گویند عام از آنکه عشره رمضان باشد یا محرم وغیره
عبا بالفتح نام پوششے معروف از منتخب اللغات و کشف اللغات و بهار عجم و بالکسر خطاست عجز
بالفتح ناتوانی از منتخب اللغات و کشف اللغات و مؤید الفضلا و بهار عجم وغیره و باین معنی بالکسر
غلط ست و آنچه صاحب غیاث اللغات باین معنی بالفتح و بالکسر هر دو طور نوشته خطا کرده عدد

بالفتح بشمیر از تاج اللغات و منتخب اللغات و منتهی الارب و کشف اللغات و بالضم خطاست
عذار بالکسر رخساره از بهار عجم و ابطال ضرورت و بالضم خطاست عرصه بمعنی میدان
شاه نعمت شیخ شیراز می گوید ع بگی پیادم از عرصه رود بازیکه پیش آدم بر بلندگی سوار و بمعنی
مدت گویند که در کلام فارسیان بیامده شیخ علی حزین در ترجمه علیشاه عمومی نوشته که گاهی در عرصه بابی
یک دو بیت از دشت خیالش فحوای اظهار جلوه میگشت الحق بعلی که بجای عرض کاتبان عرصه
تصحیف کرده باشند والله اعلم بالصواب عروس بالفتح دختر و پسر نو کتخدا از صراح و منتخب و منتهی
الارب و بهار عجم و رخیابان نوشته که این لفظ که بضم اول شهرت دارد غلط است انتهی و آنچه عروس
را مخصص بدختر دانند غلط است عبارتی ندارد و فی الصحاح العروس نعت یستوی فیه الرجل و المراة عروض بالفتح
نام علمی ست که میزان شعر باشد از منتخب و منتهی الارب و کشف اللغات و بالضم خطاست عسرت
بالکسر خوشی زندگانی کردن از منتخب اللغات و منتهی الارب و بهار عجم و بالفتح خطاست عشیر بضم عین
و ابدال صدم حصه بالفتح غلط محض ست چه این مرکب ست از عشر بمعنی ده یک که بالضم باشد و کلمه عشیر
بمعنی حصه هم را نامند عصمت بالکسر نگاه داشتن خود را از گناه از صراح و کشف و تاج اللغات و منتخب
اللغات و منتهی الارب بالفتح خطاست عضو بالضم و الکسر اندام از قاموس و تاج اللغات و منتخب اللغات
و منتهی الارب و بهار عجم و بالفتح خطاست عطش بفتحتین تشنگی از قاموس و تاج اللغات و منتهی الارب
و کشف اللغات و بهار عجم و بسکون ثانی خطاست فیضی فیاضی گوید ع عاشق عطشی که شعله کش
یافته معشوق بدل همان عطش یافت عظمت بضم اول و عین بسکون ثانی معتبر و بفتح ثانی میرزا جلال
اسیر گوید ع شبها که در سرا سر گلزار ماهتاب ۔ می افگنی کلاه ز عظمت بر آسمان عمان بالضم شهر یست
بر همین کناره بحر اعظم از منتهی الارب و غیره و بمعنی بالفتح درست نیست عندلیب بالفتح بلبل از منتخب
تاج اللغات و مؤید الفضلا و کسانی که بالکسر خوانند غلط کنند و نیز بیای فارسی نوشتن و خواندن
غلط است چه این لفظ عربی ست و در عربی پای فارسی نیامده شعرا هم با لفظ طیب و غیره تقفیه کرده اند
امیر خسرو در قران السعدین گوید ع رهبر جان گشته نگر در طبیب ۔ رهزن عشاق شده عندلیب
بلبل شیراز می گوید ع ببوی تو کس خرید و هزاران رقیب هست ۔ در غنچه هنوز و صدت عندلیب
ست عرفی شیرازی گوید ع بلبل ترا روح امین عندلیب ۔ با مسیح از چمنت برده طبیب
عنقا بالفتح نام طائریست معروف و مجهول الجسم از منتهی الارب و کشف اللغات و بهفت
قلزم و بهار عجم و غیره نوشته که بالضم چنانکه شهرت دارد خطاست عوج بن عوق

طویل القامت ~ القاموس عوق کنوح والد عوج الطویل ومن قال عوج ابن عنق

فقد اخطاء و در منتخب نوشته که عوج بالضم نام مردیست معروف که در زمان آدم علیه السلام بوجود
آمد و تا زمان موسی علیه السلام زنده بود و نام پدرش عوق بالضم بعین مهمله است و در نسخه مشهور شده که عوج بن
عنق بنون خطاست صحیح عوج بن عوق است چون این همه دانستی گویم که شعرا گاهی بر قبول عامه
عمل کنند و عوج بن عنق آرند قاآنی در کتاب پریشان گوید ~ بجو عوج بن عنق کور اکلیم گفت
تو جاهل بناکسی پا از گلیم عورت بعض اجله عصر نوشته که بمعنی زن در کتب لغات نامده گویم
فی المصباح المنیر قیل للنسوة عورة لقبح النظر الیها عیال بالکسر زن و فرزند و غیره از منتخب اللغات
و بالفتح خطاست عیان بالکسر ظاهر و بالفتح خطاست عید اضحی نام روز معروف چون اضحی
بمعنی قربانیهاست پس یوم النحر را عید اضحی نامند کما فی القاموس و غیره و عید الضحی چنانکه شهرت
دارد خطاست قاآنی گوید ~ تجشم کنی عید الضحی را که تا گوشت نیایش نبوشی از جلبه
و له ایضا عید ضحی با نصرت و ظفر پایا موکب امیر نظام آمد از سفر

فصل عین معجمه

غلبه بعض اجله عصر نوشته که بسکون ثانی صحیح نیست رفعی گوید ~ در مزاج کسی دست یافت بلکه سهو
نه در دماغ کسی غلبه کرد قوت خواب غلط بفتحتین خطا کردن از قاموس و غیره و بسکون لام
چنانکه بعض حضرات به تکلف خوانند غلط کنند اشرف مازندرانی ~ دیوان سر نوشتیم چون نسخهای
اصلی به هر چند بد نوشت است اما غلط ندارد

فصل فا

فتیله معروف و بجای تای فوقانی خلیفه بتقدیم
لام بر تحتانی درست نیست فرار بالکسر گریختن از منتخب اللغات و بالفتح خطاست فربه بکسر
باست و بفتح آن خطاست شیخ شیراز گوید ~ آن شنیدی که لاغری دانا گفت باری به ابلهی
فربه ~ اسپ تازی اگر ضعیف بود همچنان از طویله خر به فرستادن عوام و بعض مستعدانش خطای فاحش
کنند بجای فرستند فرستم فرستید و فرستیم استعمال کنند و مخصوص همین دو صیغه نیست بلکه بهمه صیغ مضارع
حال همین است و طرفه اینکه اگر کسی صحیح گوید تخطئه اش کنند فریب بکسر اول مکرر از رشیدی و برهان بفتح
و بحفت قلزم و بفتح فاخر است فسانه بالفتح سرگذشت و ماجرا از برهان قاطع و غیره و بالکسر خطاست
فغان بالفتح زاری و جزع ببیت آورده که فغان بالضم و فغان بالکسر شهرت دارد و بعضی اقتیان بالضم
است و صاحب بهار عجم نوشته که فغان بالضم المشهور بکسرست فغا بکسر فا و فتح کاف زعم اکثر انست که
خنده زنند که این لهجه سوقیان لکهنو است و ندانند که اساتذه استعمال کرده اند قاآنی گوید ~
سرودش ز نوا در پیچ ترسخن نیگه نقش می نپذیرد و خان بلوح فکر وله ای همه دستی ای بعد از انشا

کز وصف ذات تو عاجز بود فکر فلان بمعنی حروف بالضم آدمی از صراح و قاموس و تاج اللغات و منتخب
اللغات و منتهی الارب و مؤید الفضلا و برهان قاطع و هفت قلزم و آنچه بالفتح شهرت دارد درست نیست از
محققین تخطیه اش کرده اند اما حق اینست که فارسیان بالفتح هم خوانند و گاهی بکاف تازی
فلانی گویند **فصل قاف** — قالب بعضی اجلهٔ معاصرین تحت لغت خضر نوشته اند [illegible]
بکسر لام در لغت نامده و درین شعر [illegible] از [illegible] چون [illegible] زین چهار شد غالب [illegible]
قالب است اختلاف توجیه روا داشته گویم به خلاف لغتی ست [illegible] از غلط اختلاف [illegible] قبل [illegible] از صراح
منیر و منتخب اللغات و منتهی الارب و غیره ملاحظه فرمایند و بدانی ست که بکسر هم نوشته اند [illegible] تعالی که از
شعرای متاخرین ست و هیچگونه در قصائد هم اختلاف توجیه نمی پسند و گوید [illegible] بادة
صاف مساغ و برانسان که بیجان فرخنده قالب هم او در قصیدهٔ دیگر گوید [illegible] خصمش [illegible] زفسرده
چو تیغ [illegible] گام سختی [illegible] روح قالب [illegible] مدار قافیه بر کسرهٔ ماقبل روی ست همچون طالب و غالب
و غیره قسطنطنیه بتقدیم تحتانی بر نون ثانی نام شهری ست از ملک روم که [illegible] بتخت خلافت
دار و بنا کرده شاه قسطنطین از قاموس و منتهی الارب و هفت قلزم و قسطنطینیه بتقدیم نون ثانی بر تحتانی
غلط ست قطار بالکسر جمعی از هر چیز از بهار عجم و غیره و بالفتح خطا ست **فصل کاف تازی** —
کاز و بسکون رای مهمله سکین از بهار عجم و غیره و بحرکت را خطا ست سعدی گوید [illegible] کاز د
بر حلقش بمالید و روان گوسپند از وی بنالید کسی وضع این لفظ برای ذوی العقول ست چون
کسی نیست بمعنی آدمی نیست و استعمال آن در غیر ذوی العقول چنانکه گویند کسی چیز مرا خوش نمی
آید درست نباشد کلمه بعضی اجلهٔ معاصرین نوشته که بسکون ثانی نامده گویم که مولانا جامی در دیوان
بی نقاط فرماید [illegible] روا گردد مراد او از کلمه [illegible] رود که در حرم طاهر محمد وله الحمد مراد او [illegible] کلمه [illegible] کلام
مراد او [illegible] ساطع کلیسا بکسر اول و ثانی معبد ترسایان از مؤید الفضلا و برهان قاطع و بفتح اول
درست نیست کناره بالفتح معروف از فرهنگ جهانگیری و برهان قاطع چراغ هدایت و بهار عجم و
هفت قلزم و بالکسر خطا ست کندوری صحیح بدون تحتانی است و کندیدن بزیادت یا محاوره نا
واقفانست کنشت بضم کاف و کسر نون از فرهنگ جهانگیری و برهان قاطع و سراج اللغات
و بفتح اول درست نیست کنگره بضم اول و ثالث آنچه بر سر دیوار حصار و غیره سازند از کشف
اللغات و برهان قاطع و هفت قلزم و غیره و بالفتح چنانکه شهرت دارد درست نیست کنیت
بضم اول و سکون ثانی و فتح تحتانی نامیکه در اول آن اب یا ام یا ابن یا بنت باشد و عوام

که بکسر نون مشدد خوانند محض غلط است قاآنی گوید ؎ بگفتم ار نشناسید نام گنیت من ؛
یکاک مقدم من بر نهند روی نیاز گورنش بضم کاف و واو غیر ملفوظ از بهار عجم وغیره و اظهار
دارد خطاست غنیمت گوید ؎ بگفتا گورنش و تسلیم میکرد ؛ نیاز تازه را تقدیم میکرد کیاست
بکاف تازی ست چه این لفظ عربی ست آرزو در خیابان نوشته که کیاست بکسر کاف تازی
بمعنی زیرکی و دانائی و اینکه بکاف فارسی شهرت دارد خطاست کیفیت بتشدید یا را
بتخفیف هم استعمال کرده اند سنجری گوید ؎ مگو ز دست ساقی مشکین کلاه نیست ؛ در صد
سبوش کیفیت یک پیاله نیست فصل کاف فارسی گز زرجامه فتوب بزای هوز است
و اینکه بعضی بدال نخذ نویسند خان آرزو در سراج اللغات تخطئه اش کرده و حق بجانب اوست
محققین هیچون پذیرفتن و گزاردن در املای آن اختلاف کرده اند گرو بکسر اول و فتح ثانی
رهن از بهار عجم وغیره و بضم ثانی چنانکه شهرت دارد خطاست سعدی گوید ؎ نماند لعصیان
کسی در گرو ؛ که دارد چنین سید پیشرو ؛ امیر خسرو در مطلع الانوار گوید ؎ مرده بر آن خر که ز بهر دو جو
گرد بهر جادم عیسی گرو ؛ جامی گوید ؎ تا هم چرخ کهن باشد و کاس مه نو ؛ بهر جامی بودم خرقه
به میخانه گرو ؛ فیضی فیاضی گوید ؎ تا چند دل بجلوه خوبان گرو کنم ؛ این بوالهوس نسوزم و دل دیگر
زنو کنم گره بضم اول و ثانی جماعت عجم از برهان قاطع و بهار عجم و هفت قلزم و بفتح اول
درست نیست گره بکسر اول و ثانی عقده از موید الفضلا و برهان قاطع و سراج اللغات و بهار
عجم و بفتح ثانی چنانکه در عرف عوام شهرت دارد درست نیست نظامی در مخزن اسرار گوید ؎
خنده که بیوقت گشاید گره ؛ گریه از آن خنده بیوقت به ؛ سعدی شیرازی گوید ؎ بزندان قاضی
گرفتار به ؛ که در خانه دیدن بابرو گره ؛ امیر خسرو در قران السعدین گوید ؎ از غضب افگند بابرو گره
ز پی کین کرد کمان را بزه ؛ مولوی جامی در لیلی مجنون گوید ؎ آهی که بسینه اش گره بود ؛
در خرمن صبر شعله زن بود ؛ ملا هاتفی در ظفرنامه گوید ؎ کمان کیانی درآورد بزه ؛ ز چین جبینان زده
ابرو گره ؛ عرفی شیرازی گوید ؎ سوزن عیسی همه بند دگر ؛ نیک دهش مرهم ناسوده خرین گوید ؎
گشته ز آخر ز بسته کارش گره ؛ عطار در تکلم راندن همه گفت زه گزاردن ادا کردن بدانکه نزد بعضی
محققین املای آن بزای هوز است و بذال نخذ غلط چرا که در اصل لغات فرس ذال نخذ
نیامده و بعضی درست است بجهت آنکه نزد پیشینیان غیر عربی ذال نخذ هم وجود دارد و نزد
غیر مولف هم مضائقه ندارد چه در اکثر کتب مطبوعه ایران و نسخ قلمی کتابت اکابر عجم بذال دیده

شد و پذیرفتن که ازین قبیل ست همین حال دارد گزاف بکسر اول بیهوده و هرزه و از فرهنگ
جهانگیری و برهان قاطع و هفت قلزم بضم اول نیز آمده و بفتح درست نیست گسستن بضم
اول و فتح ثانی و سکون ثالث و بکسر ثانی خطاست نظامی در لیلی مجنون گوید آن سلسله را که
بند بگسست، چون حلقه کعبه دید در دست، سعدی شیرازی گوید چو نافش بریدند و در کی
گسست، به پستان مادر در آویخت دست، امیر خسرو در لیلی مجنون گوید از حلقه دوستان
برون جست، وز زنجیر برید و رشته بگسست، فیضی فیاضی گوید تا بی زرگمند طره بگسست
دانه بیال مرغ در بست گلخن بالضم آتشگاه و حمام و مانند آن از برهان قاطع وغیره و بالکسر
خطاست چه این لفظ مرکب ست از گل بمعنی اخگر که بضم باشد و خن مخفف خانه و اشباع بواو نیز
دال ست بر ضم گاف سوزنی گوید شکوه بوشتی تو و حشمت ترا چه زیبد باز گفتگوی در وسه
جاکناش گوی گلیم بکسرتین بمعنی معروف [illegible] بفتح اول خطاست
گنجشک حرف اول کشش کاف فارسی ست نام طائری معروف [illegible] الفضلا و فرهنگ
جهانگیری و برهان قاطع و هفت قلزم و مخزن الفوائد نوشته اند بکاف تازی چنانکه شهرت دارد
غلط ست گواه بالضم شاهد از هفت قلزم وغیره و بالفتح درست نیست گوسپند [illegible]
گویند نر باشد یا ماده تخصیص آن بماده غلط ست گیومرث بفتح کاف فارسی و فتح میم و در آخر
تای مثناه فوقانی نام پادشاهی از پادشاهان عجم که نخستین بر جهان پادشاهی کرده در حرف
که بکاف تازی و تای منقوطه شهرت دارد درست نیست [illegible] تای مثلثه وجود
[illegible] فرهنگ جهانگیری و فرهنگ رشیدی و
برهان قاطع و چراغ [illegible] و هفت قلزم [illegible] تحقیق [illegible] الاصول
[illegible] بکاف تازی و تای [illegible] فصل لام - لاش [illegible]
[illegible] صاحب غیاث اللغات [illegible]
[illegible]
[illegible] قیامت [illegible]
[illegible] لاش [illegible] زبانی بفتح [illegible]
[illegible] غلط ست [illegible]
[illegible] منتخب اللغات [illegible]

تفضلا، بهار عجم و عوام که به معنی تفضل بفتح لام و ضم یا خوانند غلط کنند لوا بالکسر علم از منتخب اللغات
و منتهی الارب و کشف اللغات و مو تفضلاً و بفتح خطاست فصل میم مانا بفتح ثالث
کلمه ایست که افاده معنی تشبیه کند از بهار عجم و غیره و بکسر نون اول که حرف سوم است غلط است
مولانا نظامی گوید ؎ تعالی الله یکی بی مثل و مانند ۔ که خوانندش خداوندان خداوند ۔ مولوی معنوی
فرماید ؎ میانش را که بود دی موی مانند ۔ به تسکین پریشان وا ز پیوند ۔ مانا بالفتح همزه بیدا بان لیسره
مانا مانند ۔ تخییل شدند و حتری چند ممبرهن بضم میم و فتح با و سکون رای مهمله برهان آورده شده
بسکون با و فتح را چنانکه شهرت دارد خطاست چه صیغه اسم مفعول است از باب رباعی مجرد که بر وزن
فعلل آید ؎ فی گوید ؎ یک عذر با کسی بغلط اگر بیان کنم ۔ صد لاف در میانه ممبرهن در آورم مترجم
بضم میم و فتح فوقانی و سکون رای مهمله و فتح جیم ترجمه کرده شده صیغه اسم مفعول است از ترجمه عوام
که بحرکت را و تشدید جیم خوانند غلط وحش است محبت بفتح میم دوستی از منتهی الارب و بهار عجم
و بضم چنانکه شهرت دارد غلط محض است محنت بالکسر ستایش از منتهی الارب و غیره و بالفتح
خطاست مرغزار بالفتح جای سبزه از برهان قاطع و غیره و بالضم یا بالکسر خطاست چه مرکب
است از مرغ بالفتح و آن نوعی از سبزه باشد که بهندی دوب نامند و کلمه زار مروت بضمتین
و فتح واو مشدد مردی کردن از منتخب اللغات و غیره و بتخفیف درست نیست مزخرفات
بضم اول و فتح ثانی و سکون خای معجمه و فتح رای مهمله دروغهاییکه مثل راست آراسته باشند و بکسر
زای معجمه و فتح خا و کسر را چنانکه شهرت دارد محض غلط است چه این جمع مزخرف است که صیغه اسم
مفعول باشد از رباعی مجرد بر وزن مفعلل مزدور بضم میم شخصی که کار کند و اجرت گیرد از برهان قاطع
و غیره و بالفتح چنانکه شهرت دارد درست نیست چه مرکب است از کلمه مزد که بالضم باشد و کلمه ور که
افاده معنی صاحب کند و او را ساکن کردند همچون رنجور و گنجور و این لفظ را بر صندوق و زنبور قیاس
کردن روا نباشد چه از اهل عجم به تحقیق پیوسته که لهجه فارسیان بضم میم باشد مژه بخفای ها است
و باظهار خطاست میرزا فطرت ؎ نه تنگدستی گه من قدر نظاره مفلس ۔ تهمت است زنگار کم مژه
را نقاب کردن ۔ فصیح هروی ؎ رتبه حسن بلند است چه حاجت بنقاب ۔ به هر شیخ نکنی کرد کوتاه
ترست ۔ صائب اصفهانی ؎ در گلستان گشتنم گر آن مژه پرهیز میکند ۔ خنجر مژه بجنگ سپر چرا عمر میکند
وحید مشهدی ؎ در آن مقام که دل را غم به بر باشد ۔ گشوده مژه معراض بال و پر باشد
کلیم ؎ مژه را داد و کف چشم تو در آخر حسن ۔ به ترک مفلس چو شود تیغ بیاز از بر دم مساحت باکس

بہموون زمین از بہار عجم و بالفتح خطاست مسرت بفتح میم خوشی از تاج اللغات وغیرہ و بضم
چنانکہ شہرت دارد خطاست مسوّدہ بضم میم و فتح سین و تشدید واو مفتوحہ سیاہ کردہ شدہ
صیغہ اسم مفعول ست از تسوید و مُسوِّدہ بضم اول و سکون دوم و فتح سوم و تشدید دال سیاہ صیغہ اسم
فاعل ست از اسوداد و بالجملہ در پارس بمعنی چیزے کہ سرسری نویسند تا بار دیگر بصفا آرند بہر دو
طور مستعمل ست امّا اول فصیح ست از ثانی جامی گوید ؎ ما در سواد طرہ کہ گردم مسودہ ۂ اعلام
کرد در ہمہ عالم بہم مراد مَسودہ بالفتح و تخفیف واو چنانکہ بر السنہ عامہ جاریست درست نیست
مشاطہ بفتح اول و تشدید شین معجمہ زنی کہ عروس را آراید و شانہ زند و سرمہ کشد از منتخب اللغات
و کشف اللغات و خیابان و نفائس اللغات و ہفت قلزم و بالضم خطاست مشکور ستودہ و
پسندیدہ و بمعنی شکر گزار چنانکہ گویند از احسان فلان ممنون و مشکورم درست نباشد چرا کہ
مشکور صفت محسن تواند شد نہ صفت محسَن الیہ مضالقہ بفتح چہارم نہ بکسر آن چہ مصدر ست
از باب مفاعلۃ کہ بفتح عین آید معاف بالضم عفو کردہ شدہ از منتخب اللغات وغیرہ و بالفتح
خطاست مکرُمت بضم را ی مہملہ بزرگی از صراح و قاموس تاج اللغات و مصباح منیر منتہی
الارب و بفتح آن غلط ست مکنت بالضم قدرت و توانگری از منتخب اللغات و بالفتح خطاست
مملکت بالفتح مواضع کہ در ملک آید از منتہی الارب وغیرہ و بالضم غلط ست منت بمعنی
احسان کردن و نہادن در کلام فارسیان شائع ہست اما بمعنی عجز و خوشامد کہ اردو گویان
بترکیب فارسی استعمال کردہ اند در فارسیت آن اکثران را تامل ست چنانچہ بعض اجلہ
عصر در کتاب خود انکار فارسی بودن آن کردہ و باین معنی لفظ ہندی انگاشتہ گو بحکم استاد
کہ بعد تفحص بلیغ بہم رسید ثبت می نماید امیر خسرو گوید ع خلقے بمنت یکطرف آن شوخ تنہا یکطرف
و صال کہ یکی از تمامی شعرای عجم ست در تعریف نگارستے سر آید ع دران رضوان بمنت گشت فردوس
ملا محمد باقر فائض مازندرانی گوید ؎ ماہ من لطف کن از خانہ برون آئی دمی ۂ کہ بجان آمدم از منت
دربانی چند منصب بعض اجلہ عصر تغلیظ فتح صاد کردہ و صرف کسرہ روا داشتہ و نداند کہ
فارسیان تصرف کردہ با لب و تب قافیہ کردہ اند میرزا صائبا گوید ؎ مکن در پۂ احسان کوتی گر
منعمے دیدی ۂ کہ باشد بادرستی لنگر آرام منصب را ۂ میرزا جلال اسیر گوید ؎ غزل و نصب
بدو غیب تمنائے دل ست ۂ گردی در عدم این مشق کہ منصب خوابی منکر بضم میم و فتح کاف
نام فرشتہ از دو فرشتگان کہ اندر گور سوال کنند از منتخب اللغات وغیرہ و بایمعنی بکسر کاف غلط محض ست

قاآنی در قصیده که قوافی آن خنجر و دلبر و غیره آمده گوید ؎ وان گرزهٔ آتش که زند بر سر عاصی جان آن
لحظه که در تیر کیر آید و منکر معو برد و بی مو بند ؎ میلاد از تصرفات فارسیان است قاآنی گوید ؎ خاصه این
ماه رجب کز خرمی خمخانه خبت بود کرده شاه از بهر مولود شه دین بوتراب ؎ وله ؎ روز مولود شهنشاه است
در روز سے چنین ؎ بهر که غمگین است بر روی زندگی باد احرام ؎ پس کسانیکه تخطیه کرده اند از تحقیقات بهره
ندارند **فصل نون** **ناچار** صحیح بنون است و لاچار بلام غلط **ندامت** بالفتح پشیمانی از منتخب
اللغات و تاج اللغات و بهار عجم و بالکسر خطاست **نبرد** بالفتح از برهان و هفت قلزم و کسی که بالکسر آورده
کرده چه این مخفف نزدیک است که بالفتح باشد **نشتر** بالکسر آله فصد کردن از مؤید الفضلا و برهان قاطع و
نفائس اللغات و بالفتح خطاست چه این مخفف نیشتر است که مرکب از نیش بالکسر و کلمهٔ تر باشد **نصرت** بالضم یاری
کردن از منتخب اللغات و مصباح منیر و منتهی الارب و بهار عجم و بالفتح خطاست **نقاب** بالکسر روبند از صراح و
منتخب و تاج اللغات و منتهی الارب و بهار عجم و بالفتح خطاست **نقاط** بکسر نون جمع نقطه از منتخب اللغات و منتهی الارب
کشف اللغات و آنچه بالضم شهرت دارد غلط است **نقاهت** بعض اجلهٔ عصر در صحت نفس این کلمه تامل دارد و گوید
که بجز صاحب منتخب اللغات کسی نیاورده و دیگران که منتخب را در سند کافی نپندارند در صحت این کلمه کلامی ندارند
اما بمعنی ناتوانی صحیح نه انگارند و گویند که نقاهت بمعنی برخاستن از بیماریست نه بمعنی ناتوانی گوییم که اگر
نفس این کلمه صحیح است تا بمعنی ناتوانی از مجاز باشد چه مادهٔ اشتقاقش نقه است و این را ناتوانی لازم
ست فی تاج اللغات نقه بالتحریک از بیماری برخواستن انتهی از مجمع نقه من مرضه برخاست از بیماری
خود یعنی تندرست گردید اما هنوز ناتوانی باقی است انتهی بهر کیف نقاهت از مصادر عربیه باشد
یا نه اما در محاورهٔ فارسیان نفس کلمه هم صحیح است و هم بمعنی ناتوانی شیخ علی حزین نوشته **نثر** تا
آنکه بیماری من روی با نحطاط نهاد و از شدت اندوه و نقاهت طرفه حالتی بود و هم او
رقمزده **نثر** ناچار با ضعف و نقاهتی تمام از لاهور بصوب سلطانپور حرکت نموده قاآنی گوید ؎
چون مه چاردهٔ رخشان ز صباحت فربه ؎ لیک تن شان ز نقاهت چو مه نو لاغر
نقص بالفتح کم کردن و کم شدن از منتخب اللغات و تاج اللغات و منتهی الارب و بهار
عجم و بالضم خطاست جامی در سلسلة الذهب گوید ؎ رقص ناقص ز مردی نقص بود ؎
جنبش کاملان نه رقص بود **نکهت** صحیح بکاف تازیست چه این لفظ عربیست و در عربی
کاف عجمی نیامده و آنچه خان آرزو در اصل الاصول نوشته که گاهی تصرف در جوهر الفاظ
نمایند مثل نکهت که بفتح کاف تازیست و دیگران بضم و کاف فارسی آرند شاید که از کسے

شنیده باشند و نه خوش در خیابان شرح گلستان نوشته که بکاف فارسی خطاست و خوشش
هر کیف از فصحای ایران مسموع شد که گفت بکاف فارسی لهجهٔ نادر افغان است نه محاورهٔ اهل
دانان ایران ... بالفتح بالیدگی از مؤید الفضلا وغیره و بالضم خطاست نیز و بالکسر زود و قوت
از فرهنگ جهانگیری و فرهنگ رشیدی و برهان قاطع و هفت قلزم و بالفتح خطاست **فصل**
واو - واله بکسر لام و ظهور ها شیفته و سرگشته صیغهٔ اسم فاعل است از وله و بفتح لام و خفای
ها از شعر فلت فارسیانست قاآنی گوید ع سحاب ... از اله ... شرح ... و بر
چهره ... روزان از مهر او شیدا اند ناخدای شیرازی گوید ع من از حیرت حیران رفتار واله
که شیدا ... چه شیدا ان خورد ساله ... آنچه صاحب غیاث اللغات و دیگران تغلیط کسر لام و خفای
ها کرده از غیاث و جواهر بالفتح ... شناخته و با قدر شدن از منتخب اللغات وغیره و بالکسر
خطاست وصلت بالضم پیوستگی از منتهی الارب وغیره و بالفتح خطاست **فصل های**
هوز - هاجر بفتح جیم نام مادر اسمعیل علی نبینا و علیه السلام از قاموس وغیره و هاجره بکاف
ها غلط است هجر بالفتح جدائی از قاموس و منتهی الارب و بهار عجم خاقانی شروانی در تحفة العراقین
گوید ع آواز خروس در شب هجر و دستان تنبیره زن که هجر حافظ شیراز گوید ع شب
قدر است و طی شد نامهٔ هجر سلام فیه حتی مطلع الفجر ... گوید چو وصل ...
قصهٔ هجر ... چراغ شام بی نور است ... و بالکسر چنانکه شهرت دارد ... تخطیه ...
کرده اند اما از ... اهل ایران مسموع شده که محاورهٔ فصحای ... هجر بالکسر است و اینکه در قافیه
فجر و زجر آرند اعتبار ... لغت کنند هژبر بکسر اول و فتح ثانی شیر درنده از قاموس و منتخب
اللغات و منتهی الارب و کشف اللغات و مؤید الفضلا و بضم اول چنانکه شهرت دارد غلط است
هلاکو بضم اول نام پادشاهی است که در ظلم معروف است و بفتح اول خطاست هلاهل بکسر های
ثانیه زهر قاتل را گویند از کشف اللغات و فرهنگ جهانگیری و فرهنگ رشیدی و برهان
قاطع و سراج اللغات و بفتح های ثانیه چنانکه شهرت دارد خطاست ملا نوعی اصفهانی گوید ع ز لب
... هلاهل ... ملا ... در لیلی مجنون گوید ع ...
هلاهل ... گوید ع ...
... هلاهل ... بالفتح ... و بالضم چنانکه مشهور است درست نیست
میرزا ... در ... گوید ... مؤید الفضلا

و برهان قاطع و سراج اللغات و هفت قلزم و خان آرزو در خیابان شرح گلستان آورده
که هجاناه مرکب ست از هم که زائد نیز می آید چنانکه همخانه و همچنین ه از لفظ ما نیز همانا نیز بمعنی
پنداری باشد و بفتح اول بود به بضم خطا باشد همسرو هم بضم زای معجمه بهمه و بکسر آن خطاست
عرفی شیرازی گوید در اهی طعنه فلک نوشته بجبهم او سر زلف صبا بیده از دم او
در هر توسن فلک شوخ بدندان گوشه آن چنین شعله هیزم او و بدین شعر مولانا ثنائی است همچنی
ازبستگی لازم ست تو چو در شکنی خانه چه بینه هم ست و مولوی معنوی است آدمی را آدمیت لازم
ست بو عود را گر بو نباشد هیزم ست کسی را استثناء بر کسره آن همیر سد به وقت ترکیب بروی اختلاف
ما قبلش مضایقه ندارد چنانچه صاحب بهار عجم هم درین بحث همزبانست **فصل یای تحتانی**—

یال بر وزن بال موی گردن اسپ از کشف اللغات و موید الفضلاء و فرهنگ جهانگیری و برهان قاطع
و سراج اللغات و بهار عجم قاآنی گوید یکی بر سوی اصطبل بستین برزان بشوی یال و دم خنگ
کوه مخو ما هم یال و یال بزیادت همزه بمحاوره هند یافت **یثرب** بکسر رای مهمله مدینه طیبه از منتخب
اللغات وغیره و بفتح را خطاست خاقانی در تحفة العراقین گوید بر اندت آب عالم یثرب ده
از آب سیاه بحر مغرب طلا نفی در لیلی مجنون گوید بر در گهت ای رسول یثرب موسی بعصای
خویش حاجب نو ناخدای شیرازی در مثنوی انیس العارفین گوید پس از آنکه اذن خود هم تا ه یثرب
به بطحا نخ نیم چون نجم ثاقب **یگان** بکاف فارسی بمعنی یک از برهان قاطع و هفت قلزم و کشف
تازی خطاست **یورش** بضم تحتانی و واو وغیره بفتح واو و ضم رای مهمله حمله کردن و اظهار و در خطاست
چنین وارد است که در الفاظ ترکیبه بعد حروف مضموم جهت دلالت ضمه ماقبل نیز واو ثبت کنند و تلفظ نیارند

خاتمه در فوائد منثوره

فائده آغا نعمة الله شیرازی متخلص به زائد و زای پارسی و دانی و در علوم عربیه هم دستگاهی تمام
داشت و قصیده هم او در فارسی می نگاشت از خطه شیراز لیاحت سر بلند کشیده بود و نامه نگار
چندی بجهای با برکتش دریافت می فرمود که لفظیکه عربی باشد و توالی سه حرکات داشته باشد
بجواز تخفیف حرکت و کلمه و تمر و درجه وغیره پارسیان دران بسکان حرف ثانی مجاز دارند
درین باب حاجت سند نیست ثابت شده و تا این قدر هست که در بعض الفاظ چون مضاف وغیره
تحریکش مستحسن و فصیح باشد و نیز میگفت که لفظی که چهار حرف است و توالی سه حرکات داشته
باشد چون آخرش بوجه اضافت وغیره متحرک گردد باید که حرف دوم را ساکن دارند و تحریکش

نافصیح بود دیگرش اینکه درینصورت توالی اربع حرکات لازم آید و این برخش بپارسیان گران می
افتد اکنون شوق هیچمرز دریچه ایراد ازان حضرات که تخطیه سکون حرف دوم ترکه و ثمره و شجره و کلمه و
عظمت و حرکت و شفقت کرده اند می پرسد که بدون تحقیق و تتبع کلام اساتذه این خامه فرسائیها
یعنی چه همانا تخطیه کار آسان شمرده اند و در پرده تحقیق و تنقیح اعتراضات بر اساتذه هند کرده اند
دیدنی ست که دعوای این بزرگواران بود که فلان لفظ هندیست در فارسی نیامده و فلان کلمه
بدین گونه باشد هر کس که چشم بینا دارد و دل دانا درین کتاب ملاحظه کند که چه قدر رد اباطیل ایشان
کرده ام و مردم را براه راست آورده ام با اینهمه ادعای من نیست که انچه من تحقیق کرده ام همه
ها تسلیم کردنی ست کتاب آسمانی نیست که دران غلطی نباشد آری هیچو ایشان بلا تحقیق و تتبع چیزی نه
ننگاشته ام و در مسلک تخلیط عمیا با قدم نه برداشته ام اگر گفتار مرا باور نداری لفظی را که خواهی بمیزان
نظر بسنج تا حقیقة الحال پدید آید فائده بسا الفاظ یابی که در معنی دیگر عربی یا فارسی ست و بمعنی دیگر
مهند همچون سر پرست که معنی خادم دارد و در اردو مربی را گویند بالجمله بدین معنی یا اینکه لفظ دیگر در
پارسی شایع است ایراد این کلمه بترکیب فارسی چه در اردو چه در فارسی روا نباشد اما اکثر ناواقفان
همچنین الفاظ را که بظاهر فارسی یا عربی نماید و بمعنی مقصود هندیست استعمالش بترکیب فارسی کنند فائده
لفظیکه از قبیل لقب وغیره باشد یا فارسیش در عجم شایع نباشد یا کسی که با و تفهیم مطالب مقصود بود
ندانسته باشد ایراد آن لفظ هندی باشد یا انگریزی مضائقه ندارد و سفرنامه شاه ایران دیده باشی
جا بجا همچنین الفاظ استعمال کرده و اینجاست که در استعمال ترکیب تعویذ بحد احتیاج سند نداریم فائده
کلمه مرحوم و مغفور و امثال آن که در صفت موتی باشد اهل زبان بیشتر بر اسم متوفی مقدم آرند مثال
شیخ علی حزین نوشته که سید عالی شان میرزا داود خلف مغفور میرزا عبد الله ست و هم او جای دیگر
رقمزده که مرحوم میرزا صائب با خطاب خانش باد عطا فرموده بالجمله تقدیم مرحوم و مغفور پر فصیح ست نه
قبیح چنانکه زعم ناواقفانست آری تاخیر هم صورت جواز دارد و ملا حیدر ایلی گوید ع تاریخ وفات
فائضای مرحوم چو کردند رقم گرشد برحمت واصل فائده میرزا قتیل در نهر الفصاحت نوشته
که کده با پنج لفظ ملحق شده سوای آن مسموع نیست بتکده و غمکده و آتشکده و میکده و گلشن کده گویم
که این استقرار بوجهی صورت صحت ندارد الحاق کده با سا الفاظ بنظرم درگذشته انچه محفوظ خاطرم
دارم ثبت می افتد آتشکده حزین ع گرچه در سینه صد آتشکده آتش دارم بحمد الله الحمد که باسوز
دل خوش دارم بتکده حزین ع ظلم از بتکده هند تو رست تو رو از تنگی سینه بلب آمده دم از ناله

بہ جنتکدہ حزین ع جنت کدہ شد دیدہ ز نظارۂ آن کوی ٭ حیرت زدہ شد چشم خرد آئینہ آسا
جنون کدہ میرزا بیدل ع خاموشیم جنون کدہ شور محشر ست ٭ آغوش حیرت نفسم نالہ پرور است
جولان کدہ بیدل ع در پردۂ دل غیر خجالت نتوان یافت ٭ جولان کدۂ برق تو ما ماندہ ایم تنہا
جہنم کدہ حزین ع در جہنم کدۂ ہند کہ از تاب ہوا ٭ شعلہ در جوش بود پرور از بر دبال ملخ
حسرت کدہ حزین ع ناخن حزن ای غیرت ز بس بستہ بہ دل انم ٭ حسرتکدہ ہا دارم ہر
گوشہ دفین اندر حیرت کدہ حزین ع حیرت کدۂ آئینہ آشوب ندارد ٭ جمعیت ما صی است
پریشان نظری را خر کدہ حزین ع تغافل کنم خامہ ام تن زدہ ٭ کہ بی بانگ خر نیست این
خر کدہ خمکدہ نظیری نیشاپوری ع صافی نشوم از کون کہ در ذرد صفا نیست ٭ بر عرش زنم جوش کہ در
خمکدہ جا نیست دلکدہ میرزا جلال اسیر ع اسیر دلکدۂ بی تکلفی از تو ٭ رسوم ساختگی ہای شیخ و
شاب از ہم دہکدہ حزین ع رئیس بود حاصل تلبیس رئیس ٭ در دہکدۂ کہ خواجہ تاشان انید
ستمکدہ حزین ع آتش بجان عشق فتند کز جفای دوست ٭ خون گشتہ دل ستمکدہ دل داغدار
دل سنبلکدہ حزین ع بر روی تو حیران پریشانی زلفم ٭ سنبلکدہ کردہ دست گریبان سمن
را شیون کدہ حزین ع شیون کدہ گردید گلستان ہزاران ٭ فریاد کہ دستان زن بستان
سخن رفت صنمکدہ حزین ع برہمن کمینہ ام سجدہ بر صنمکدہ ٭ چین بکشا ز ابروان قبلۂ من جدای
را ظلمت کدہ حزین ع ظلمت کدۂ عاشق زندان چہرہ منور کن ٭ تا چند بروز آرم تاریکی شبہا را
عبادت کدہ بیدل ع بیدل بعبادت کدۂ جلوہ پرستان ٭ جز نقش کف پای تو
محراب نگیرد عبرت کدہ حزین ع شرر چون در عبرت کدۂ روزگار ٭ نظر بست انجم عشرت کدہ
ظہوری ع شرر سرو و سرایان عشرت کدۂ قال انجم غمکدہ حزین ع در دہر حزین از نی کلکت نوا نجم
امروز درین غمکدہ بارے شدہ ما را فراغت کدہ جلال اسیر ع بی سرانجام دماغی چہ فراغتکدہ
ایست ٭ خواب آرام ز بی پروائی داشتم فلاطون کدہ حزین ع بہ تحت فلک دوش یکی کرد
سوال ٭ کای تو استاد فلاطون کدۂ علم و عمل قیامت کدہ بیدل ع عمر یست قیامتکدہ گرد
عالم ٭ چون آئینہ ہیاہی برپا ز خیالم ماتمکدہ حزین ع ماتم کدہ شد خطۂ الفاظ و معانی سلطان
سخن فشان سخن جان سخن رفت محنت کدہ فغانی ع چون جا بہشت ور دل پر درد و فغان نے
محنت کدہ را منزل شاہی نتوان کرد مرہم کدہ اسیر ع شد بستر آسودگیم چشم تغافل ٭ مرہم کدہ
لطف اگر ہست کدام است جہانکدہ خاقانی ع روز از سر روز حیل کردہ ٭ جہان کدہ ما سبیل

کعبه و میکده حافظ شیراز ؎ بیا بمیکده و چهره ارغوانی کن ٭ مرو بصومعه کانجا سیاه کارانند
نشتر و گزیده حزین ؎ بجز وشش حزین آنز نفس سینه خراشست ٭ نشتر کده گردید جگر مرغ حرم را
وحدت کده حزین ؎ نه افق ٭ آنگاه گرفتستند ماه رو دی بوحدت کده لا سواد و وحشت
کده مغز فطرت ؎ [illegible] بوحشت کده یاد ایم ٭ بادپای سبک خیزی فریاد کجاست ویران
کده حزین ؎ عشق آمد و من بمسند خانه بدوشان ٭ ویران کده در خور سیلاب غم ارم [illegible] کده
حزین ؎ شد زخروش لب جمانه ده ٭ زاویه ساعه یونان کده ٭ سخن کوتاه اگر در کلام اساتذه
تتبع کنی هزار در هزار از لفظ این [illegible] یابی و حق تحقیق آنست که کده در الحاق حاجت
سند جزئیات ندارد ٭ فائده ٭ میرزا غالب در عود هندی نوشته که سرشار معنی لبریز دارد و نه معنی
مست در صفت پیاله آید نه در صفت شارب گو کم انگاره سرشار بمعنی مست از میرزا بسیار بعید
میرزا صائبا ؎ مخمور انگاه تو سرشار شکند ٭ بوته مست را عتاب تو هشیار میکند ٭ مانعهای شیرازی گوید
؎ گهی با ساغرش بودی سر و کاره گهی بی باده بودی مست و سرشار ٭ فائده ٭ بدخی برین شعر میرزا
غالب ؎ در راه الحق نام ایزد بود ٭ زنیم آشکارا مجم بود ٭ اعتراض کرده اند که ایزد در کتب لغت
بکسر زا نوشته اند پس در قافیه اشباع [illegible] توجیه لازم آید ندانند که این لفظ در مثل در بیت صاحب
و سائر استعمالش کرده و شارحش در سفر [illegible] ساتیر بفتح را اضبط کرده [illegible] اهل زبان بتحقیق
پوشیده که این لفظ در پارس بفتح ثالث و بکسر آن بهر دو طور درست نظامی فرماید ؎ هر که ایزد
پرست ایزد پرستیم ٭ چو تو در قبله سازد خود پرستند ٭ فائده ٭ حسن طبع میرزا غالب را نازم که گفتار
پارسی بچون اهل عجم گرانمایه وار دو با کلام پارسیان همپایه اما دانم انیکه در عود هندی او غیره
اکثر اکابر هند را بالفاظ نا ملایم یاد کرده و تصنیفش بجای رسید که شاعر بعید میرزا اسمعیل جلال الدین
نوک قلم آورده هندیان را تا فخر گرو خیست که از تیره سواد هند چون امیر خسرو و علی و بیدل [illegible]
و آرزو و آزاد و قتیل و غالب وغیره هم برخاستند و از گرد آن تا گریبان نوای سخن [illegible]
پارسیان کلام ایشان دیده و شنیده و پسندیده اگر جاسے خطا سر زده باشد مقتضای انسانی
ست بجز کلام آفریدگار گفتاری نیست که پاک از عیوب باشد نمی بینی که خان آرزو با شیخ المتاخرین
علی حزین [illegible] و بر کلامش [illegible] کتابی نگاشت موسوم به تنبیه الغافلین هر چند
اکثر دخل او بیجا و بیجاست چنانکه از مطالعه قول قتیل مرحوم و مغفور میرزا اصبهانی واضح ست اما درین
شکی نیست که بعض جا حق بجانب معترض ست حامیان شیخ سپر انداختند و اعتراف بخطای او

گر رونق دیوان را سوگند میخورم که از عالم اغلاط آن کسان که گوش لحن الملک نواز ندمشتا لها دارم
اگر دماغ که موی دماغ کسی باشد بالجمله اظهار اغلاط بنظر افادت عامه مضائقه ندارد و این مقدمه
معروض داشتن یعنی چه دیگر میرزا غالب از انصار صاحب برهان قاطع و قتیلیان دیده و شنیده یادداشت کرده
اوست **فائده** یکی از معاصرین در مثنوی طفل مادر مرده را یتیم نوشته بود دیگران باور آورده گفتند یتیم
پدر مرده را نامند نه مادر مرده را بیچاره چون سند نداشت حک و اصلاح خود فرمود حق آنکه عجمیان جا بجا
نیز با مصطلحات عربیه تن در ندادند این از روی قدرت است نه از راه عجز یا میر شیرازی در صفت قصاب
بچه مادر مرده گوید ع یتیمش جهانگیر شد عاقبت ز خوردن خون شیر شد **فائده** عامه اعتقاد
دارند که منصور نعره انا الحق میزد و همان را بر سر دار کشیدند حالانکه او پسر منصور بود که حسین نام داشت
شعرا بر قول مشهور عمل کنند و دار و انا را به منصور نسبت دهند و مراد از پسر شمس دارند حزین ع
یکچند راز عشق ز خامان نهفته بود باز این ترانه از لب منصور شد بلند و همچنین دیگر جا نیز ذکر پدر
کنند و مراد از پسر گیرند کمال خجند ع چون به نظاره آمدم روز شکار دلبران بود دلم سبکتگین
زلف ایاز یا صنم پیداست که عاشق ایاز محمود پسر سبکتگین بود نه خود سبکتگین **فائده** مولف ابطال
ضرورت نوشته که عفو بفتح دوم نیز استعمال کرده اند شیخ شیرازی ع عفو کردم از وی عملهای زشت
بفضل خودش در بهشت آوردم در بهشت میرزا غالب در ملحقات قاطع برهان نوشته که یارب شیخ را چه
افتاده بود چه گونه غفلت روی داده بود که بی ضرورت حرکت لفظ را بر گرداند و نظر ثانی نیز نکند
با شعر بخشایش مانند مصرع از و عفو کردم عملهای زشت بندی عفو کردم [illegible] از زشت بنگر در تقطیع نمی
سنجید من از جانب شیخ سوگند می خورم که شیخ آنچنان نگاشته است که کاتب پنداشته است
و بهار روا داشته است گویم که چون میرزا با محققین هند تعصبها داشت هر چه دلش خواست
نگاشت نسخ مطبوعه بوستان [illegible] و در متعدد نسخه های قلمی همچنانست که بهار آورده و در سند تصرف نقل
کرده بچشم انصاف دیدنی است که اعتراض بر کاتب و بهار نیست بلکه بر بهتان شیخ اعظم سخن داست
که چرا آن نگاشت و این روا نداشت نگوئی اگر چنین اصلاح رود وارنه چگونه کلام اساتذه در
سند آرند و آنچه بعض نوشته که عفو بحرکت فا جز کلام سعدی دیگر نیامده استعبار را نشاید حکیم ناصر خسرو
در خاتمه روشنائی نامه گوید ع اگر سهوی بود در وی عفو کن [illegible] دیده پرده بکار [illegible] **فائده** خان
آرزو در اصل الاصول و بهار در ابطال ضرورت و دیگران هم نوشته اند صعیر بفتح صاد و کسر عین
واکه نام دوا یست تلخ بسکون با تصرف کرده اند اما حق آنست که بسکون یا تم قاعده جایز است

همراهی بردن نعل بفتح فا و کسر عین آید و در آن کسر اول و سکون ثانی نیز جائز باشد چون کتف
و کتف فائده بقاعده عربیه یای آخر کلمه رباعی بحالت الحاق یای نسبت بدل بواو
و او و ماقبلش مفتوح باید چون دهلی و دهلوی و یمی و یمیوی و خط غلط مشهور است و یائیکه خامس کلمه
یا زائد انست واجب السقوط است استعمال آن پس در بریلی بریلوی و گالوری گالوری گفتن
درست نباشد افسوس که اکثر ارباب نظم خیال این قاعده ندارند و در عبارات عربیه این یا را بواو
بدل کنند آری فارسیان لحاظ این قاعده ندارند نزد ایشان بریلوی و گالوری گفتن مضائقه ندارد
فائده در لهجه ایرانیان حال همه واو و یای مجهولتین بواو معروف و یای معروف سنند بنابر این نزد ایشان
مجهولتین وجودی ندارد و از اینجاست که در کلام ایشان بسیار جا قافیه گور با نور و دیر با تیر دیده باشی بالجمله
همچنین اختلاف ردف نزد ایشان چیزی نیست تا عیب چه رسد آری در لهجه متقدمین بعض الفاظ بواو و
یای مجهولتین بود از جهت همچنین اختلاف ردف را از عیوب شمرده اند مولانا جامی هم اجتماع معروف
و مجهول را عیب نوشته عروضیان خنده زنند که مولوی خودش ارتکاب آن کرده او راست ؏ من نه
تنها خواهم این خوبان شهر آشوب را ؎ کیست در شهر آنکه خواهان نیست روی خوب را ؎ بیخبر اند اینکه چون
در عصر جامی کلمه آشوب در لهجه خراسانیان از واو مجهول بواو معروف تغیر یافته بود مولوی در تقفیه
آن با خوب مضائقه ندید فقط کوتاهی سخن هرچند این افاده خلاف اکثر عروضیانست اما کسانیکه
سیر کلام متاخرین کرده اند نیک میدانند که ایشان در اجتماع معروف و مجهول باکی ندارند پس در نظم
فارسی پیروی پارسیان حال کردنی ست نه تقلید عروضیان فائده فقیر مخلص بنده و امثال آن را
که بجای من باشد جاها اهل زبان بصیغه متکلم استعمال کرده اند شیخ حزین نوشته که فقیر در صغر سن که در
خدمت والد به لاهیجان رسیدم سعادت ملاقات آن عم عالی مقدار دریافتم و هم او فرموده که این
را فقیر در نیافتم و هم او طرازیده که فقیر دو سه نوبت او را در خدمت والد علامی طاب ثراه دیده ام
و آنانکه معرفت زبان ندارند فقیر میگویم را غلط انگارند و این سخن دیگر هست که بصیغه غائب هم
صورت جواز دارد چنانچه حزین خودش نوشته فقیر در کودکی روزی او را دید که وارد مجلس
والد مرحوم گردید آنی درست سه دو سال شیخ میاید و ن رود که بنده لفارس بشنود ده در فوج
فوج نادان را فائده ادخال الف و لام بر کلمات عجمی هرچند در کلام بعض اساتذه واقع شد
همچون ذوالجود شیدین و پلنگ الجبل و نهنگ البحر و النوید اما جائی که شائبه مطائبه نباشد فصحا
اجتناب دارند فائده در فارسی همه الفاظ ساکن الآخر باشد مگر مضاف و موصوف که بحالت

عدم تقدیم مضاف الیه بر مضاف و صفت بر موصوف هر دو بکسر آید نیز مبدل منه و در بعض مواقع
مکسور الآخر آمده جامی در سلسلة الذهب در تعریف خواجه نقشبند علیه الرحمة گوید ع خواجهٔ
نقشبند بند کشای ٭ نقش غیر از دل مرید زدای فائده در بعض رسائل منتظر نامه نگار در گزشت
که شانزده صحیح بی نون است چه زیادت نون وجهی ندارد گویم که اگر خلاف قاعده باشد
گو باش اما در لهجه و کتابت اهل زبان مع النون باشد و اکابر فن تاریخ هم حساب نون کرده اند
فائده واو معدوله که عبارت ست از واوی که بخواندن در نیاید و آنرا واو اشمام نیز خوانند ما قبلش
خای معجمه مفتوحه شود به تهجیه بوی از ضمه داشته باشد و آنکه ما قبلش ضمه باشد یا کسره شاذ ست و کمتر
و در قوافی این خارات مفتوح آید مضموم نیز چو نظامی گنجوی در شیرین خسرو گوید ع کن دوزخ بجود
بدخوی بدرا ٭ بهشت دلگمان کن خوی خود را ٭ سعدی شیرازی گوید ع وفا با هیچکس کردست گیتی ٭ که
با ما بر قرار خود بماند ٭ چو میدانی که جاویدان نمانی ٭ روا داری که رسم بد بماند ٭ امیر خسرو در آینه ع
زنگونه مهره بر یخود را ٭ نگذارد ز دام دام و دد را ٭ مولانا جامی در لیلی مجنون فرماید ع ز آن گنج کرم
مراد خود یافت ٭ گر یکی و مراد خواست صد یافت ٭ فیضی گوید ع پس گفت برادران خود را آن
شعله رخان شمع قدرا ٭ خورشید رخا چی گوید ع دوشش آن زمان که خسرو زرین قبای خود ٭
در میکشیده خلعت عباسیان بسر ٭ عارفی هروی در مثنوی گوی و چوگان گوید ع صد بار بود
من مه و خورد ٭ و اندر شکنند بزمین سر ٭ خورد نظامی گوید ع چو بر خون شد آن طشت زنگی
چه گم د بجوردش چو آتش ز آب بخورد ٭ امیر خسرو در قران السعدین گوید ع هر که در این ملک نخورد
آب خورد ٭ گشته دل از آب خراسانش سرد ٭ خوش سعدی گوید ع غریب آمدم در سواد
حبش ٭ دل از دهر فارغ سر از عیش خوش ٭ امیر خسرو گوید ع بی نمک ست این فلک کاسه
وش ٭ از نمکی وچه کنی کاسه خوش ٭ مولوی جامی گوید ع کنیزان زلیخا خرم و خوش ٭ که رست
از دیو هجران آن پری وش ٭ ملا هاتفی گوید ع خاطر که ز هجر شد مشوش ٭ از باغ و بهار کی
بود خوش ٭ مولانا وحشی در شیرین فرهاد گوید ع بساط دشت چون دشت ارم خوش ٭ گذرهای
خوش و جاهای دلکش خوی سعدی شیرازی گوید ع همگفت و بر چهره افگنده خوی ٭ که آتش
بمن در زد این بار نی فائده نظم فارسی منادای تخلص با ظهار ای حرف ندا خوب نیست
تخلص منادای عظمای عجم با ظهار ای ندیده باشی مگر کمتر و آنکه گویند که در کلام فارسیان تخلص
ایرادی حرف ندا اصلا نیامده اعتبار را نشاید فصیحی گوید ع ای فصیحی خانه بی معشوق زندانی بود

هست ؛ این سخن ما بر در هر خانه میباید نوشت ؛ کلیم گوید ع امید بوسه ات چه نمک داشت ای تبسم
زان لب که منفعل ز جواب سلام بود ؛ کمال خجند گوید ع در لطف طبع سعدی شیرازی ای کمال
باور نمیکنند که گوی خجندیم فائده انشاء الله و عنقریب و علیحده و امثال آن را در عبارت عربیه منفصل نویسند و در
پارسی متصل بجهت آنکه عجمیان این کلمات را بمنزلهٔ یک کلمه انگارند و لحاظ قواعد عربیه ندارند فائده الف متوسط
ابراهیم و اسمعیل و اسحاق و امثال آن به حسب خط عربی واجب الحذف بود اما فارسیان ثابت هم دارند مگر در الف
که بوجهی الف ثانی نوشتن صورت جواز ندارد و در کلمه رحمن مختلف الاقوال اند فائده مورخین که در تواریخ ازدواج
اقتران شمس و قمر و امثال آن گویند هر چند مراد از آن اجتماع دو شخص جلیل القدر دارند لاکن خالی از رکاکت نیست چه در
علم نجوم ثابت شده که اقتران مهر و ماه نحس باشد فائده همزه را بعض محققین حمل وجودی ندارد لیس انشاء الله
همزه گرفتن صواب ندارد لکن حق آنست که همزه بجای الف ست عددش که یک باشد گرفتنی ست فائده در ماده
تاریخی که در آن تعمیه داخلی و خارجی نباشد از ایراد کلمه لصد آه و امثال آن بی حساب بی تردد و امثال آن همچون
بی تردد بهر سال رحلتش خامه من وای در دو غم نوشت ع برای سال تاریخش لصد آه ؛ دلم تفت
داد بیداد دریغا ؛ شد ز روی حساب تاریخش ؛ دانش آموز شد سوی جنت ؛ اجتناب واجب دارند چه
تردد تعمیه خارجی دار لصد آه و زاری حساب تعمیه داخلی پیدا نشود افسوس که اکثری خیال این نکته
نکنند و مورد ملام دانایان شوند و از غرائب اینکه بعض اجلهٔ عصر از سر الهام و سر بهجت وغیره که تعمیه کنند
درست ندارد و برین تاریخ فائق سال تاریخ تولد گفت ع عقل ؛ از سر بهجت که برخوردار باد و نهال
ع این واقعه را از روی زاری غالب ؛ تاریخ رقم کرد که نواب دریغ ؛ فرماید که بدین نهج تعمیه جا
ست گویم که تعریف تعمیه چنانکه ارباب جمل کرده اند برین تواریخ صادق ست لاعتراض یعنی یه خیلی از مو
متقدم همچنین تعمیه آورده اند در گاه قلیخان ترکمانی در گاه تخلص تاریخ تولد خود واقع بسال یکهزار و یکصد و بست
و دو هجری خودش گوید ع شد سال ولادتم ز روی الهام ؛ در گاه قلی ز خانزاد والا ؛ و سرخوش در تذکرهٔ خود
این تاریخ فتح بیجاپور که شاه عالمگیر نموده بنام محمد علی علم آورده ع ز روی فضل بیجاپور شد فتح فائده تاریخ
املایش بصورت ها باشد تحقیق آنرا از حروف مهمله انگارند و در اخذ اعداد ها پندارند و از ینجاست که صاحب
مقامات حریری در خطبهٔ مقامه بست و ... که بصنعت غیر منقوط ست جابجا تای مدوره آورده چنانچه
از فقره های او ست الصحة کاملة والسلامة حاصلة و در خزینة الاشعار و مرآة الغیب و قسطاس البلاغة ها پنداشته
تای فوقانی نیز گرفتند نه چهار صد را ما آنکه از ین قاعده خبری نداشتند در مغلطه افتادند کسی در
استخراج عدد غلط و در ثمرة الفؤاد تای تخبط محجوب گردد کسی در قد قامت الصلوة اعدا

خطای ہمچنیں بحساب آورد چون حال خواص این ست تا بعوام چہ رسد ؏ چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی ؎ اللہم احفظنا عن الخطاء والاغلاط واہدنا بسبیل الصواب و مستقیم الصراط و اخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی خاتم الانبیاء والمرسلین فقط

تقطیع ۱۸×۲۲ لکھائی چھپائی پسندیدہ کاغذ دیسی حجم ۸ سے ۹ صفحے ماہوار

رسالہ اردوی معلی علیگڑھ

قیمت سالانہ مع محصول ڈاک صرف عہ قیمت پرچہ نمونہ ۲ر

یعنی صحیح اور فصیح اردو کا مشہور اور قابل دید رسالہ جسمیں منجملہ دیگر مضامین دلچسپ ہر مہینے شروع میں زیر عنوان تذکرہ شعراء اردو زبان کے مستند اساتذہ کے حالات اور انکے کلام پر لاگ تنقید درمیان میں انتخاب بیاض اور آخر میں موجودہ شعرائے ہند کی بہترین و منتخب غزلیں درج ہوتی ہیں ادبی حیثیت سے لا جواب اردو کا اور کوئی رسالہ اردوے معلی کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔

کاغذ سفید تقطیع ۱۸×۲۲

دیوان غالب مع شرح از حسرت موہانی

حجم ۱۲ جز قیمت صرف

اس کتاب کی خوبی کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ اس کے دو اڈیشن چھپکر فروخت ہو چکے ہیں اور اب تیسرا اڈیشن چھاپا گیا ہے۔ ابتدا میں غالب کے حالات اور انکے کلام پر تنقید موجود ہے۔

مکتوبات امیر مینائی معروف بہ خطوط منشی امیر احمد

مع تصویر و سوانح عمری امیر موازنہ داغ و امیر از حضرت شائق مدیر قند پارسی علی گڑہ۔ اس مجموعے کی مولانا شبلی حالی مولوی علی حیدر صاحب طباطبائی شاد عظیم آبادی امیر احمد علوی حسرت موہانی وغیرہ نے بہت بڑی تعریف کی ہے کتاب کے آخر میں ان لوگوں کی تقریظیں بجائے خود قابل دید ہیں کاغذ سفید دبیز لکھائی چھپائی پسندیدہ حجم ۳۵۲ صفحے قیمت علاوہ محصول ڈاک .. .. عہ

حیات جاودانی معروف بہ حیات تسلیم کامل

یعنی اوستادی جناب امیر اللہ تسلیم مرحوم لکھنوی کی مکمل سوانح عمری مرتبہ حضرت عرش گیاوی شاگرد تسلیم اس کتاب میں حضرت تسلیم کے واقعات زندگی کے علاوہ ان کی شاعری پر ریویو انکے ہمعصروں کے دلچسپ حالات اور ان کے بعض مشہور شاگردوں کا بھی مختصر تذکرہ موجود ہے کتاب کے شروع میں مرحوم کی عکسی تصویر اور آخر میں ایک دلچسپ ضمیمہ بھی شامل کردیا گیا ہے کاغذ سفید حجم ۱۰۰ صفحے قیمت مع محصول خرچ دیڑھ روپیہ

اردوی معلی جلد دہم و یازدہم

یعنی اکتوبر ۱۹۱۰ سے دسمبر ۱۹۱۱ تک ۱۵ پرچوں کا نہایت دلچسپ اور قابل دید مجموعہ قیمت مع محصول ڈاک عہ

اردوی معلی جلد دوازدہم از جنوری تا دسمبر ۱۹۱۲ء مع محصول

دیوان مصحفی مرتبہ حسرت موہانی مع محصول ڈاک ۸ر

دیوان قایم چاندپوری ,, ,, ,, ۴ر

انوار العیون فی اسرار المکنون یعنی ملفوظات و حالات حضرت مخدوم احمد رح ردولوی ,, ,, ۸ر

رسالہ تنقیح العبادت از مولوی آل حسن مرحوم مع حالات مصنف ۲ر

رسالہ وحدت وجود ,, ,, ۱ر

انتخاب اردوی معلی

قیمت علاوہ محصول ڈاک صرف ایک روپیہ عہ

یعنی اردوی معلی کی گذشتہ پانچ سال کی ۱۰ جلدوں سے بہترین مضامین نظم و نثر کا انتخاب جسکی نسبت دعوے کے ساتھ کہا جا سکتا ہے ایسا دلچسپ مجموعہ نثری جگہ نہیں

دیوان شیفتہ مع تذکرہ شیفتہ ۸ر مع محصول ڈاک

دیوان میر سوز مع مقدمہ حسرت موہانی ,, ,,

دیوان میر حسن مع مقدمہ حسرت موہانی مع محصول ڈاک

دیوان اشرف شاگرد تسلیم ,, ,, ,, ,,

دیوان حسرت اوستاد جرات مع مقدمہ حسرت موہانی

رسالہ اصلاح مع ایضاح وازاحۃ الاغلاط از شوق نیموی مع

المشتہر سید فضل الحسن حسرت موہانی۔ بی۔ اے اڈیٹر اردوی معلی علیگڑھ